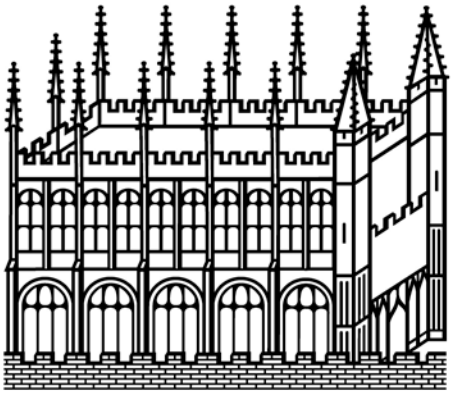

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

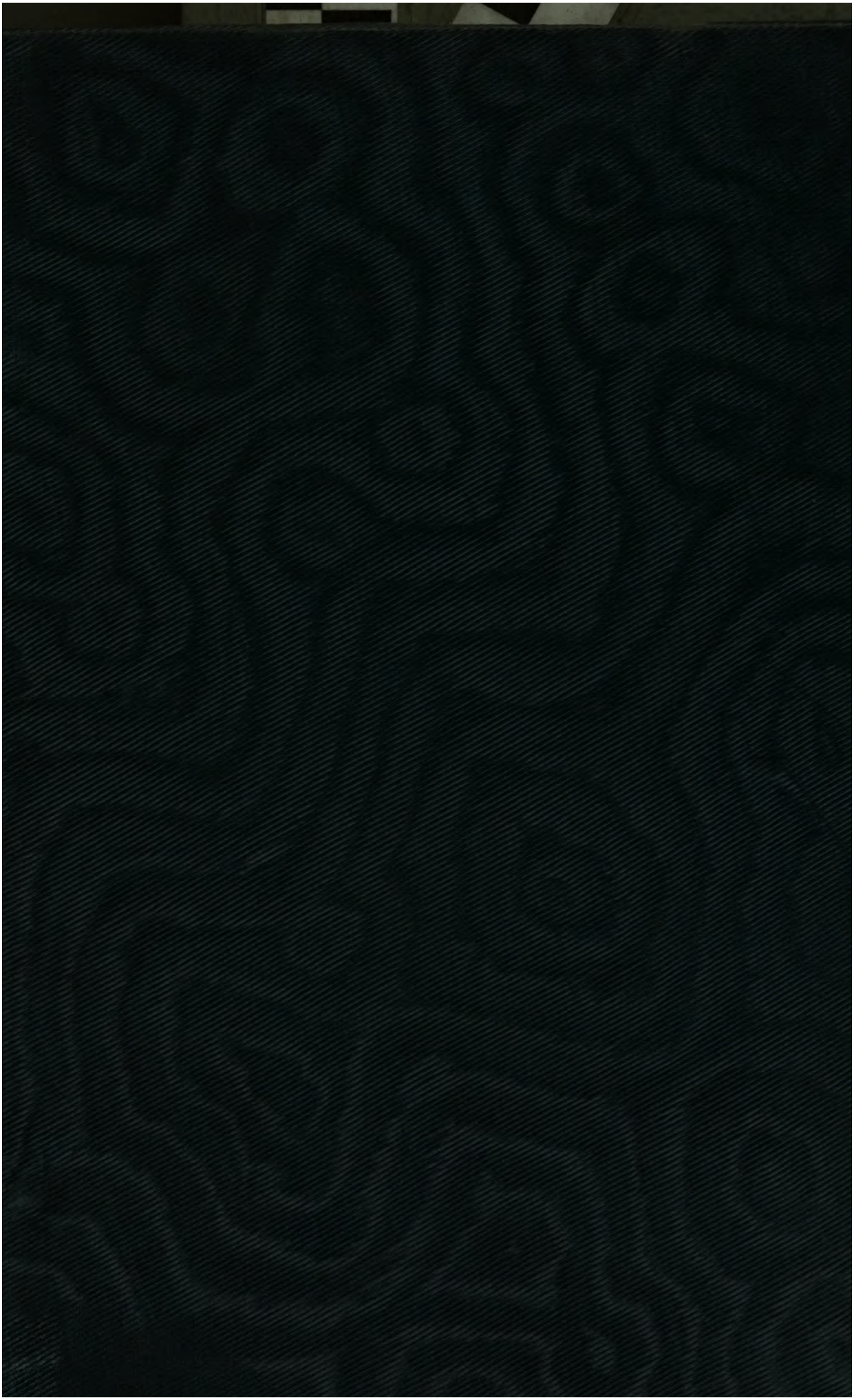

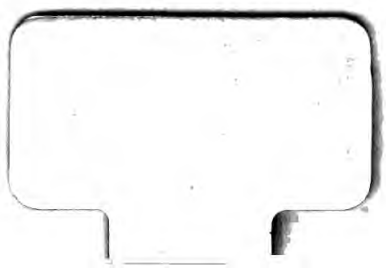

~~A~~
16.B.69

16A69

مع دو شرح —
انشاء بہار بند — تصنیف مولوی عبد الغنی صاحب —
انشاء جامی — تصنیف مشہور مولانا جامی —
انشاء طاہر وحید — مشہور کتاب وزیر تورانی سے ہے —
مفید نامہ حساب ہین اور آداب و اخلاق ہین
رقعات لچھمی نراین — از تصنیف منشی لچھمی نراین
توقعات کشوری — جلال الدین طبع طبائی کی
تصنیف ہے —
سہ نثر ظہوری — مع مقدمات ثلاثہ یہ کتاب
مشہور ہے —
امان اللہ حسینی — بلاغت و فصاحت
ہین مشہور ہے —
دستور الصبیان — درس اطفال کے لیے
مفید ہے —
رقعات نظامیہ — مشہور انشا ہے —
کشایش نامہ — مع فرہنگ تصنیف منشی
راجکرن —
ہفت صابطہ — تصنیف علی نقی خان
درس اطفال کے لیئے
گلزار ولایت — تصنیف مولوی سید
ولایت علی صاحب —
رقعہ گلستان حکمت — باب ہفتم گلستان کو
بطور رقعات کے مولوی عبد الغفور صاحب
آروی نے تصنیف کیا ہے —

انشاء فائق — تصنیف مولوی محمد فائق مرحوم
لذۃ الافہام — نثر تصنیف مولوی سید
محمد علی موسوی دہلوی —
کریما مترجم — ہر ایک شعر کے نیچے معنی اور
اردو مین ہین —
انشاء صفدری — جسمین رقعات فارسی
اور اوسکی بمقابل اردو مین —
انشاء گلزار عجم — مصنفہ مولوی مقبول احمد
فاروقی —
رقعات احسن — جسکا نام ارتنگ فرہنگ
ہے از حکیم محمد احسن —
رقعات نامی — تصنیف مولوی حکیم الدین
صاحب ہیڈ ماسٹر چوک اسکول —
انشاء مفید — تصنیف منشی لچھمی رام صاحب
پنجرقعہ ولایت — تصنیف مولوی سید
ولایت علی —
مفتاح الصفات — مصنفہ منشی رام نراین
صاحب —
تضمین گلستان — گلستان سعدی مین
جسقدر اشعار نظم تصنیف ہوئے ہین
اوسکو گرہ عمدہ دی گئی ہے —
میزان الافکار — تصنیف مفتی محمد سعد اللہ
صاحب شرح معیار الاشعار مصنفہ محقق
طوسی —
سلک مسلل — مصنفہ منشی چندر کا پرشاد
انشاء عجیب — مشہور کتاب ہے —

INDIAN INSTITUTE

بندگی نامہ ۔ بطور ترجیع بند مصنفہ کنہیالال صاحب ۔

کریما رحیما ۔ ترجمہ ہے کریما کا ابیات ہموزن ہین ۔

نامہ قیمان فارسی ۔ تصنیف شاہ علاء الدین اودہی ۔

نامہ قیمان اردو ۔ کنہیالال صاحب نے اردو مین ترجمہ کیا ۔

محمود نامہ ۔ مصنفہ عنصری مشہور کتاب ہے ۔

قافیہ نامہ ۔ چراغ نامہ ۔ فن بحث الطفال مین ۔

عطائی نامہ ۔ تصنیف شیخ شاہ محمد غزلیات لامیہ ۔

صفوت المصادر ۔ عرف آمد نامہ مشہور کتاب ہے ۔

انشاء دلکشا ۔ مصنفہ منشی فتح محمد صاحب ۔

ایضاً انشاء دلکشا ۔ مصنفہ منشی فتح محمد صاحب بقلم جلی ۔

دستور المکتوبات ۔

انشاء بہار عجم ۔ مصنفہ مولوی امانت علی صاحب ۔

انشاء خائز ۔ از مولوی محمد اکرم صاحب متخلص خائز مطبوعہ نظامی ۔

انشاء فیض رسان ۔

رقعات بیدل ۔ تصنیف مرزا بیدل

فیاض دلستان ۔ مصنفہ منشی ولایت حسین خانصاحب

منظر العجائب ۔ مصنفہ مرزا قتیل فن انشاء پر ہے مین ۔

انشاء خلیفہ ۔ مصنفہ خلیفہ شاہ محمد صاحب قنوجی ۔

انشاء تمیز منشی کالی رای صاحب تخلص تمیز

انشاء مادھو رام ۔ مشہور انشا ہے ۔

رقعات عالمگیری ۔

رقعات قتیل ۔ مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل ۔

انشاء منیر ۔ مصنفہ منیر لاہوری ۔

کلیات سہ شر مرزا غالب ۔ پنج آہنگ و مہر نیمروز ۔

ابو الفضل ہر سہ دفتر ۔ مولوی ہادی علی مغفور نے محشی کیا ۔

رقعات ابو الفضل ۔ از تصنیفات ابو الفضل علامی مشہور کتاب ہے ۔

رسائل لطفرا ۔ نثرہاے مشہور

حسن و عشق ۔ مولفہ ۔ نعمت خان عالی

کتخدائی حسن و عشق مین ۔

مرافعہ قضا و قدر ۔ مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم

تاج المدائح ۔ نثر رنگین تصنیف منشی انوار حسین تسلیم سہسوانی ۔

مینا بازار ۔ مولفہ ارادت خان واضح بہت خوشخط و محشی ۔

پنجرقعہ ۔ ملا ظہوری کی تصنیفات ہے

روضۃ الصفا و مجمع التواریخ و تاریخ انبیا اردو نظم مین ہی آئین حالات
مسند نشینی و خلافت و محاربات و فتوحات صحابہ کرام کے از خلیفہ اول تا خلفاے
دیگر جناب کمالات انتساب مرد میدان معرکہ سخن گستری و صدق مقالی
جناب حکیم امانت علی صاحب شاگرد رشید میر ممنون دہلوی نے
بہت خوبی کے ساتھہ نظم فرمایا و واسطے اشاعت علوم کے ببذل توجہ
چشمۂ فیض و قوت جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ
مطبع عالی مین بمقام لکھنو در ماہ ستمبر ۱۸۷۷ع مطابق ماہ رمضان المبارک
سنہ ۱۲۹۴ ہجری زیور طبع سی آراستہ ہوئی ؎

خدا سے التجا ہر دم یہی ہے	کہ ہو مطبوع عالم یہ رسالہ ؎

اطلاع

اس کتاب کا حق تصنیف محفوظ ہے بلا اجازت مالک مطبع نول کشور
کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماوین



اے امانت ابتو کر حق سے دعا — خاتمہ با عافیت ہو وے مرا
جو تخلص ہے وہی نام ہے مرا — کر علی کے ساتھہ پیوستہ ذرا
اور میرے باپ کا نام ہی ولی — ہے محمد اوسکے آخر اے اخی
بحر پوری مین نہ آئی پوری نام — پاے دو دو مصرعہ ہین وہ اختتام
اور وطن میرا ہے نانوتہ شریف — شیخ زادہ ہون مین یک بندہ نحیف
جد مرے بوبکر ہین نائب رسول — جو بدرگاہ خدا ہین وہ قبول
یا الٰہی یہ مری ہیگی دعا — اونکی خدمت مین مجھی تو دیجیو جا
یار غار ہینگے یہ ختم مرسلان — جس جگہ یہ ہونگے مین ہونگا وہان
جب مین خدمت جدا مجد کی رہا — ہونگا مین دربان رسول اللہ کا
جو پڑے ہے اسکو ہے اوس سے التجا — وہ کرے سد مرے حق مین دعا
یا خداوند بحق مصطفےٰ — اور بحق آل و اصحاب مجتبےٰ
اور بحق چار یاران کبار — ہو عذاب اخروی سے رستگار

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و نعت کی واضح ہو کہ فی الحال ایک کتاب صحیح الروایات و واقعات صادقہ یعنی احوال مغازی صحابہ اصفیا موسوم بہ تذکرۃ الخلفا منظوم اردو جو ملخص ترجمہ فتوح الشام و فتوح المصر و فتوح العراق و العجم و روضۃ الاحباب

اور جعدہ کو بھی پھر مروا دیا | قتل اوس نے جو حسنؑ کو تھا کیا

حال مختصر امام حسنؑ رضی اللہ عنہ سنہ پیدایش و شہادت و خلافت

تھا مہ رمضان سن ہجری تھی تین | جب کہ یہ پیدا ہوئے سلطان دین
نام حسن ابن علیؑ عالی نسب | ہیگا سید اور نقی اونکا لقب
کنیت تھی بو محمدؐ آپکی | اور شہادت زہر قاتل سی ہوئی
چھہ ۶ مہینے تک خلافت کو کیا | بعدہ خلع خلافت کر دیا
عمر سینتالیس ۴۷ سالہ کی ہوئی | اور تھے صورت مین وہ ہم شکل نبی
اور ہوا ماہ رجب مین انتقال | اون دنون پنجاہ تھی ہجری کی سال

اختتام کتاب ہذا و آرزوی دعای خیر از زبان قاریان مشتمل بر تمامی حالات خود

شکر کرتا ہون بدرگاہ خدا | خیریت سے ختم یہ نسخہ ہوا
ابتداء بو بکر تا عہد حسن | اس مین ہی حال خلافت پنج تن
عہد جوان پنج خلفا کا ہوا | حال اونکا ہی مفصل کہدیا
اور عہد انکے مین جو جو جنگ ہوئے | وہ بھی مین نی اسمین بالکل لکھدئے
اور فتوح عہد عمر مین چند ہزار | اونمین البتہ کیا ہے اختصار
اور فتوحات اونکے جو لکھتا تمام | مدتون مین اسکا ہوتا انصرام
اصل مین لکھنی تھی ان سبکی وفات | سو مفصل لکھدئی وہ ای نیکذات
ہو چکا ہے جب کہ یہ نسخہ تمام | تذکرۃ الخلفاء رکھا اسکا نام

مار ڈالے وہ حسن کو دیکے سم — آسکے ہی پھر یہان بے خوف و غم
بھیج دونگا اوسکو مین پھر شام کو — جاکے ابن شاہ کی زوجہ وہ ہو
جاکے دلالہ وہ جعدہ سے ملی — اور باتین اختراعی اوسنے کی
آتی جاتی تھی یہ اکثر اوسکی یان — ایکدن اوس سے کہا راز نہان
دم مین دلالہ کے جعدہ آگئی — مستعد وہ قتل حضرت کی ہوئی
پنج بار حضرت کو اوس نے سم دیا — پر موثر کچھ نہ حضرت کو ہوا
بے خبر تھے اس سے گھر کی شیعیان — زہر دیتا کون ہے یہ بار بار

شہید شدن امام حسن ؑ از خوردن سم بدست جعدہ ملعونہ

پیس کر پھر یک کنی الماس کی — آب نوش حضرت مین اوسکو گھولدی
نوش حضرت نے وہ پانی کر لیا — اور نہ سمجھی اسمین ہیگا سم ملا
پس کیا اوس سم نے حضرت پر اثر — ٹکڑہ ٹکڑہ ہوگیا اونکا جگر
کر گئے حضرت جہان سے انتقال — ہوگئے حضرت حسین ؑ شفتہ حال
ہوگیا گھر آپ کا ماتم سرا — ہر طرف تھی یک صدا ہی وائی وا
جب جنازہ اونکا تیار ہوگیا — جنت البقیع مین دفن اونکو کیا
اور جعدہ جو کہ تھی قاتل حسن ؑ — پاس مروان کے وہ پہونچی بدمن
بعدہ مروان نے وہ فتنہ گر — بھیجی نزد معویہ کے زود تر
معویہ کو جب ہوا معلوم حال — تین دن تک غم رہا اونکو کمال

اور جعدہ

اور ہوئی تھی صلح باہم یکدگر — اور گیا تھا اسپہ یک عرصہ گذر
کج روی پر یہ فلک پھر آگیا — اور اوٹھایا اوس نے یک فتنہ نیا
جس سے زہرا کا جگر ہووے شگاف — مرتضیٰ کی تپے روح پاک صاف
تھے مدینہ مین امام دوجہان — معویہ تھے شام مین بس حکمران
معویہ کے تھا پسر نامی یزید — تابع فرمان پدر کا تھا مزید
معویہ نے سوچا ایک امر زبون — بس ولیعہد اسکو اپنے جا کرون
ساتھ مین ہی اوسکو یہ گذرا خیال — یہ حسنؑ کی زندگی تک ہی محال
جب تلک زندہ رہین گے وہ امام — ہے بہت دشوار یہ انجام کام
جب سنین گے یہ حسنؑ ابن علیؑ — شرط شرطون صلح سی فانی ہوئی
ہوگا پھر برپا وہی جنگ و فساد — دیکھئی پھر آوے پھر کس کی مراد
پھر بلا کر یہ کہا مردان کو — سوچ کر تدبیر اسمین کچھہ کرو
بولا وہ خدے مدینہ مین رہون — اوس جگہ تدبیر اسمین کر سکون
کر دیا اوسکو مدینہ کو روان — راز دل سب کر دیا اوس سے عیان
داخل یثرب ہوا وہ فتنہ گر — سوچتا تدبیر رہتا شام و سحر
اوس نے دلالہ کو بلوا کر کہا — جعدہ جو زوجہ ہی ابن مرتضیٰؑ
اوسکا عاشق ہی یزید بن امیر — دام حیلہ مین تو کر اوسکو اسیر
زندہ ہین جب تک امام المتقین — گھر سے باہر وہ نکل سکتی نہین

اہل ایمان کی رعایت ہو سدا | اور رہے جمعہ جماعت قایما
عدل اور انصاف پیوستہ رہے | ظلم اور فتنہ کا در بستہ رہے
مرتضیٰؑ کے جو کہ ہین اہل و عیال | اونکی عزت کا رہی ہر دم خیال
ہینگے جو حسنینؑ آل مرتضیٰؑ | اور کرین اونسے نہ گاہی کچھہ دغا
اور کرین اونسے نہ گاہی کچھہ بدی | یا اشارہ یا کنایہ سے کبھی
اور تو طن کا اونہین ہو اختیار | اور نہ مانع اونکی ہون در کار و بار
اور ولی عہد ہونہ کوئی زیست بہر | احتیاط اسکی رہے بس بیشتر
جب کہ اپنے موت کا ہووے یقین | ہو خلاف یہ حوالہ۔ مسلمین
ہو مسلمانون کو اوسکا اختیار | جس سے چاہین لین خلافت کا وہ کار
معویہ نے کر لی سب شرطین قبول | تھی خلافت کیونکہ در اصل الاصول
جب یہ استحکام کتبہ ہو گیا | ہر دو جانب امر صلح چھپا گیا
کوفہ مین داخل ہوئے ہر دو فریق | ہو گئے ہم بزم و مجلس ہم طریق
ہو گئے حضرت حسنؑ بیعت کنان | معویہ کے ہاتھہ پر با عز و شان
معویہ بس شام کو راہی ہوئے | اور مدینہ کو حسنؑ بھی چل دئے
کی خلافت آپ نے چھ ماہ تک | چھوڑ کر کے ہو گئے اوس سے الگ
اور مدینہ مین لگے رہنے حسنؑ | اور رہا اونکو نہ کچھہ رنج و محن

آمدن مروان در مدینہ منورہ و ترغیب کردن زوجہ امام حسنؑ بقتل امام حسنؑ رضی اللہ عنہ

اوس نے لکھا معویہ کو سب حال — اسطرح پر ہوی قصہ انفصال
معویہ سنکر ہوی شاداں تمام — اور کہا جھگڑا ہوا سب اختتام
پھر اوٹھاکر اوس نے ایک کاغذ سفید — مہر کردی اوس نے اوسپر بانوبند
اور لکھا پھر نام پر حضرت کے خط — بھیجون ہون تم پاس یہ کاغذ فقط
شرط جو فرماؤ سب منظور ہین — اختیار ہے تمکو جو چاہین لکھین
مین نہین کرنے کا ہرگز انحراف — ہر طرح سے آپ سے ہون پاک صاف
بھیجا خط اور رکھہ عبداللہ کے ہاتھہ — کردئی اعیان اپنے اوسکی ساتھہ

صلح شدن امام حسن با امیر معویہ بخلع خلافت خود و بیعت کردن از امیر معویہ

یہ ہوئے حاضر حضور آن جناب — عرض کی سب نے کہ ای والا خطاب
معویہ نے یہ دیا کاغذ ہمین — لکھو جو چاہو اجازت ہے تمہین
آپ نے منشی کو بلوا کر کہا — صلح نامہ لکھدو تم اے باصفا
معاویہ کے اور حسن کی فیصلہ — اسطرح سے ہوگیا بنے عائلہ
یہ حسن ابن علی کا ہے قرار — مین نے چھوڑا ہی خلافت کا جو کار
معویہ کو وہ خلافت دی گئی — لیکن اوسمین چند شرطین کی گئی
حسب قرآن اور فرمودہ نبی — بس عمل ہوتا رہی ہر جا سبھی
شرع مین ہونے نہ پاوی کچھہ خلل — مال و جان بدلہ مین گو جاوی نکل
دین احمد مین نہ ہونے دین فتور — مستعد رہوین ترقی بالضرور

مین نہین آتا ہون کر دی جنگ اب | بلکہ ہون طرفین کا خیر الطلب
بھیجا پاس حضرت کے اوس نے یہ پیام | گیون ملا کی اپنی چاہتے ہو امام
یہ جماعت آپکی جو ساتھہ ہے | رحم انکے حال پر فرمائیے
سب کے سب یہ قتل ہو جائینگی یہان | بچ گئے جو آپ جاؤگے کہان
آپ کے ہمراہ مین جو جو کہ تھے | فوج عبداللہ سے وہ ڈر گئے
جنگ سے ہر یک نے کی پہلوتہی | رہ گئے تنہا صرف ابن علیؑ
جنگ کو بس کر کے حضرت التوا | پھر مدائن مین ہوئے رونق فزا
اور مدائن گھیرا عبداللہ نے | کر لیا اور بند عالی جاہ نے
یاد آیا اونکو قول مصطفےٰ | یہ حسن جو ہے جگر گوشہ مرا
ایک جا ہون دو گروہ مسلمین | اور ہو وین دونون وہ آمادہ کین
اوسکے باعث دور ہو جاوے نزاع | شرع کا اوسمین ہو زیادہ انتفاع
دوسرے یہ کشف سے ظاہر ہوا | وقت موعودہ تھا وہ اب آ گیا
ممبر و محراب و خطبہ اور خطیب | ہووی وہ قوم امیہ کے نصیب
سوچ کر کے آپ نے انجام کار | پاس عبداللہ کے بھیجا یہ پیام
معویہ کو شرطین ہون منظور گر | مین کرون خلع خلافت زود تر
یعنے حسب الحکم اللہ اور رسولؐ | صدق دل سے وہ کرے اوسکو قبول
اور کرے ہر بات مین اوسپر عمل | شرع مین ہونے نہ دیوی کچھہ خلل

مسلمین سے مین نہین چاہتا ہو جنگ
مومنین مجسے نہ ہو دین مسلمین تنگ

سنکے یہ جتنے خوارج تھے وہان
ہو گئے بد پر حسن سے بیکران

ہو گیا وہ قوم حضرت سے خفا
اور لیا اسباب حضرت کا اٹھا

جو کہ چادر و دوشنی حضرت کی تھی
بس زبردستی سے وہ بھی چھین لی

اور خراح نامی جو ایک شخص تھا
اوس نے زخمی آکے حضرت کو کیا

قوم ہمدان اور ربیعہ جو کہ تھی
وہ مددگار آکے حضرت کی ہوئی

قتل اوس خراح ظالم کو کیا
اوسکے پنجہ سے لئے حضرت بچا

قصر ابیض تھا مدائن مین مکان
وہ بہت محفوظ تھی جاگہ امان

زیب افزا وہ مکان جملہ ہوا
اوسمین ٹھہری جاکے ابن مرتضیٰ

زخم حضرت کی جو آیا تھا شدید
بس علاج اوسکا کیا وہان مزید

کی بہت سے اوسکی دارو اور دوا
ہو گئی اوس زخم سے اونکو شفا

قیس ہمراہ فوج کے تھے گھر گئے
اور حدے اونسے خوارج سب ہوئے

رہ گئی ساتھ انکے یک فوج قلیل
اوس طرف یورش تھی جون دریائے نیل

رسیدن ابن عامر مع لشکر بر فوج امام حسنؑ بر شہر مدائن

ہو سچا عبداللہ عامر لیکے فوج
یعنے بر شہر مدائن مثل موج

نکلے حضرت شہر سے لاچار ہو
جنگ کرنے کے لئے تیار ہو

جب ملاقی دونون لشکر ہو گئے
ابن عامر نے کہا للکار کے

اور حسن سے سب ہوئی بیعت کنان — ہو گئے اوسکے مطیع پیر و جوان
جمع یک لشکر کیا ستر ہزار — تا حسن سی کیجی جا کر کارزار
اوسکا عبد اللہ بن عامر تھا مشیر — کر دیا اوس فوج پر اوسکو امیر
سوی کوفہ چلدئے لیکر سپاہ — تا حسنؑ سے جا کے ہووین رزم خواہ
یہ خبر پہونچی با بن مرتضیٰؑ — معویہ کا لشکر آتا ہے چلا
آپ بھی لیکر کے مردم چہل ہزار — نکلے کوفہ سے براے کارزار
قیس ابن سعد ایک اصحاب تھا — سرگروہ لشکر کا اپنے کر دیا
تا مدائن پہونچی وہ سلطان دین — اور ہوئے جا کر کے وہان منزل گزین
بعدہ پھر دے کے لشکر قیس کو — یون کہا بڑہ کر مقابل اونسے ہو
منزل انبار مین پہونچا یہ جب — معویہ کی آگئی وان فوج سب
کر لیا اوس فوج نے اونکا حصار — ہو گئی مجبور یہ از کارزار
معویہ نے ابن عامر سے کہا — گہیرو تم شہر مدائن جلد جا
جب سنا حضرت نی حال سرگذشت — شہر سی نکلے وہ کر کے بندوبست
اپنی دیکھی آپ نی جب سب سپاہ — بس ہوا حضرت کو واقع اشتباہ
ہو گئی حضرت کو اس سے آگہی — ہین ہماری ساتھہ اکثر خارجی
جب مقابل ہمسے ہونگے دشمنان — یہ الگ ہو جاوینگے جملہ کسان
آپنے اسطور پر خطبہ پڑہا — صاف ہی ہر طور سے سینہ میرا

مسلمین

ہو چکے تدفین جب شاہ زمن | دوسرے دن آئے مسجد میں حسنؓ
چڑھ گئے ممبر پہ وہ فرخندہ فال | چہرہ پہ تھا اونکے صدر رنج وملال
یک پڑھا خطبہ وہان پر رنج درد | دل سے نکلے تھے ہر یک کے آہ سرد
اور کہا سنلو گروہِ مسلمین | جز بذات حق کوئی رہتا نہین
ہے دلائل عقلی ونقلی سے ثبوت | ذات حق کی ہیگی مے لایموت
مرتضیٰ تھے جو امیر المومنین | چلدے دنیا سے در خلد برین
ہر کسی کو موت دامنگیر ہے | بس وہی ہوتا ہے جو تقدیر ہے
چاہئے ہر ایک کو وہ کرنا عمل | تا نہ شرع مین کوئی آوے خلل
ہو گیا ہر شخص پر ظاہر یہ حال | کر گئے شیر خدا ہین انتقال
یک زمان کی سب نے تعزیت ادا | صبر فرماؤ جو ہونا تھا ہوا
جسقدر موجود تھے سب نے کہا | ہم سمجھتے ہینگے تمکو اونکی جا
جتنے تھے حاضر ہوی بیعت کنان | اور کہا ہم ہین مطیع سب زمان
اونکی جا تم ہو امیر المومنین | آپ کے تابع ہین ہم سب مسلمین
جوق جوق آتی تھے ملکر مردمان | اور مشرف ہوتی تھے بیعت سو وان
جمع مردم ہو گئے چالیس ہزار | کہتے تھے ہم ہین نہایت جان نثار

فوج کشی کردن امیر معویہ بر امام حسنؓ رضی اللہ عنہ

معویہ کو یہ خبر پہونچی شتاب | کر گئے رحلت جناب بوتراب

ایک پر بھی وہان نہیں ظاہر ہوا	دفن کس جا پر ہوئی ہیں مرتضیٰؑ

تفصیل عمر و ایام خلافت و جملہ حالات دیگر

عمر سی سالہ تھی حضرت مصطفےٰ	جب کہ یہ پیدا ہوئی تھے مرتضیٰؑ
نام حیدر اونکا پدری مادری	مصطفےٰ نے نام رکھا تھا علیؑ
جای پیدایش تھی مکہ آنجناب	کنیت تھی بو الحسن اور بو تراب
اور لقب شیر خدا اور مرتضیٰؑ	تھی وہ شوہر فاطمہؑ خیر النسا
تھی نبی جیو کے وہ بھائی عم زاد	اور رہے ہمرہ نبی کے در جہاد
جن دنون تھے آپ گیارہ سالکی	نور ایمان سے منور تھی ہوی
کی خلافت نو مہینے چار سال	اسمین رنجیدہ رہے حضرت کمال
اونکی منکوحہ ہوئین نو بی بیان	پندرہ[۱۵] بیٹی اور سترہ[۱۷] بیٹیان
فاطمہ زندہ رہین تھی جب تلک	اور کوئی زوجہ نہ کی تھی تب تلک
فاطمہ زوجہ جو تھی بنت رسولؐ	وہ تھی افضل سب سے اور اصل الاصول
اونکے دو فرزند حسنینؑ تھے	سب سے افضل سید کونین تھے
زینبؓ و کلثومؓ اونکی دختران	وہ تھی افضل از ہمہ دیگر زنان
جب ہوئے ہجرت سی چالیس منقضی	عمر بیونچی تھی ترسٹھ[۶۳] سالکی
یوم جمعہ بست و یک رمضان تھی	بس ہوئے شب کو شہادت پائی

مسند نشین شہ حضرت امام حسنؑ بر خلافت بجای جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

بھاگے مسجد سے وہ تینو بدترین
پیچھے اونکے دوڑے جملہ مسلمین

قتل دردان اوس جگہ فوراً ہوا
ابن ملجم وان گرفتار ہو گیا

اور نہ ہاتھہ آیا وہ شیث نابکار
چھپ گیا یا ہو گیا جلدی فرار

لائے حضرت کو اوٹھا کر در مکان
خون بہت حضرت کے سر سے تھا رواں

سامنے حضرت کے بس حسنین تھے
اوسے حضرت اسطرح کہنے لگے

ابن ملجم جو کہ یاں اب قید ہے
آب و دانہ سے نہ تنگ کیجو ذرا

روح مری جنت کو جب ہو جاروان
قتل ہین ملجم کو کر دینا وہان

احتیاط اتنی نکر کرنا تمام
ضرب واحد مین وہ ہو جاوی تمام

دفن مجکو ایسی جا پر کیجیو
اوس جگہ سے مطلع کوئی نہو

قتل مردم مین گئے ہین دس ہزار
میرے دشمن ہیگی خلقت بیشمار

نا مرے گور کو وہ کھود کر
پھینک دین گے استخوان ہمارے اوپر

بعض کہتے نوزدہ رمضان تھی
ابن ملجم نے کئے زخمی علیؑ

بیسوین کر کے وصایا بے شمار
جو جو حاضر تھے وہان اہل و قار

اور کیا حضرت حسنؑ کو اپنی جا
بس امیر المومنین اور رہنما

بیسوین تاریخ تھی اور وقت شب
چلدی جنت کو یہ عالی نسب

کی وصایا سب اوا حسنین نے
مصطفےٰ کے قرۃ العینین نے

غسل دے کر کی نماز اونپر ادا
دفن یک جائے خفی مین کر دیا

گاہی عبداللہ بن جعفر کے یہان — گاہی گھر حسنین والا دودمان
تین لقمہ سے سوا کھاتے نہ تھے — رات دن آرام وہ پاتے نہ تھے
اور کہا کرتے تھے یون وہ مہربان — چند راتون کا مین یان مہمان ہون

مجمل روح شدہ شہید شدن جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ

سولھوین رمضان گذری جب شب — پاس تھے حضرت کی بس اصحاب سب
بولے اوس شب یون امیر المومنین — صبر کر دل مرگ سے چارہ نہین
وقت شب حضرت تھے غایت بیقرار — منتظر تھے صبح کب ہو آشکار
صبح صادق نے کہ جب دکھلائی روی — چلدے مسجد کو حضرت نیک خوی
کئی بطین موجود تھے حضرت کے یان — وہ لگی کرنے بہت شور و فغان
آپکے جو ساتھ مین ایک شخص تھا — بولنے سے اونکو وہ مانع ہوا
بولے مانع سے یہ حضرت دیکھکر — مجھپہ نوحہ کرتے ہین یہ جانور
آئے مسجد مین امیر المومنین — اور ہوئے اگر امام المسلمین
آئے مسجد مین تھے وہ ہر سہ خبیث — یعنی وردان ابن ملجم اور شبیث
ہو گئے جب آپ مشغول نماز — بارگاہ حق مین باعجز و نیاز
تیغ زن ہر سہ ہوئے وہان یکبار — ڈر کی باعث رک گیا ہر یک کا وار
ابن ملجم نے جھپٹ کر زود تر — ماری یک تلوار حضرت کے بسر
زخم آیا سر پہ ایسا کارگر — ہو گئے بیتاب شاہ نامور

ابن ملجم داخل کوفہ ہوا | منتظر تاریخ موعودہ کا تھا
ایک زن کوفہ مین تھی قطامہ نام | خوبصورت تھی مگر تھی زشت کام
دشمن جان تھی جناب مرتضیٰؑ | قتل انکا چاہتی تھی وہ بے حیا
باپ بھائی شوہر زن بی ادب | نہروان مین ہو گئے تھے قتل سب
اوسکا عاشق ہو گیا یہ نابکار | عقد کا زن سے ہوا یہ خواستگار
یون کہا زن نے مرا ہی مہر عام | ایک کنیز ک خوبصورت یک غلام
اور افزون اوسپہ درہم یک ہزار | اور علاوہ سب سے ہی یک بڑہ کی کار
قتل کر دینا علی مرتضیٰؑ | بس یہ ہی مہر معجل ہے مرا
کر لیے منظور او سنتے ہر چہار | اور کہا پہلے معجل کا ہو کار
زن نے ساتھ اوسکے کئی پھر دو نفر | ایک شبیث اور ایک وردان فتنہ گر
منتظر تاریخ موعودہ کا تھا | آتا جاتا تھا وہ نزد مرتضیٰؑ
کرتے تھے اوسکی رعایت آنجناب | تا شہادت سے ہون اوس سے کامیاب
دے چکے تھے اوسکا پیغمبر نشان | ہاتھ سے تو اوسکے ہو گا قتل وان
بلکہ تاریخ اور ماہ اور وقت و سن | کہے گئے تھے سب سے سول و المنین
حال یہ حضرت یہ تھا جملہ عیان | پر نہین کرتے تھے کچھ اوسکا بیان

بسبب یاد بودن حدیث جناب رسولؐ خدا جناب علی مرتضیٰؑ متنبی شہادت خود

اوندنو تمین حال حضرت کا یہ تھا | کرتے تھے افطار روزہ چند جا

لکھتا ہون مین حال ہر یک کا جدا | وقت اور تاریخ واحد مین ہوا

رسیدن عمر در مصر بارادہ قتل عمر العاص و مقتول شدن خود

مصر مین جا پہونچا عمر تند خوی | تا کرے وہ قتل عمر العاص کو
شب کو عمر العاص بیمار ہو گیا | آونے مسجد سے وہ قاصر رہا
وقت صبح کے ہوا دیگر امام | جب کہ سجدہ مین گیا وہ نیکنام
اوسکی گردن پر لگائی اوس نے تیغ | کٹ گیا سر اوسکا فوراً بیدریغ
قتل ظالم اوسکو جسدم کر چکا | بس وہ مسجد سے نکل کر چلدیا
بس کسی مسلم نے جاکر جلد تر | ماری ایک تلوار اوسکے جسم پر
قتل قاتل کا اوسیدم کر دیا | اور عمر العاص لیکن بچ گیا

رسیدن یزک در شہر دمشق بنا بر قتل امیر معویہ و مقتول شدن خود

اور یزک بھی پہونچا در شہر دمشق | تھا وہ از سر تا بہ پا الودہ فسق
آیا وہ مسجد کے اندر حیلہ ساز | معویہ صبح کی پڑہ تی تھی نماز
ضرب اوس نے اونپہ کی شمشیر کی | زد در محراب سے کچھ رک گئی
معویہ کے زخم یک یا خفیف | بہاگا مسجد سے نکلکر وہ حریف
بس گرفتار اوسکو فوراً کر لیا | قتل فوراً اوسکو وان کروا دیا
اور معالج زخم کا جراح ہوا | بعد چندے زخم اچھا ہو گیا

آمدن ابن ملجم در کوفہ و عاشق شدن بزرن قطامہ نام و متقرر کردن

نام اور حال اوسکا جو مرقوم ہے — لکھتا ہون جو کچھ مجھے معلوم ہے
عبدرحمن ابن بلجم ایک شقی — جو کہ تھا وہ دشمن حضرت علیؑ
اور یزک تھا ابن عبداللہ دوم — عمر ابن البکر تھا مردم سوم
یہ خوارج مین سے بھی ایک سخت تھے — بیٹھکر آپسمین یون کہنے لگے
کیسے کیسے تھے جوانان مہروان — کردیا اونکو علیؑ نے بے نشان
اور علاوہ اونکے اکثر مسلمین — ہوگئے افسوس پیوند زمین
تھا علیؑ اور معویہ کا مفسدا — قتل لکھہ ہا ہوگئے بندہ خدا
اور عمر العاص بھی اچھے نہین — معویہ کے ہو رہے ہین وہ معین
متفق اسپر ہوئے یہ اہل زور — مارا جانا چاہیئے اونکا ضرور
جب تلک ہونگے نہین ہرسہ فنا — بس رہیگا روز یہ قصہ بپا
ابن بلجم نے یہ دونون سے کہا — مین کرونگا قتل جاکر مرتضیٰ
اور یزک نے معویہ کے قتل کو — اپنے ذمہ لے کہا جو کچھ ہو سو ہو
عمر قایم ہوگیا اسبات پر — کاٹون عمر العاص کا مین جاکے سر
جو کہ تھے ہرسہ خوارج بے حیا — عہد اور پیمان پکا کر لیا
وقت صبح ہفدہم رمضان کو — ہرسہ جا پر کام یہ انجام ہو
تین ہین یہ تین جا ہونگے امام — سجدہ مین جب ہون کرو اونکو تمام
قبل اوس تاریخ کے یہ بدگمان — پہونچی جس جس جاتے وہ ہرسہ کسان

معیو کی قبضہ مین ہر دو مقام
آگئے بے جنگ کے یہ لا کلام

اونسے بیعت لی بنام معویہ
تا مطیع مردم رہین بے غایلہ

بعد اوسکے وہ یمن کو پھر گیا
ملک وہ بھی زیر قبضہ کر لیا

وہان سے لوٹ آیا وہ پھر در ملک شام
معویہ سنکر ہوی بس شاد کام

مرتضیٰ سنتے تھے اور لاچار تھے
دوست کوئی بھی نہ تھا اغیار تھے

رفتن عقیل برادر علی مرتضیٰ پیش امیر معویہ و رنجیدہ شدن جناب علیؑ

مرتضیٰ کے تھے برادر ایک عقیل
وہ مرض افلاس سے تھے بس علیل

ہو کے رنجیدہ علیؑ جیوسے کمال
پہونچے نزد معویہ با تنگ حال

معویہ نے عزت و توقیر کی
اور جگہ تعظیم سے بس اونکو دی

اور دیا اونکو بہت اسباب مال
کر دیا ہر طور سے اونکو خوش حال

سنکے حضرت کو ہوا رنج و الم
تازہ تازہ ہوتا تھا ہر روز غم

تھی برائے نام امیر المومنین
اصل مین انکا نہ تھا قابو کہین

اور رہا کوئی نہ انکا جان نثار
رہ پڑے کوفہ مین یہ عالی تبار

جمع شدن سہ کس خارجیان بارادہ قتل علیؑ مرتضیٰ و امیر معویہ و عمر العاص

مرتضیٰ جب نہروان پر تھے گئے
قتل وان پر خارجی اکثر کئے

ختم قصہ ہو چکا تھا نہروان
اور بچے تھے اونمین سے نہ کسی جوان

اور اون نہ کس مین سے بس تین کس
آئے مکہ مین وہ سہ بوالہوس

اور اہل کوفہ کا یہ حال تھا — گاہی کرتے تھے اطاعت مرتضیٰ
معویہ سے کرتے کاہے آشتی — پر نہ تھی دونون سے راہ راستی
رنج و غم مین رہتے تھے حضرت علیؑ — اونکے دلکو تھی نہایت بیکلی
صبر فرما کر امیر المومنین — ہو رہے کوفہ مین بس عزلت گزین

بیعت گرفتن عامل از مردمان مکہ و مدینہ و قابض شدن بر ہر دو مقام

سال چہلم ہجری آیا اے اخی — معویہ نے فوج یک تیار کی
ایک مصاحب تھا کہ نام اوسکا بشیر — کر دیا اوس فوج پر اوسکو امیر
بہیجا اوسکو در عراق و در حجاز — وقت رخصت کہدئے کچھ دلکی راز
جا کے بیعت میرے ہر ایک کس سی لو — جو نمانی قتل تم اوسکو کرو
تھے مدینہ مکہ مین دو عاملان — ایک ابو ایوب عالی خاندان
ایک پسر عباس نام اونکا قسیم — تھے بہت ہوشیار و زیرک اور فہیم
ہر دو عامل تھے علی جیو کی گئے — اس سبب سے معویہ ناراض تھے
جب کہ اونپر آگئی فوج کثیر — منہزم یہ ہو گئے دونون امیر
اور عبد اللہ بن عباس بھی — ہو گئے مفرور وہ سنکر تبہی
عبد رحمن اور عبیدہ نامور — ہر دو عبد اللہ کے تھے یہ پسر
ابن حارث اوسکا عبد اللہ نام — تھا وہ عبد اللہ کا نایب نیکنام
وہ بشیر ارطات کے ہاتھ آگئے — بے سبب بس قتل اونکو کر دئے

کرکے مالک سے بہت عجز و نیاز — کی ضیافت اوسکی با صد امتیاز
زہر کھانے مین دیا اوسکے ملا — کھاکے مالک کھانی کو بس مرگیا
جب امیر معویہ نے یہ سنا — بس غنیمت وقت کو اوس نی گنا
اونکے عمر العاص تھا ذی اختیار — ساتھہ دیکر فوج اوسکی شش ہزار
بس روانہ مصر کو اوسکو کیا — جو کہ کہنا تھا سو اوسکو کہدیا
پہونچا لشکر مصر کے جب اتصال — تب محمد کو ہوا معلوم حال
بس محمد فوج لیکر اپنی سب — نکلا باہر شہر سے والا نسب
دونون لشکر مین ہوا جنگ یک بہ یک — اور لگی تلوار چلنے بے دہڑک
ہو چکا میدان مین جب قتل عام — بہاگ اوٹھی فوج محمد کی تمام
مردمان فوج جملہ بھاگ اوٹھی — قتل اوس جا پر محمد ہو گئے
پائی عمر العاص نے وان پر ظفر — مصر آیا قبضہ مین بس سر بسر
مالک اشتر اور محمد کا یہ حال — مرتضیٰ سنکر ہوئی غمگین کمال

قابض شدن امیر معویہ بر ملک مقبوضہ متفرقہ علیؑ مرتضیٰ

معویہ کو تھی ترقی روز روز — تھے علیؑ جیو کو گدازی اور سوز
تھی ممالک جو کہ مقبوضہ علیؑ — پڑ گئی ہر یک جگہ پر کھل بلی
معویہ نے بہیجا لشکر جا بجا — ہر جگہ پر فتنہ کا در کھل گیا
کرتی تھی فوج اونکی وان جا کر فساد — جسکا جانے تھی علیؑ سے اتحاد

آج جاؤ پرسون کو آجاؤ یہان — چاہتے ہین ہم کہ پہونچین جلد وان
چلدیے کوفہ کو لشکر کے جوان — رہ گئے تھوڑے سے باقی کچھ وہان
روز سویم وہ نہ آئے لوٹ کر — باقی بھی چلدئے وہ سر بسر
جب علیؑ جیونے یہ دیکھا اوسکا حال — آپ بھی کوفہ مین پہونچے پر کمال

عامل کردہ فرستادن محمد بن صدیق را بمصر و مالک اشتر را بنابر کمک و قتل شدن ہر دو کسان

ہے سنہ اربعین ہجری کا یہ حال — لکھتا ہے اسطور راوی خوش مقال
قیس ابن سعد عامل مصر کا — تھا تعین کردہ علیؑ مرتضیٰؑ
بس کسی نے یہ خبر حضرت کو دی — معویہ سے اوسکو ہے پیوستگی
عزل فوراً اوسکو حضرت نے کیا — اور محمد کو کیا وان اوسکی جا
یہ محمد ابن صدیق ہینگے وہ — سرغنہ تھے بلوۂ عثمان مین جو
مصر مین جا کر ہوے یہ حکمران — اوس جگہ پر چند تھے عثمانیان
ہو گیا یک مجمع عثمانیان — شامل اونکے ہو گئے اکثر کسان
قیس بھی در پردہ شامل ہو گیا — وان لگا ہر روز رہنے مفسدا
مالک اشتر جو تھے پیش مرتضیٰؑ — بس روان بہر مدد اوسکو کیا
رخصت ہو کر وہ ہوا وہان سے روان — ٹھہری رہ مین ایک کس کے درمیان
معویہ سے اوسکا تھا اخلاص پیار — خوش ہوا وہ آیا گھر بیٹھی شکار

کی نصیحت مردمان شہر کو — باز آئے وہ نہ ہرگز ہرزہ گو
آپ نے فرمایا یہ ہوکر خفا — قتل کے لایق یہ ہینگے اشقیا
آپنے ایسا دیا یہ حکم وان — جو امن چاہے وہ حاضر آوے یان
اور جو چاہے کوفہ کو جاوے چلا — ہر دو صورت مین یہ خوب ہے اور بھلا
وان تھے عبداللہ فرزند وہب — تھے مطیع او سکے خوارج سب کے سب
چار ہزار آیا وہ لیکر مردمان — واسطے لڑنے علی جیو کے وہان
جب علی جیو کے مقابل وہ ہوا — قتل او سکو آپ نے فوراً کیا
او سکے لشکر مین تھے جتنے مردمان — قتل بالکل کر دیے اونکو وہان
کتنے ہین نو آدمی اونسے بچے — بھاگ کر وہان سے کسی جانب گئے
قتل حضرت کی ہوی وہان یہ کشاش — ہوئی حاصل ظفر حضرت کو وہان
نہر وان پر آپ کا قبضہ ہوا — بندوبست او سکا بخوبی کر دیا
جب علی جیو کو ظفر حاصل ہوئی — چاہا کیجی شام پر لشکر کشی
دشمنون سے چلکے لیجے انتقام — اونکے باعث سے ہوا فتنہ عام
مردمان فوج نے ایسا کہا — راہ کوفہ سے چلو یا مرتضی
تا درستی اسلحہ و حربہ کرین — جمع خاطر ہوکے پھر وہان سے چلین
واپس آئے نخلہ مین پھر مرتضی — دیرہ سابق مین جہان پر تھا کیا
فوج کو پھر آپ نے ایسا کہا — جاؤ کوفہ مین ہو جسکا مدعا

حکم نیت پر ہے اس جا گہ عمل — کچھہ نہین ایمان مین دونونکی خلل
جو گیا مارا وہ بر راہ خدا — بس شہادت کا اوسے درجہ ملا
اور لڑا جو کوئی ہو تخریب دین — داخل دوزخ ہے مثل کافرین
اور جو طامع انمین تھی بر ملک و مال — اونکا دنیا دارون کیسا ہیگا حال
ایک حدیث اس باب مین ہی طشت بام — جملہ اعمال ہینگے نیت پر تمام
سوچنی کی کچھہ نہین یہ بات ہی — حکم الاعمال بالنیات ہے

سر کشیدن خوارج نہروان و رفتن خود علی مرتضی بنا بر تہدید و تنبیہ

یہ ہے سن اڑتیس ۳۸ ہجری کا بیان — پیش آئے معرکہ چندین وہان
پھر علی جیو نے دیا یہ اشتہار — جمع مردم ہو گئے پینسٹھہ ہزار
اس ارادہ سے چڑہین بر ملک شام — معویہ سے جا کے لیوین انتقام
وان کسی نی آپکو دی یہ خبر — نہروان مین ہین خوارج بیشتر
ملت و مذہب مین جو اونکی نہین — اوسکو کافر جانے ہین وہ بد یقین
حارث ابن مرہ تھا ایک کس جوان — اوسکو بلوا کر کہا تم جاؤ وہان
بس خبر لاؤ یہ سچ ہے یا دروغ — کسقدر ہے فوج کو اونکے فروغ
وہ بموجب حکم کے وہان پر گیا — قتل اوسکو خارجیون نے کیا
آپ نے اوسکا سنا یہ حال جب — پس ہوے اندوہگین اور پر غضب
لیکے لشکر خود ہوی حضرت روان — اور ہوی داخل بشہر نہروان

مکر اور حیلہ سے اونکو دی کے دم
کر لیا تجویز اپنے سے بہم

بولا عمر العاص موسی سے وہان
چڑہ کے ممبر پر کرو جملہ بیان

چڑہ کے ممبر پر یہ موسی نے کہا
مدعی ہین معویہ اور مرتضیٰ

دونون یہ لائین خلافت کی نہین
اور کو کرو ین خلیفہ مسلمین

عزل دونون کو خلافت سے کیا
تا نہ ہووی دین مین کچھ مفسدا

بعد عمر العاص ممبر پر گیا
اوس نے یون آواز سی ایسا کہا

متفق ہون مین بمعزول علیؑ
اور خلافت معویہ کو مین ذی

بعدہ موسے نے وہان غوغا کیا
مجکو عمر العاص نے بہکا لیا

اونمین وان تکرار و شر ہونے لگا
رفع دفع وہ بدقت سے ہوا

کوفہ کے جانب ہوئے راہی علیؑ
اور دمشق کی معویہ نے راہ لی

جان بچا کر بہاگے موسی اشعری
پہونچی مکہ مین کہ تا ہو بہتری

اور عبد اللہ بن عباس بھی
پہونچی خدمت مین علیؑ جیو کی سبھی

ہر دو جانب سے ہوا گو قتل عام
پر ہوا ہرگز نہ یہ قصہ تمام

تحریر بعض حالات مردمان ہر دو جانب

لکھتا ہون کچھ مین بدفع اشتباہ
کون اچھا کون تھا اتمین تباہ

ہر دو جانب تھے مسلمان کلمہ گوی
اہل تقوی اور صحابہ نیک خوی

قتل یان پر جو ہوئی طرفین سے
کون اچھے کون ہین انمین برے

تھی خلافت اسمین در اصل الاصول — ثالثی کی ہر دو جانب نے قبول
نام لکھتا ہون مین ہر دو ثالثان — جو کہ مقبولہ ہوے ہر دو کسان
مرتضیٰ کے ٹھہرے موسے اشعری — کوفہ مین کرتے تھی جو وہ مہتری
معویہ کے ٹھہرے عمر العاص بس — جو کہ تھے اوسکے یہ ہمدم ہم نفس

تحریر شدن کتبہ مابین و ثالث شدن ہر دو کسان بنا بر تصفیہ و تکرار فیمابین

ایک کتبہ اسطرح لکھا گیا — جو یہ کر دین ہے وہ انسب اور بجا
جو کرے کہنے سے انکے انحراف — بس وہی غادر ہے اور خائن ہی صاف
مرتضیٰ اور معویہ نے دیکھکے — زیر العبدون کے نام اپنی لکھے
ہر دو لشکر مین تھے جو جو افسران — بس گواہی اپنی کر دی سبنے ان
ہر دو ثالث نے کیا یہ مشورہ — وہ کرو تا دور ہو وہی مفسدہ
یعنی دونون سے خلافت لو نکال — جسکے باعث سے یہ ہی جنگ و جدال
یہ خلافت ہو بقبضہ مسلمین — وہ کرین بس اور امیر المومنین
عہد اور پیمان دونون نے کیا — ہم کرینگے یون ہی بے روی و ریا
ایک ممبر کر دیا اکجا نصب — مسلمین حاضر ہوے وہان سب کے سب
مسلمینون نے کہا اے حکمیان — چڑھ کے اسپر تم کرو اپنا بیان
جو کہ موسی اشعری تھے سادہ مرد — دنیا کی جاتی نہین تھی نیک و بد
اور عمر العاص دنیا دار تھے — مکر اور حیلہ مین وہ عیار تھے

لائی ہین قرآن اب ہم درمیان | اسکے موجب فیصلہ کر لو یہان
مرتضیٰؑ بولے یہ ہینگے فتنہ گر | پیش لائی ہین یہ حیلہ اور مکر
باز آنا قتل سے اچھا نہین | کیونکہ ہینگے یہ بغی اور بد یقین
مین نہین چھوڑونگا انکو زندہ یہان | کیسے ہی قرآن لاوین درمیان
سنکے یہ گذرا ہر ایک کو اشتباہ | کیون نہین قرآن انہین زیر نگاہ

برگشتہ شدن فوج عراق از علیؑ مرتضیٰ

تھے معین مرتضیٰ فوج عراق | جنگ کرنے مین تھی وہ یکتا و طاق
افسر اونکا اشعث ابن قیس نام | تابع حکم اوسکے تھا یہ لشکر تمام
لیکے رشوت معویہ سے کچھ خفی | ہوگیا باطن مین حضرت سے بغی
بولا اشعث کیسے ہو تم مسلمین | معتقد قرآن کے کیا تم نہین
معویہ پویان ہے بر راہ خدا | کج روی پر آپ ہین یا مرتضیٰ
وہ معہ فوج اپنی برگشتہ ہوا | دیکھکر حیران ہوی شیر خدا
پھر علی جیوسے مشیرون نے کہا | صبر فرماؤ تم اے اہل سخا
کر دیا لاچار بس مسدود جنگ | اپنے دیرون پر گئے سب بی درنگ
تھے صحابہ جو کہ وہان فرخندہ خو | وہ ہوے مصروف انمین صلح جو
ہر دو جانب سے بمنت یہ کہا | باز آؤ جنگ سے بہر خدا
ثالثی پر تم کرو قصہ تمام | ورنہ ہو جاوی گا یان پر قتل عام

صبح سے تا شام جنگ ہوتا رہا | کہت مقتولون سے جملہ بھر گیا
چھا گئی جسوقت تاریکی شب | اپنے اپنے ڈیرہ پر ہٹ آئی سب
ہو گیا میدان سب لالہ بسان | بہہ گئے تا خونکی ندی دہان
مرد مان معویہ آئے جو کار | کہتے ہینگے ایک لکھہ اور بست ہزار
اور جانب مرتضیٰؑ ستر ہزار | کام آئی یہ بہ تیغ آبدار
تھے اویس قرنی جو عاشق نبیؐ | آکے وہ بھی ہو گئے شامل علیؑ
قتل وہ بھی ہو گئے میدان مین وہان | پائی جنت مین حیات جاودان
پھر امیر معویہ نے سوچکر | بھیجا پاس حضرت علیؑ کی نامہ بر
چاہتا ہون مین صلح جنگ ہو انتوا | قتل ناحق ہوتے ہین بندہ خدا
کی تمنا یہ نہ حضرت نے قبول | درجواب اوسکے کہا اب ہے فضول
صبح کو پھر چمکی تیغ آبدار | قتل دونون کی ہوی چھتیس ہزار
معویہ کو یہ ہوا کامل یقین | یورش اب کی گر ہوئی بچتے نہین
پوچھا عمر العاص سے کیا ہے صلاح | وہ کہو جسمین ہو ہم سبکی فلاح
قتل یہان ہو جاوین گے ہم سب کے سب | حیدر کرار ہینگے پر غضب
مشورہ باہم یہ پھر ایسا کیا | نیزون پر قرآن کو لٹکا لیا
آئے میدان مین لیئے نیزہ تمام | نیزون پر آویزان تھے حق کے کلام
اور ابو الاعور نے پھر للکار کے | یون کہا سن لو مسلمان نیک بد

اور ابو القادر وہانسے بھاگ کر | پہونچا نزد معویہ کے زود تر
اسطرف سے پھر امیر معویہ | چلدئے لیکر کے سب اپنی سپہ
آنکر صفین مین ڈیرہ کیا | بر لب دریا وہ تھی محفوظ جا
ڈیڑھ لکھہ سے زیادہ تھی انکی سپاہ | سب ہوئے ڈیرہ کنان بہ رزم خواہ
یہ امیر المومنین سنکر خبر | چلدئے لیکر کے لشکر بہ ظفر
انکے بھی ہمراہ تھا لشکر گران | آنکے یہ ایکجا ہوئے ڈیرہ کنان
بعضے پہنہ کہتے ہین بعضے تین ماہ | اپنے اپنے جا رہی قائم سپاہ
صلح کے ہوتے رہے باہم پیام | پر نبنا یا ایک نے بھی از صرام
جنگ صفین ہیگا جو مشہور عام | ہی اسی میدان کا صفین نام
جب کہ صلح نے نہ کچھہ دکھلائی رو | بس ہوے طرفین وہانپر جنگ جو

آمدن جوانان ہر دو سوی در میدان جنگ و مقابلہ و مجادلہ شدن باہم ہر دو

ایک جانب تھے امیر المومنینؑ | دوسرے جانب تھے باغی لعین
یہ رہا تکرار و قصہ چند ماہ | اور رہی صلح وہان گم کردہ راہ
رہتے رہتے آگیا ماہ رجب | ہر دو جانب کے ہوی تیار سب
آئی میدان مین جوانان ہر دو سوی | اور ہوے طرفین سے پیکار جوی
مثل باران تیر برسے تھی وہان | رخمی ہو کر گرتے تھے صدہا جوان
پہونچی نوبت آخرش تلوار پر | سیکڑون کی گرتی تھے کٹ کٹ کے سر

پھر علیؑ جبھی نے دیا یہ اشتہار
جمع ہون اگر یہان سب بیندرا

جمع مردم ہوگئے نو وہ ہزار
آزمودہ جنگ لایق کارزار

عامل بصرہ جو عبداللہ تھے
فوج لیکر اپنی وہ بھی آگئے

مالک اشتر بھی مع فوج آگیا
ہوگیا مجمع یہ پیش مرتضیٰؑ

لیکے لشکر چلدئے حضرت تمام
اور کیا آکر رقیہ مین مقام

یہ جگہ تھی بر لب دریا فرات
تھا دمشق کا اوس جگہ سے راہ راست

روانہ کردن علیؑ مرتضیٰ لشکر خود را بر مقابلہ معویہ

شرح بن ہانی وزیاد ابن نظیر
ایک لشکر پر گئے یہ دو امیر

چلدئے لیکر کے یہ اپنی سپاہ
تا ہون فوج معویہ سے زدم خواہ

مالک اشتر کو بھی کچھ دیکر جوان
کر دیا بہر کمک اونکے روان

اور بنا کر جلد اوس دریا کا پل
بس عبور اوس سے ہوئی یہ فوج کل

جب امیر معویہ نے یہ سنا
لڑنے کو آتی ہے فوج مرتضیٰؑ

ایک ابو القادر تھا سردار اونکی وہان
دیکے کچھ لشکر کیا اوسکو روان

وہ مقابل مالک اشتر سے ہوا
دیر تک کچھ جنگ وہان ہوتا رہا

دونون لشکر مین ہوا وہان جو جنگ
دیر تک چلتے رہے نیزہ خدنگ

لا سکا اونکے ابو القادر نہ تاب
بھاگ اونکا ہٹا میدان جنگ سے ہو شتاب

مالک اشتر کو ہوئی فتح تمام
چلدئے میدان سے سب اہل شام

اوسنے ایسی ایسی وہان تدبیر کی ۔۔۔ ہوگئے حضرت علیؑ سے سب بنی
خرد و بزرگ جسقدر تھے اہل شام ۔۔۔ معویہ کے ہوگئے تابع تمام
سب کی سب اونسے ہوئی بیعت گران ۔۔۔ مرتضیٰؑ سے ہوگئے کردن کشان
تھے علیؑ جیو گو امیر المومنین ۔۔۔ پھر گئے پر اون سے اکثر مسلمین
ہوگیا اوس جا یہ ایک جسم غفیر ۔۔۔ معویہ کو بس کیا سب نے امیر

فرستادن خط علیؑ مرتضیٰ پیش امیر معویہ

یہ خبر پہونچی بگوش مرتضیٰؑ ۔۔۔ یون مشیرون سے کہا اب کیجے کیا
مشورہ اعیان سے لکھا ایک خط ۔۔۔ نام امیر معویہ کے اس نمط
کی بغاوت تمنے جو ہو اختیار ۔۔۔ ناپسندیدہ کیا ہے تمنے کار
تم جو منکر ہو خلافت سے مری ۔۔۔ دین دنیا مین نہین ہے بہتری
جو ہوا ہون مین امیر المومنین ۔۔۔ متفق اسپر ہین جملہ مسلمین
اور نصایح اوسمین لکھکر بیکران ۔۔۔ دیکے وہ خط کرو باقاصد روان
وہ امیر معویہ نے خط پڑہا ۔۔۔ درجواب اوسکے یہ حضرت کو لکھا
تمنی شاہی مین طمع کی خود تر ۔۔۔ قتل عثمان کا ہے دعویٰ آپ پر
آپ کے جانب سے یہ اوٹھا فتور ۔۔۔ جنگ اکدن آپ سے ہوگا ضرور
مستعد ہین اسطرف سے جنگ پر ۔۔۔ آپ اب ہو جایئے سینہ سپر
دلمین حضرت کے ہوا یہ تہ نشین ۔۔۔ اب بجز تلوار کے صلح نہین

اور جو عبداللہ بن عباس تھے | عامل بصرہ کا اونکو کر دیے
مسجد بصرہ مین آئے مرتضیٰؑ | بس نصائح پند کا خطبہ پڑہا

تشریف بردن جناب علی مرتضیٰ در کوفہ و فرستادن لشکر در جزائر بامارت مالک اشتر

جب کہ بصرہ سے فراغت پاچکے | کوفہ مین تشریف حضرت لیگئے
مالک اشتر آپکے جو ساتھہ تھا | ساتھہ دیکر اوسکے ایک لشکر کیا
ہین جزائر جو کہ عربستان کے | رکھوا اونکو تابع فرمان کے
حکم کے موجب وہان مالک گیا | جو تھے برگشتہ اونہین سمجھا دیا
تھی کسی جاگہ یہ فوج معویہ | فوج مالک کی ہوئی وہ ہائلہ
دونون جانب کے گئے مارے جوان | مالک اشتر کی ہوئی فتح عیان

آمدن عمر العاص از فلسطین نزد امیر معویہ

تھے جو عمر العاص عامل فلسطین | حضرت عثمان کے تھے وہ تخلصین
قتل عثمان کی اونہین پہونچی خبر | پہونچے نزد معویہ وہ زود تر
انکے آنے سے ہوئی اونکو خوشی | عزت و توقیر حد سے زیادہ کی
ہوشیاری مین یہ تھے صاحب کمال | اور دیا اونکو بہت اسباب مال
کام دیکھا انکا غایت دلپذیر | کرلیا انکو مصاحب اور مشیر
اتہام قتل عثمان کا - کیا | اور کہا بانی ہین اسکے مرتضیٰؑ

فتح یافتن علی مرتضی بر لشکر عایشہ صدیقہ رض

پھر ہوا طرفین سے آغاز جنگ — اور لگی تلوار چلنے بے درنگ
عایشہ صدیقہ ام المومنین — پشت پر تھی اونٹ کی ہودج نشین
قتل ہو کر گرتے تھے طرفین کے — زندہ منہ موڑیں نہیں تھے جنگ سے
یہان تلک مارے گئے ستر ہزار — ہر دو جانب سے بوقت کارزار
بعد ازان حضرت علیؑ نے یہ کہا — یہ شتر جب تک رہیگا یہان کھڑا
جنگ یہ ہرگز نہوگا اختتام — جب تلک اس جا نہو اجادی یہ کام
لیکے ساتھ اپنے محمد نے جوان — وہ شتر جس جا تھا یہ پہونچے وہان
جو محافظ وہانیہ تھے مارے گئے — کاٹ ڈالی چاروں پا اوس شتر کے
جب گجا وہ اونٹ سے گرنے لگا — بس محمد نے سنبھالا اوسکو جا
یہ محمد بھائی بے مات اونکے تھے — اسلئے اونکی مدد اوسدم ہوئے
ہو گیا صدیقہ کا لشکر تباہ — اور محمد کے رہین یہ در پناہ
جو رہے زندہ وہ بھاگے سر بسر — یہ علیؑ جیو کو ہوئی حاصل ظفر
عایشہ کے ساتھہ دیکر کچھہ جوان — کر دیا اونکو مدینہ کو روان
ایک جا پر بینے یون دیکھا لکھا — یہ صف جنگ جبکہ وہان واقع ہوا
اسطرف مقتول ہوئی سولہ ہزار — ایک ہزار حضرت علیؑ کے آئی کار
مال مغروتہ جو مقتولان کا تھا — وارثون کو کر دیا اونکے عطا

تھی زبیر افسر ان فوج بغی — قتل کر کے اونکو آیا ہون ابھی
یہ زرہ تلوار ہے اونکی نشان — نعش بے سر اونکی افتادہ ہے وان
سنکے یہ حضرت ہوے اندوہگین — اور یہ فرمایا کیا بہتر نہین
وارد ہے اونکی فضیلت مین حدیث — قاتل اونکا دوزخی ہی اے خبیث
کیا سناتا ہی یہ خوشخبری مجھے — ہے جہنم کی بشارت اب تجھے
سنتے ہی اسکے وہ آشفتہ ہوا — مار کر خنجر شکم مین مر گیا
دیکھکر یہ حال بولے مرتضیٰ — سچ ہوا کہنا محمد مصطفےٰ

روانہ شدن طلحہ از جنگ عائشہ صدیقہ

چلدئے تھے جب زبیر نامور — اور پہونچی طلحہ کو بھی یہ خبر
سوچکر وہ یہ ہیگا لشکر باغیان — اسمین رہنے سے ہی نقصان دین
نادم ہوکر دانسے طلحہ چلدئے — کیون بغاوت کی بلا سر لیجیے
مارا ایک مروان نے تیر اونکی پا — زخمی ہوکر گر گئے وہ باصفا
ایک غلام اونکا تہا دانیرا بہ — لے چلا اونکو اوٹھاکر زودتر
ملگیا رستہ مین اونکو یک سوار — تہا وہ فوج مرتضیٰ مین ذی وقار
ہاتھہ پر اوسکے سنام مرتضیٰ — طلحہ نے کی اس سے بیعت وہان اوا
جوکہ تیر اونکے لگا تہا کارگر — روح گئی جنت کو اونکی زودتر
داخل جنت ہوی وہ صاف پاک — اور بغاوت کار ہا اونکو نہ باک

پھر ارادہ سب نے یون ٹھہرا لیا — صبح ہوتے ہی کرو یک مفسدا
صبح کو وہ لشکر صدیقہ پر — تیر برسانے لگے وہ فتنہ گر
لیکے اوس لشکر مین سے چندین جوان — جنگ جو اونسے ہوئی جاکر وہان
کچھ گئے مارے گئے کچھ بھاگ کر — جانب لشکر علیؑ نامور
اور ہوے اونپر سے وہ تیر زنان — غل مچایا اگیا شبخون یہان
مرتضیٰ نے حال انپر دیکھکر — ہوگئے تیار بس پیکار پر
بعدہ یہ لشکر صدیقہ کا — جنگ کرنے کو مقابل ہوگیا

آغاز جنگ مابین لشکر علی مرتضیٰ و عایشہ صدیقہ

جب زبیر آئے علیؑ کے روبرو — اونسے کی حضرت نے وہان یہ گفتگو
یاد بھی ہے آپکو وہ ایک بات — آپ اور مین بیٹھے تھے اکجا پہ سات
مجکو اور تمکو پیمبر نے کہا — جنگ تم مین ہوگا ایکدن برملا
ہو علی حق پر وہ بات ہی تمکو یاد — کس لیئے ہوتے ہو تم مبدء فساد
یون کہا سچ ہے مجھے یاد آگیا — مین ہوا تائب ہوئی مجھسے خطا
ہوکے لشکر سے جدا وہ جلد تر — اور نماز ایکجا پہ وہ پڑھنے لگے
پہونچا ایک کس نام تھا اونکا عمر — وہ تھا فوج مرتضیٰ مین نامور
قتل اوس نے اونکو جاکر کردیا — اونکی تلوار اور زرہ لایا اوٹھا
یون علیؑ جیو سے کہا ای رہنمون — لایق تحسین اور انعام ہون

اور لشکر عایشہ صدیقہ کا | سامنے آکر کے وہ بھی جم گیا

اجرا یافتن خط و کتابت مابین مرتضیٰ و عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم

ایک تھا قعقاع مرد ہوشیار | ہر دو لشکر مین تھے وہ صاحب وقار
ہر دو لشکر مین بنا بر صلح کے | بس سفر ہو کر کے آتے جاتے تھے
خط کتابت ہر دو جانب سے رقم | ہوتی تھی جس سے نزاع ہو جاوے کم
تاکہ انمین صلح ہو جا آشکار | دلسے انکی دور ہو جاوے غبار
ہر دو سو آدین براہ راستی | ٹھہرا یہ ہو جاوے باہم آشتی
اسطرف سے یہ علی جیو کو لکھا | ہی بغاوت سے صرف یہ مدعا
قاتلان عثمان کے ہین پانصد | ہین تمہارے پاس وہ اہل حسد
آپ اونسے جو کہ رہتے ہینگے خائف | اس جہت سے تم سے ہین ہم برخلاف
اب ہمارا ہی صرف اتنا سوال | پاس سے اپنے اونہین دیجئے نکال
آپکے لشکر سے گر جان وہ نکل | بس مطیع ہین آپکے ہم بی دغل
تھا قریب اسکے یہ ہو جاوی قبول | مدعا ہر دو جانب ہو حصول
پانصد کس تھے جو وہان پر مفسدان | جب ہوا یہ حال سب اونپر عیان
خود ہی لشکر سے علیحدہ ہو گئے | جاکے باہم مشورہ کرنے لگے
ہو گئے یہ ہر دو جانب گر بہم | پس نہین پہنچی کے ہرگز اس سے کم
چاہیے تدبیر سب ایسی کرو | صلح دونون مین نہ ہرگز ہو فتور

اسکو اوس چشمہ سے کچھ نسبت نہین — آپ بس مت ہو جیئے اندوہ گین
وہو کہ دیکر لیے گئے اونکو وہان — متصل بصرہ کے پہونچی ہمکنان
عامل بصرہ کا جو عثمان تھا — آن کر میدان مین لڑنے لگا
ہر دو جانب دیر تک لڑتے رہے — کچھ جوانان ہر دو سو مارے گیے
لشکر صدیقہ نے پای ظفر — کر لیا قبضہ مین بصرہ سر بسر
اور کہا بس معویہ کو یہانکا حال — بس ہوئی اونکو خوشی بڑہ کر کمال

شکست یافتن عامل بصرہ و آمدن علی مرتضی با فوج کثیر بنا بر مقابلہ عائشہ صدیقہ

عامل بصرہ ہوا وہانسے فرار — مرتضی کے پاس جا پکڑا قرار
اور کیا جا کر کے اونسے سب بیان — معرکہ جو پیش آیا تھا وہان
گوش زد حضرت کے جب یہ ہو چکا — کوفیون کے نام پر یک خط لکھا
باغیون نے لے لیا بصرہ تمام — جاتا ہون لے نے کو مین وہان انتقام
چاہیے بھیجو وہان میری مدد — اور نکالون جو ہین وہان اہل حسد
ہفتصد لیکر کے ساتھ اپنے جوان — چلدئے بصرہ کو سلطان زمان
نکلے مردم کوفہ سے پندرہ ہزار — جمع ذیقا مین ہوئے نامدار
فوج ام المومنین مین تیس ہزار — جمع مردم تھے براے کارزار
پھر علی جیو لیکے یہ جملہ سپاہ — پہونچی سرحد بصرہ پر طی کر کے راہ
ایک میدان وسیع وہان دیکھکر — کر دیا ڈیرہ وہان پر جلوہ گر

اس مین جا پہونچی زبیر و طلحہ وہان — از سر نو سب کیا قصہ بیان
حضرت نہ پہلے ہی سے تھین خشمگین — سنکے اب زیادہ ہوئین آمادہ تین
جمع مردم ہو گئے وہان دس ہزار — آزمودہ جنگ لایق کارزار
اور زبیر و طلحہ وہان آئے جو تھے — بس امیر فوج اونکو کر دئے
ٹھہرہ یہ بصرہ پہ تم اول چلو — بصرہ سے بھی تم معاون انکو لو
عامل بصرہ تھا عثمان اوسکا نام — دی علی جیو کو خبر اوس کی تمام
یون لکھا حضرت نے اوسکو در جواب — بھیجو نگا تیری مدد کو مین فتاب

رفتن لشکر صدیقہ بر چشمہ حواب و ارادہ واپسی ازان چشمہ

لشکر صدیقہ بصرہ کو چلا — راہ مین حواب ایک چشمہ ملا
کتے جسپہ تھے اوس جگہ پر بے شمار — تب حدیث ایک اونکو آئی یاد گار
بولی تھے ایک روز ختم المرسلین — میری زوجہ ہین یہ ام المومنین
باغیون کے ساتھہ انسے ایک ہو — پاوی گی وہ چشمہ جو آب کو
بھونکی گی کتے وہان پر بے خطر — یاد صدیقہ کو آئی وہ خبر
آپ نے اوس چشمہ کا پوچھا جو نام — یون کہا جواب کہتے ہینگے عام
قصد وہان سے واپس ہونیکا کیا — لیکہ بعضون نے اونہین بہکا لیا
لوٹ لی ہو تم حواس چشمہ سے جواب — وہ جواب ہی اور اے عالی نسب
کہدیا ہے جسنے یہ بہیکا جواب — وہ نہین واقف ہی اے عالی نسب

تا زیارت کعبہ کے جا کر کرین | زندگی باقی ہے پھر ہم آئین
بس اجازت آپ نے دونون کو دی | چلدی مکہ کو وہ دونون اخی
اصل مین حضرت سے وہ آزردہ تھے | یہ بہانہ کر کے وہان سے چلدیے

شروع تکرار و میان عایشہ صدیقہ و علی مرتضی و طفر یاتمین علی مرتضی

لکھتا ہون مین قصہ جنگ مجمل | بی بی عایشہ سے ہوا جنگ و جدل
مکہ سے آوین تھی حضرت عایشہ | جانب یثرب کے تھی وہ راحلہ
راشتہ مین ایک ملی اونکو گروہ | عرض کی سب نے کہ اے عصمت پژوہ
آئی یثرب مین جماعت مصریان | تھے محمد سر گروہ باغیان
سنگ دل اوسمین تھے اکثر اوپلید | کر دیا ملکر خلیفہ کو شہید
اور ہوئے اونکی جگہ پر مرتضی | قاتلون سے کچھ نہین بدلہ لیا
باغیون کے وہ رہی پشت پناہ | ہو گیا ہے خانہ عثمان تباہ
آپ ہین زوجہ رسول اللہ کی | داد خواہ آئے ہین تم پاس ہم سبھی
گر علی جیوا سمین کرتے پیروی | یہ نہوتا جو کہ اب صورت ہوئی
وہ اگر اس بات مین چپکے ہوئے | آپ کو چپکا نہ ہونا چاہیے
سنکے صدیقہ ہوئی اندوہگین | اور کہا تقدیر سے چارہ نہین
واہ واہ ہو ظلم اوپر ستمگر | قاتل عثمان رہین سب بے خطر
باغیون سے لون نہ بدلا جب تلک | صبر کیسے کر مجھے تب تلک

اون دنون تھے معویہ عامل دمشق
اونکو ذوالنورین سے تھا اس قدر عشق

اونکو بھی معزول حضرت نے کیا
اور سہیل ایک شخص بھیجے اوسکی جا

تھے زبیر و طلحہ جو اصحاب دین
بولے یون وہ یا امیر المومنین

مصر و کوفہ کی عمارت دو ہمین
انتقام عثمان کا ہم جاکے لین

درجواب ہر دو کے یہ بولے امیر
تم رہو ہر وقت یہان میرے مشیر

گذری یہ بات اونکو غایت ناگوار
بس ہوئے آزردہ ہر دو نامدار

تھے سہیل ابن حنیف جو ایک مرد
معویہ کے جا ہوئے تھے نامزد

ہوکے رخصت مرتضیٰؑ سے چلدیے
اور لگے راہ دمشق کو کرنے طے

راستہ مین پھر ملی اونکو خبر
ہین علیؑ سے معویہ رنجیدہ تر

متفق اون سے ہوے ہین اہل شام
ہے یقین کچھ فتنہ اوٹھے صبح و شام

گر حفاظت جان کی منظور ہو
جاؤ یثرب کو لوٹ اے نیک خو

لوٹ کر آکے چلی یہ راہ سے
اور کیا قصد بیان سب شاہ سے

پھر مشیرون سے یہ حضرت نے کہا
اب بتاؤ اسمین ہے تدبیر کیا

یون زبیر و طلحہ بولے درجواب
بے لڑے ہوگے نہین تم کامیاب

یون کہا حضرت نے لڑنا ہے برا
اولاً تو اون سے مین صلح کرون

گر نہ راضی ہونگے وہ اوس صلح پر
تب لڑونگا اون سے مین دل کھولکر

پھر زبیر و طلحہ نے ایسا کہا
جاتے ہم مکہ کو ہین یا مرتضیٰؑ

جو جو تھی قوم امیہ کے کسان | منکر بیعت رہے وہ ہمگنان

فرستادن جامۂ خون آلودہ حضرت عثمان نزد امیر معویہ در دمشق

وہانپہ تھا نعمان نام ابن بشیر | الکش ذوالنورین مین تھا وہ اسیر
جامۂ آلودہ خون عثمان کا | قتل کے باعث سے جو رنگین تھا
بھیجا اوسکو پاس امیر معویہ | اور لکھا سب یہان کا واقع ہایلہ
اور ان حضرت کے تھے جو اقربا | داد خواہ وہ بھی ہوی پاس اونکی جا
یون امیر معویہ سے جا کہا | جو ہوا مرضی علی جیو سے ہوا
سب ہوا نرغیب سے ہی اونکی کار | قتل عثمان ہو گئے والا تبار
معویہ نے جب یہ قصہ سنا | حسرت و افسوس سے سر کو دھنا
کی تسلی اقربا عثمان کی | اور کہا بس یون ہی یہ تقدیر تھی
کی علی جیو سے بغاوت اختیار | اہل شام انکے تھے غایت وفادار
عایشہ صدیقۂ والا صفات | مکہ مین تھی جب ہوا یہ واردات
حال انکا پھر لکھینگے ہی جبا | جس جگہ پر ہوگا موقع اور سجا

معزول کردن علی مرتضی امیر معویہ او بغاوت کردن امیر معویہ از حکم علی مرتضی

ہی سن چھتیس ہجری کا بیان | یون روایت کرتے ہینگے راویان
جب ہوی حضرت علی مسند نشین | اور مطیع اونکی ہوے سب مسلمین
تھے جو عمالان سابق جابجا | ایک قلم معزول اونکو کر دیا

مسند نشین شدن علی مرتضی بجای امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ

ہو چکے جب حضرت عثمان شہید
اور بلوہ ہو گیا سب ناپدید

ایک گروہ باغیان بدشعار
ساتھہ لیکر اپنے اصحاب کبار

حاضر آئے وہ بخدمت مرتضیٰ
عرض کی سب نے کہ ای اہل صفا

تم خلیفہ آپ ہو اے پاکدین
کوئی بہتر آپ سے ہرگز نہین

یون کہا حضرت نے یہ ہی سخت کام
اسکا ہی دشوار ہونا الضرام

پھر کہا سب نے کہ ای عالی تبار
آپ کر سکتے ہین یہ انجام کار

آپ انکار اسمین کرتے تھے بجد
کرتے تھے یہ اونکا سب انکار رد

پھر یہ لائے عذر حضرت درمیان
جب تلک طلحہ و زبیر آوین نہ یہان

بعد ازان دونون کو وہان بلوالیا
اور مخاطب ہو گئے اونسے یہ کیا

تم مین سے ایکمکس خلافت اب کرو
بار بوجہہ اسکا تم اپنے سر دھرو

یک زبان ہو کر وہ بولے در جواب
تم سے بہتر کون ہیگا ای جناب

ہم نہین رکھتے ہین اسکی آرزو
آپ ہی لایق ہین اسکے نیک خو

کر لیا حضرت نے یہ کہنا قبول
اور کہا اسکے ہو تم اصل الاصول

جتنے تھے احضار مجلس کے وہان
سب علی جیوسے ہوی بیعت کنان

روز دویم یہ شروع بیعت ہوئی
بعض نے بیعت نہ اون حضرت سے کی

دوست تھے جو حضرت عثمان کے
اونکی بیعت سے وہ بس منکر رہے

قابلہ بی بی خلیفہ کی جو تھی — اونکو بھی تلوار سے مجروح کی
وہان غلام آئے خلیفہ کے ہین — غففی سودان کو کیے دوزخ نشین
روح خلیفہ کی ہوئی جنت فزا — پہونچی روح ملعونان در تحت الثرا
پہونچی جب حضرت علیؑ کو یہ خبر — گھر سے باہر آئے وہ نیکو سیر
اور ہوئے حسنینؑ پر آکر خفا — عذر دونون نے مناسب تر کیا

افتادہ ماندن نعش حضرت عثمان تا سہ روز بے گور و کفن

نعش افتادہ رہی شاہ زمن — تین دن تک وہ نہ پائی گور و کفن
روز چارم آئے پھر حضرت علیؑ — باغیون سے بے اجازت دفن کی
پھر علیؑ جیو سے کہا اون سنیو یون — جنت البقیع مین دفن ہو گنہگون
کر لیا لاچار حضرت نے قبول — کیونکہ تھی پر خاش پر قوم رسول
جنت البقیع سے تھے ایکجا برون — دفن اوس جا پر کیے وہ رہنمون
چلدی جنت کو جب وہ راہ راست — ہجری سن بیتیس ۳۵ تھے اور وقت جا
روز جمعہ ہیژدہم ذی الحج کی تھی — عمر تھی ہشتاد اور ایک سال کی
کی خلافت آپ نے بارہ برس — کم تھی بائیس یوم اون سالونسی بس
قبر حضرت بقیع سے باہر جو تھی — عرصہ تک جیسے کہ تھی ویسی رہی
عہد حضرت معویہ کا جب ہوا — وہ احاطہ شامل بقیع کیا
اور بنایا اوسپہ گنبد استوار — آج تک عالم مین ہے وہ یادگار

پس بموجب حکم ہر دو صاحبان — آئے دروازہ پہ با اعزاز و شان
جو کہ تھی دار الخلافہ کی سرای — مصریون نے دی سمین دی آگ لگای
دوسرے جانب کو پھر بلوائیان — گھس گئے حضرت کے وہ اندر مکان
سعد ابن العاص اور مروان جیب — ساتھہ لیکر کے غلام حضرت کی سب
مفسدون سی جنگ وہ کرنے لگے — حضرت عثمان اونکو بس منع ہوئے
ہر دو جانب سی ہوا جنگ و جدال — اور بہت سا وہان ہوا قتل و قتال
صحن خانہ مین لڑی پھر خوب سے — زخمی ہوکر ہر دو کس وہان گر گئے

شہید کردن حضرت عثمان و مجروح کردن قابلہ مذکور حضرت عثمان

بس غلام اونکو اوٹھا کر لیگئے — یک مکان مین اونکو پنہان کر دئے
پڑھ رہے تھے حضرت کلام اللہ جہان — پہونچے اوس جا پر محمد حکم ران
پکڑی ڈاڑہی آپکی جا کر بزور — روکے حضرت نے کہا اوس سی بغور
باپ تیرا زندہ ہوتا گر یہان — اور یہ تیری دیکھتا گستاخیان
سچ بتا تو اونکو کیا دیتا جواب — چلدی وہ چھوڑ کر ڈاڑہی شتاب
شرم کہا کر وہ علیحدہ ہو گئے — اور یہ قرآن پہر پہرنے لگے
غافقی نے ضرب ماری یک شدید — خون خلیفہ کے بہا سر سے مزید
آیت قرآن پر لوہو گرا — وہین سودان بن حمران وہان آگیا
اوس نے یک تلوار ماری سر پہ آ — آپ نے شربت شہادت کا پیا

پڑھ کے خط حضرت نے اور کہا کر قسم
یون کہا لا علم ہون ای وی کرم

مین نہین لکھا نہ لکھوایا یہ خط
یہ غلام اور ناقہ ہے میرا فقط

بعدہ تحقیق کاتب کی جو کی
کھل گیا مروان کی ہے یہ بدی

طالب مروان ہوئی پھر مدعی
بولے حضرت مین نہ دون اسکو کبھی

مرتضیٰ پھر اوسطہ آئی اپنے گھر
ہو گیا برپا وہان یک شور و شر

جسقدر یثرب مین تھے خورد و کلان
تجھے پریشان حال و حیران ہمکنان

محاصرہ کردن یاغیان خانہ عثمان و جنگ شدن از مروان

کر لیا بعضون نے در گھر اینا بند
نکلے بعضے سو چکر وہان پر گزند

بعضے دیگر شہر و نمین جا کر رہے
عزت و جان تا کہ صدمہ سے بچے

یاغیون نے گھیر احضرت کا مکان
آنے جانے سے ہوئی مانع وہان

آب و دانہ کر دیا مسدود سب
مستعد تجھے جنگ پر وہ روز و شب

گھر سے باہر یا کہ باہر سے درون
سد رہ ہر یک کے تھی وہ قوم و دون

بیس دن تک وہ مکان کہا حصار
شور و شر رہتے تھے وہان پر بیکار

مرتضیٰ نے کی بہت سے پیروی
تا کسی صورت سے ہو جا آشتی

بن پڑا ہرگز نہ کچھ تدبیر سے
ہو گئے لاچار بس تقدیر سے

آپ نے پھر بھیجکر حسنینؑ کو
یون کہا حافظ خلیفہ کے رہو

تا خلیفہ کو نہ پہونچے کچھ ضرر
تم کمر بستہ رہو دروازہ پر

یون محمد بولے لاؤ اسکو یہان — کون ہے یہ اور جاتا ہی کہان
آیا وہ جانا جمل ہے اسکا نام — ہے خلیفہ کا یہ ناقہ اور غلام
پوچھا اوس سے ہی کوئی خط تیرے پاس — بولا وہ کوئی نہین ای حق شناس
اوسکا سب اسباب جب ڈہونڈہا گیا — اوسمین سے یک خط خلیفہ کا ملا
نام پر عبد اللہ کے تحریر تھا — مین نہین معزول ہی تجکو کیا
تم بدستور اپنی جاگہ پر رہو — چاہیی اسطرز سے تم اب کرو
پہونچین واپس ہوکے وہان جب باغیان — قتل تم ان ان کا کرنا بی گمان
بعدہ ان ان کو کرنا قید مین — یہ نہایت طاق ہین ہر کید مین
نام ہر دو قسم کی تحریر تھے — مین نہین پاے ہین وہ تفصیل سے
پڑہ کے خط کو ناقہ اور ناقہ سوار — کر لیے وہ قید مین در اختیار
پھر محمد نے دیا یہ حکم عام — ہٹ کے لشکر لیوی جاکر انتقام
لوٹا لشکر اور لگای کچھہ نہ دیر — اور لیا دار الحکومت آگے گہیر
خط وہ لاکر جب علیؑ کو دیدیا — اور کہا پڑہ لو کہ ہے کسکی خطا
آپ کے کہنے سے کی تھی درگذر — جسکا ثمرہ یہ ملا ہے نیک تر
جاتے ہم وہان مارے جاتی سب تمام — لینگے ہم عثمان سے اب انتقام
لیکے وہ خط اور ناقہ اور غلام — آے بس حضرت علی پیش امام
اور کہا کسکے ہین یہ بتلاے — تمکو جو معلوم ہو جتلائے

عزل عثمان کو خلافت سے کرو ۔۔۔ ورنہ باہر آکر ہمسے لڑو
اور پچاس آئے وہ نزد مرتضیٰ ۔۔۔ آپ سے سب نے برابر یہ کہا
چاہتے ہین ہم سب کے سب یا شاہ دین ۔۔۔ بس کرین تمکو امیر المومنین
تھے صحابہ مین سے جو طلحہ زبیر ۔۔۔ اونسے بھی کہہ بھیجا یہ ہے امر خیر
تمکو کرنا چاہتے ہین ہم امام ۔۔۔ کیونکہ تم بڑھ کر ہو اصحاب کرام
ہو رہے خاموش سنکر سب جناب ۔۔۔ اور نہ کچھ مطلق دیا اونکو جواب
تھی یہ سب اہل مدینہ کی مراد ۔۔۔ رفع ہو جاوی کسے ڈھب یہ فساد
بولے یون عثمان سے آکر مرتضیٰ ۔۔۔ کہہ چکا ہون آپکو مین بارہا
ہے جو عبد اللہ بن سعد شرح ۔۔۔ مصریان اوس سے ہین ناراض ہر طرح
وہ نہین معزول ہوگا جب تلک ۔۔۔ بس یہ ہی فتنہ رہیگا تب تلک
مشورہ دونون نے پھر باہم کیا ۔۔۔ عزل عبد اللہ کو فوراً کر دیا
اور محمد جو پسر صدیق تھے ۔۔۔ اوسکی جا پر یہ مقرر کر دے
اور اسی مضمون کا فرمان لکھا ۔۔۔ وہ محمد کے حوالہ کر دے — یا
مصریان سنکر بہت خرم ہوے ۔۔۔ اور محمد کو وہ لیکر چل دئے
جتنے تھے وہان پر ہوی جملہ روان ۔۔۔ تھے محمد اون سبھون پر حکمران

گرفتار کردہ آوردن قاصد و خط عثمان کہ بنا بر قتل کردن مصریان نوشتہ بعمرو ابن

سکلے تھے یثرب سے منزل تین چار ۔۔۔ دیکھا بس ایک آتا ہے ناقہ سوار

مرتضیٰؓ نے یہ کہا عثمان سے | تمکو بہکاتی ہین دشمن جان کے
ورغلانی کر گئی تم پر — اثر | نفع و نقصان سے ہو تم بے خبر
عاملون کو عزل کرنا ہے بھلا | ہے یقین ٹل جاوی گی جملہ بلا
کہکے حضرت اپنے گھر آئے چلے | جمع عثمان نے صحابہ سب کئے
اور کہا احوال اونسے موبموی | مفسدہ کرنے یہ آئے تند خوی
متفق ہوکر یہ اون سب نے کہا | جنگ کرنا ان سے خوب ہے اور بھلا
اہل یثرب متفق اسپر ہوے | قتل ان ہر ایک کس کو کیجئے
حضرت عثمان یون بولے شتاب | جنگ کرنا ان سے ہیگا ناصواب
پیش قدمی جب تلک انسے نہ ہو | خون ریزی تم نہین ہرگز کرو
مصریون کو بھی یہ جا پہونچی خبر | کی صلاح چلدو یہانسے زود تر
جمع ہوکر زیادہ پہر آوینگے یہان | اور کرینگے دشمنون کو بے نشان
چلدے فوراً وہان سے پر دغل | اور ہوا واقع نہ کچھ جنگ و جدل

آمدن بلوائیان و محاصرہ کردن مدینہ را و معزول کردن عبداللہ حاکم را و مقرر کردن محمد را

سن تھے پینتیس ۳۵ ماہ تھا شوال کا | جمع لشکر باغیون کا ایک بڑا
مصریان و بصریان و کوفیان | جمع ہوکر بس ہزارون آ گئے وہان
کر لیا آکر مدینہ کا حصار | ہو گئے تیار کرنے کارزار
اہل یثرب پاس بھیجے دو کسان | اور کہا جاکر کرو تم یہ بیان

داد خواہی کے لیے آئے ہین ہم — حکم حاکم سے ہین الودہ ستم
ہے جو عبداللہ سعد ابن شرح — دیتا ہی ایذائین ہمکو ہر طرح
آئے ہین لاچار ہوکر ہم یہان — ظلم سے تم اوسکے دو ہمکو امان
لکھا یک تہدید سی نام اوسکے خط — رکھہ تم انکی رعایت ہر نمط
اور بلا وجہ نہ تکلیف انکو دو — حسن اخلاقی سے اونسے کام لو
بس تسلی دی کے رخصت کردے — مصر مین وہ لوگ جب داخل ہوے
سنکے عبداللہ نے بلوایا انہین — غصہ ہوکر سخت دھمکایا انہین
مار ڈالے بعضی اونسے جانسے — اور بعضی قید اونسے کر لیے
لکھا تھا اونکی رعایت کیجیو — اور نہ تکلیف اونکو ہرگز دیجیو
اوس نے اوس تحریر سے اولٹا کیا — مصر مین یک شور اور غل مچ گیا

آمدن بصریان و کوفیان و مصریان شکایت کنان عمالان بہ امید تبادلہ شان

ظلم سے عبداللہ کے ہوکر فرار — چلدے یثرب کو مصری یک ہزار
بصرہ و کوفہ کے بھی شامل ہوے — پہونچے یثرب مین وہ کر کے راہ طے
تھے محمد ابن صدیق اونکے ساتھہ — اور محمد بن حذیفہ نیکذات
جملہ کس داخل مدینہ کے ہوے — اور صحابہ مصطفے سے یہ ملے
کی شکایت عامل اور عثمان کی — اور تصریح اپنے سب سامان کی
بہر علی جیو ساتھہ اصحاب کبار — آئے پیش عثمان والا اقتدار

جمع ہو کر آئے ایکدن مصریان — ساتھ مین اونکے تھے چندین کوفیان
اور کیا آکر مدینہ مین قیام — اور کسی کو دے کے بہیجا یہ پیام
جو رہم پر کرتے ہینگے عاملان — تنگ رکھتے ہینگے وہ ہمکو وہان
جان ہو اپنی گر خلیفہ کو عزیز — وہ کرین خلع خلافت پر تمیز
جب خلیفہ نے سنا اونکا پیام — آئے مسجد مین وہ با صد احتشام
تھے مہاجر وانپہ اور انصاریان — یہہ کیا حضرت نے سب قصہ عیان
بکزبان ہو کر کے بولے مسلمین — جو کہین ایسا وہ ہینگے بدترین
جو خلیفہ کا نہ مانی حکم دین — قتل واجب اوسکا ہی وہ ہی لعین
سنتے ہی وہ ہو گئے یہان سے فرار — ٹہرنا یثرب مین سمجھے سخت کار
اور کہا پہر آوینگے کر کی صلاح — جسمین آوی کی نظر ہمکو فلاح
جو کہ مخلص تھے صمیمی آپ کے — عرض وہ اس طور سے کرنے لگے
عزل عمالون کو بس کر دیجئے — فتنہ پردازون کو راضی کیجئے
جاوے گا بالفعل دب یہ مفسدا — پہر کبہی اوٹہے گا دیکھا جاویگا
عرض کی اونکی نہ حضرت نے قبول — اور کہا یہ لوگ ہینگے بوالفضول

آمدن گروہ مصریان شکایت کنان عبداللہ بن سعد بن شرح در یثرب

یہ روایت کرتے ہینگے راویان — آئے یثرب مین گروہ مصریان
سب ہوی حاضر حضور پاکدین — اور کہا یہ یا امیر المومنین

اور نہ کی تمنے رعیت پروری — کی اونہون نے اسلئے گردن کشی
ہمسے پہلے جو کہ تھے حضرت عمر — رکھتے تھے دونون کو وہ زیر نظر
ہاتھ مین رکھتے تھے دونون کی مہار — تاکہ ہوجاوے نہ کوئی بدشعار
کارخانہ برہم و درہم ہوا — دیکھئے انجام اب ہوتا ہی کیا
ہوسکے اب بھی سنبھالو اپنا کام — تاکہ ہو ہر کام کا بھی انصرام
یون دیا عثمان نے اونکو جواب — آپ جو فرماتے ہینگے اے جناب
آپ ہوتے اس جگہہ پر گر نصب — دیکھتے آنکھونسے اپنے حال سب
کچھہ نہین لاحق مجھے رنج وملال — تابع مرضی ہون مین رب ذوالجلال

طلب داشتن حضرت عثمان سرگروہان ہر شہرہای وفہمانیدن موقوف بودن

پھر دیا عثمان نے یہ حکم عام — سرگروہ ہر شہر کے آوین تمام
جا بجا کے آئے وہان افسر کلان — کی نصائح آپ نے اونکو وہان
کرکے تنبیہ اور دیا انعام وتہین — جانتے تھے سرگروہ حضرت جنین
بعدہ مروان نے ایا کہا — کہنا مانونگے نہ تم گر آپ کا
جان سے جاؤگے مارے تم تمام — یون کہا حضرت نے چپ کیا تبھکو کام
رخصت ہوکر وہان سے ہر یک چلدیا — لیکن اونکی دلمین شک پیدا ہوا

آمدن جماعت مصریان در مدینہ فرستادن پیغام بنابت خلع خلافت

لکھتے ہین ۳۵ کا حال یون اہل سیر — معرکہ پیش آئے ہین جو سر بسر

خبر آمدن از ملک ہای بہ بغاوت سپاہیان از خلافت حضرت عثمان

پھر لگی ہر سمت سے آنے خبر — کرتے ہین اہل بغاوت شور و شر
حضرت عثمان شہ والا تبار — رہتے تھے حیران لیل و نہار
ابن عامر ابن سعد و معویہ — سعد بن وقاص عالی حوصلہ
اونکو بلوا کر یہ بولے نیک خو — جاؤ شام و بصر مصر و کوفہ کو
اونکو سمجھاؤ جو ہین اہل عناد — تاکہ دور ہو جاوی سب فتنہ فساد
بولے حضرت معویہ اے شاہ دین — یہان سے دور ہونا شر ممکن نہین
شہر سے تم بہی چلو اب شام کو — بندوبست ہو جاگا پہر انجام کو
تم ہو تنہا اور ہین دشمن کثیر — بلوہ ہو جاوی گا تم پر اے امیر
یون کہا حضرت نے یہ اب کیسی ہو — چھوڑ دون روضہ رسول اللہ کو
معویہ نے در جواب اونکے کہا — بہیجدون یہان ایک لشکر شام کا
وہ حفاظت رات دن کرتے ہین — دشمنون کو تم تلک آنے نہ دین
اس سے بہی انکار حضرت نے کیا — اور کہا کافی ہے یہان حفظ خدا

تشریف اوردن علی مرتضی پیش حضرت و مطلع کردن حال عمال ان

شور و فتنہ جب کہ زیادہ ہو گیا — آئے پاس عثمان کے ایکدن مرتضی
یون لگے فرمانے عثمان کو — تم رہے غافل بہت اے نیک خو
تمنی عمالان کی کی رسی دراز — اور اوٹھائی اونکے تمنی راز و ناز

نیک و بد کی یہ رہین فیصلے خبر — کام آوین جب ہو برپا شور و شر
جس جگہ پر تھے اقارب آپکے — اونکو بلوا کر اکٹھے کر لئے
لایق اونکے اونکو خدمت دیگئی — ہوگئی غیرون کو ایک افسردگی
بعد ازان مردان کو بلوا لیا — اور وزیر اپنا اوسے بس کر دیا
آنا اوسکا گذرا سبکو ناگوار — یہ رسول اللہ کا تھا تقصیر وار
اوس سے ناخوش تھے رسول اللہ کمال — ایک منزل تھا دیا اوسکو نکال
حضرت بوبکر کا جب آیا دور — دور ایک منزل نکالا اوسکو اور
جب ہوے صدیق کے جا پر عمر — اور ایک منزل نکالا دور تر
بعدہ حضرت نے حکم ایسا دیا — منتشر قرآن ہے جو جا بجا
ٹکڑہ ٹکڑہ تھے کئی جا وہ کلام — ایک جا پر چاہیے ہو نا تمام
چند جاگہ سے ہووے دستیاب — منتظم اوسکے ہوئے حضرت شتاب
سب ملائین آپتین ترکیب سے — ہوگیا تیار وہ ترتیب سے
اور جو وہ پرچہ پراگندہ رہے — نیست اور نابود اونکو کر دئے
تا نہ واقع اس مین ہووے اختلاف — اور رہے تخریب سے یہ پاک و صاف
ہے مروج بس وہ ہی تر آن اب — تا قیامت یہ رہے گا یون ہی سب
لوح پر بھی ہے یون ہی پر ثبت وار — اسکا حافظ ہے جناب کردگار
کچھ کم و بیشی نہین اسمین ہوئی — جھوٹے ہین وہ کہتے مین جو مدعی

کوفیون اور مصریون کی یہ خبر — گوش زد حضرت ہوے یہ سر بسر
اپنے عمار یاسر سے کہا — چاہیے تو مصر کو جلدی سی جا
مسلمہ کے تھی محمد جو پسر — یون کہا تم جاؤ کوفہ جلد تر
اور تاکیداً یہ دونون سے کہا — لکھنا تم احوال جو ہے جو ہوا
کوفہ مین جا کر محمد نے لکھا — ہین یہ باغی اور نہایت پر دغا
کوفیون کا ہے مفصل تر یہ حال — چاہتے ہین ہو خلافت پر زوال
رات دن رہتی ہین وہ اس فکر مین — کہتے ہین تمکو بڑا ہر ذکر مین
ابن یاسر نے نہ کچھہ جا کر لکھا — مصریون سے جا کے شاید مل گیا
فکر حضرت کو نہایت یہ ہوا — سوچتے تھے بندوبست ایکجی کیا

موقوف کردن عمالان قدیمی و مقرر کردن عمالان جدید

حضرت عثمان کو یہ گذرا خیال — یہ شرارت ہیگی عمالان حال
کارپردازان قدیمی جو کہ تھے — یکقلم موقوف سبکو کر دئے
اور نئے اونکی جگہ بھیجے تمام — ہو گیا دشوار اون سے انصرام
کارخانہ برہم و درہم ہوا — اور لگا ہونے یہ ہر جا مفسدا

طلب کردن مروانرا و وزیر نمودن او نزد خود و ناگوار شدن مسلمانان را

کی توجہ حضرت عثمان نے — اقربا یون کی طرف ذی شان نے
تا بہر حال ہووین یہ میرے ممد — اور رہین انسے وحی سب اہل ضد

کار دنیا مین تھا غایت ہوشیار — مکر و حیلہ جانتا تھا بے شمار
زہد و تقوی وہان بڑہایا اسقدر — ہو گئے اوسکی مطیعان سر بسر
اور لگا وعظ اور نصائح کرنے وہان — کار دنیا دین ہوا اوسکا روان
وعظ وہ اسطور سے کرنے لگا — آئے تھے دنیا مین جتنے انبیا
ہر نبی کا ایک وصی ہوتا رہا — جیسے وہ کہتے تھے وہ کہتا رہا
اے دنیا مین ہمارے جب نبی — بس علی حق نے کئی اونکی وصی
مستحق ہیگا خلافت کا وصی — یہ نہین ہو جا خلیفہ ہر کوئی
گذرے جب دنیا سے ختم المرسلین — چاہیے تھا ہون علی جیو جانشین
غیر فرما کر وہ چلے ہو رہے — دیگران اوس جا خلیفہ ہو گئے
جو گذرنا تھا سو گذرا کیجئے کیا — مطلع اب تمکو مین نے کر دیا
پاس ایمان تمکو گر منظور ہو — چاہئے عثمان سے تم جا کر لڑو
متفق اس بات پر ہو جاؤ اب — چھین لو اون سے خلافت جا کے سب
مستحق ہینگے خلافت کے علی — وہ رسول اللہ کے ہینگے وصی
دو خلافت پر علی جیو کو بٹھا — تمکو جنت مین ملے گی نیک جا
ہو مدد سے جسکے یہ انجام کار — ہی صواب اوسکو نہایت بے شمار
پہلے سے کچھ کچھ تھے ناخوش مہربان — دشمن عثمان ہوی وہ بدگمان
مغز دی اوسکو سچا سمجھی زشت کام — ہو گئے دشمن خلیفہ کے تمام

سعد نے جاکر خلیفہ سے کہا | گذرا تھا جو کچھ یہان پر ماجرا
حال سنکر گو ہوئے حضرت ملول | کو فیونکا کر لیا کہنا قبول
گو ہوے ظاہر مین وہ طاعت گذار | پر رہے دلمین وہ چون بیحد بیمار

دیگر حالات عبداللہ بن سبا کہ بانی سابق فتور مذہب شیعہ تخلل در اسلام

اور ایک احوال ہیگا تازہ تر | لکھتے ہین اسطور ارباب سیر
ایک تھا عبداللہ نام ابن سبا | تھا وہ از قوم یہودی بے حیا
ایا وہ نزد خلیفہ ذی وقار | اور کیا اسلام اوس نے اختیار
اس توقع پر ملے دنیا ہی دون | اور فتور اسلام مین ڈالون فزون
ایک مدت تک مدینہ مین رہا | پر نہ کچھ بر آیا اوسکا مدعا
اور ملا اوسکو نہ وہان منصب کوئی | ہو گیا آزردۂ دل وہ شقی
بس جہالون مین وہ بہکانے لگا | دام مین اپنے اونہین لانے لگا
اور لگا کہنے خلیفہ کو برا | روز اوٹھاتا تھا نیا ایک افترا
روز مرہ تہمتین کرتا نئے | تا خلیفہ سے ہی پھر جاہر کوئی
جب خلیفہ نے سنا یہ اوسکا حال | بس مدینہ سے دیا اوسکو نکال
وہ خلیفہ سے ہوا ناخوش بجد | دل مین اوسکے چبھہ گیا خار حسد
سوچا دلمین وہ کہ اب جاؤن وہان | جس جگہہ پر آپ کی ہون دشمنان
مصر مین دشمن تھے حضرت کے کثیر | افتان خیزان پہونچا اوس جا وہ شریر

دین مین تو ڈالتا ہے خوفتور — کفر تجھیر عاید ہوگا بالضرور
سعد سے گر تمکو پہونچی ہے خلل — کہہ خلیفہ سے اوسے دینگے بدل
اور دہمکایا ہر یک کس کو وہان — دب گئے کہتے ہی اوسکی ہمکنان
کیونکہ وہ بھی ایک عمالون سے تھا — خوف ہوا ہو جاے یہان پر مفسدا
جبکہ قعقاع ہو گیا وہانسے روان — پھر وہی برپا ہوا قصہ وہان
مالک اشتر تھا کہین صاحب سپاہ — اصل مین تھا زید کا یشت پناہ
سعد سے تھی اوسکو کچھہ افسردگی — چاہیے تھا ہو سعد کو آزردگی
زید نے مالک کو بلوایا وہان — اور کیا یہ قصہ سب اوس سے بیان
کوفیون نے آکے بیعت اوس کی — کوفہ کی اوسکو حکومت سب نے دی
یون دیا کوفہ مین اوس نے اشتہار — مین ہون حاکم مجھسے ہر کس رکھے کار
سعد گر آوے اوسے آنے نہ دین — رکھین باہر اطلاع مجھکو کرین
مین نہ آنے دونگا کوفہ مین اوسے — اور لڑونگا اوس سے مین دل کھولکے
سعد آئی سب ہوئے مانع تمام — ٹھہرے باہر شہر سے وہ خوش خرام
پہونچی مالک کو بھی آنے کی خبر — بھیجا اوس نے سعد پاس ایک نامہ بر
جان اپنی آپ کو گر ہو عزیز — جاؤ واپس یہان سے اے والا تمیز
جاکے واپس یہ خلیفہ سے کہو — گر اطاعت کوفیون سے چاہتے ہو
سعد کو تم عزل کوفہ سے کرو — یہان پہ موسے اشعری کو بھیجدو

ہے سن چونتیس ہجری کا بیان — یون روایت کرتے ہینگے راویان
انتظام کوفہ حضرت نے کیا — کوفیون نے اوسکو جانا ناروا
سابقًا حاکم تھا کوفہ کا ولید — اوس سے رغبت کوفیون کو تھی مزید
کر دیا حضرت نے اوسکو عزل تھا — اور کیا تھا سعد منصوب اوسکی جا
کوفیون کو گذرا تھا یہ ناگوار — تھا یہان دلمین حسد کا اونکے خار
حکم رانی سعد سمجھین تھے زبون — ہو گئے دشمن خلیفہ کے فزون
اپنے دلمین کرتے تھے سو سو خیال — ہو کسی صورت خلافت پر زوال
سعد کو کوئی ضرورت آئی پیش — وہ مدینہ کو گئے فرخندہ کیش
جمع غیبت مین ہوئے وہان یک گروہ — تھے مسلمان لیک تھے نصرت پژوہ
زید ابن القیس تھا ایک کس جوان — سر گروہ اوسکو بنایا سنیے وہان
حضرت عثمان کو اور سعد - کو — کہتے تھے ہر دم برا وہ زشت خو
یہان تلک ہر کوچہ و بازار مین — کہتے تھے اونکو برا ہر کار مین
تھا خلیفہ کا جو کوئی خیر خواہ — اوسکو بھی دیتے تھے وہ رو سیاہ
عمر نامے ایک تھا نایب سعد کا — اوس نے ہر چند اونکو فہمائش کیا
اوسکے کہنے کو نہ لائے کچھ خیال — بلکہ اوس سے بھی ہوئی بدتر کمال
آئی اپنی جا سے قعقاع نامور — جب کہ اونکے کان مین پہونچی خبر
اوس نے سمجھایا بہت سا زید کو — باز آ اس بات سے اے نیک خو

اسطرف یہ اوسطرف وہ رو سیاہ | بیکران تھی ساتھ مین اوسکی سپاہ
ہر دو جانب سے ہوا جنگ و جدال | دیر تک باہم رہا قتل و قتال
اسطرف سے کچھہ ہوی مردم شہید | اوسطرف زیادہ ہوی دوزخ رسید
مسلمین کو حق نے دی فتح و ظفر | اشقیا میدان سے بھاگے سر بسر
جان بچاکر قسطنین بھی چلدیا | بدحواسی سے جدہر کو مونہہ اوٹھا

قتل شدن ابن ہرقل در جزیرہ صیقلہ از دست ساکنان جزیرہ

صیقلہ تھا ایک جزیرہ نامزد | پہونچایا اوسمین سر پر زشت و بد
مردمان صیقلہ نے دیکھکر | یون کہا کیون آیا یہان ای زشت تر
جو مسلمانون سے تو ہوکر فرار | اس جگہ پر آیا ہی اے نابکار
حملہ ہم پر کر مسلمانان کرین | ہی یقین ہمکو نہ ہم ہرگز بچین
قتل کر ڈالا اوسے فوراً وہان | سمجھا اوسکے رہنے مین نقصان و زیان
فتح پای لشکر اسلام نے | کھینچی ذلت کافر بدنام نے
یہ ہوئی حاصل انہین فتح و ظفر | غازیان دین کو دریای پر
جا بجا اسلام کا چرچا ہوا | بید سان کانپے تھے جملہ اشقیا
بھیجی عرضی اور غنیمت بیشمار | پاس امیر المومنین والا تبار
خوش ہوی سنکر اسی حضرت امیر | درجواب اوسکے لکھی تحسین کثیر

ناراض شدن کوفیان از حکم رانی سعد بن وقاص و برگشتہ شدن از جلیقہ

لشکر اسلام پہونچا ہر دو جا | ہر دو جا پر قبضہ اپنا کر لیا
مسلمین کو ملگیا یہ ملک سب | اور ہوا انمین نہ کچھہ رنج و تعب
اور علاوہ انکے دیگر شہر و دیہ | آئے قبضہ مین مسلمانون کے یہ
حق تعالی کو یہ ہی منظور تھا | پھیل جاوی دین احمد جا بجا
مطلع ان سے خلیفہ کو کیا | ملک یہ قبضہ مین جملہ آگیا
خوش ہوی سنکر خلیفہ شاہ دین | غازیون کو لکھی صدہا آفرین

آمدن قسطنطین ابن ہرقل و شکست شدن و رادست اسلامیان

یہ خبر پہونچی بگوش عثمان کے | سرور دین جامع قرآن کے
ابن ہرقل جو کہ ہی کا قسطنطین | ہے مسلمانون سے وہ آمادہ کین
تین سو تیار کی ہین کشتیان | اور بٹھاے اونپہ ہین صدہا جوان
اور علاوہ اسکی لشکر بیکران | راہ خشکی سے کریگا وہ روان
راہ دریا سے کریگا وہ عبور | ہی وہ سرمست تکبر اور غرور
جمع حضرت نے کیا لشکر کثیر | اور کیے دو شخص کو اوسپر امیر
معویہ بیٹے جو تھے سفیان کے | دوسری عبداللہ ابن سعد تھے
ہر گروہ دونون کو کر کے یہ کہا | جاؤ تم جس جا یہ ہینگے اشقیا
راہ دریای سے عبداللہ چلے | معویہ راہ خشکی کی کرتی تھے طے
دونو لشکر مل گئے یک جای پر | پہونچا وہان پر ابن ہرقل پر شرر

پاس اسکے ہووین گے دینار و زر — لائے ہین قبضہ مین اسکو مار کر
جس جگہ سویا تھا وہ یہ وہان گیا — یزدجر کا سر کیا تن سے جدا
تھا جو اوسکے تن پہ سب کچھہ لے لیا — پانی مین دی لاش کو اوسکی بہا
مردمان شہر اور خاقان مین جنگ — رات بہر ہوتی ہی وہان بے درنگ
صبح کے ہوتی ہی خاقان بھاگ اوٹھا — اور بخارا کی طرف کو چلدیا
ماہوا نہ جو کہ تھا مبدار فساد — سو ہی ریگستان بھاگا نامراد
بھوک سے اور پیاس سی ہو کر تنگ — کہتے ہین وہ مر گیا بے حرب و جنگ
ملک خاقان اور ملک ماہوان — رہ گئے خالی ز ملک حاکمان
ہو گیا خاقان جب وہان سے فرار — مردمان شہر نی پکڑا قرار
یزدجر کو ڈہونڈہا وہ پا یا نہین — سمجھے شاید چلدیا ہے وہ کہین
پی یہ پی اوسکے چلے چند جن کسان — پا یا چکی ساز پاس اوسکا نشان
یعنے تلوار اوسکی اور جامہ لباس — سب مکا سب موجود ہی ظالم کی پاس
اور نعش اوسکی آئی پانی مین بہتی — اور نہین پہولی ہی وہ اور نہ سڑی
بعد تحقیقات کے یہ کھل گیا — یزدجر کو قتل اس نے ہی کیا
قتل اوس قاتل کو فوراً کر دیا — یزدجر مظلوم کا بدلہ لیا

قابض شدن مسلمانان بر ملک خاقان و ملک ماہوان و دیگر ملک فارس

ملک خاقان اور ملک ماہوان — رہ گیا خالی ز ملک حاکمان

تھا تمام اوس ملک کا وہ حکمران — رہ گیا رہتے تھے جیسے دیگران
ایک تھا خاقان نام اوسکا خسر — وہ بھی حاکم تھا کسی اقلیم پر
لکھا اوسکو بھیجو تم میری مدد — رکھتی ہی مجھسے رعایا ضد و کد
یزدجرد کو کر دیا ہے میری جا — حکم یہاں مطلق نہین میرا رہا
چلدیا لیکر وہ سب اپنی سپاہ — تا کرے شہر مرو کو وہ تباہ
یزدجرد کو بھی وہ کر لیوی اسیر — اور رعیت کو کرے بس دار و گیر
ایا خاقان متصل شہر مرو — ہو گئی اوس سے رعیت جنگ جو
یزدجرد پر خوف چھایا اس قدر — باہر آیا شہر کو وہ چھوڑ کر
چلدیا وہ جسطرف کو مونہہ اوٹھا — پا پیادہ چلنے سے وہ تھک گیا
شہر سے جب نکلا وہ کچھ دور تر — ایا ایک گھر اوسکو جنگل مین نظر
تھا وہ گھر ایک شخص چکی ساز کا — مالک خانہ تھا وہان بیٹھا ہوا
یزدجرد نے اوس سے منت سے کہا — رات کے رہلیے کے دی مجھکو جا
یون کہا اوس نے کرایہ دو اگر — رات بھر رہنے دون تجھکو اپنے گھر
یزدجرد نے اپنی تلوار اوسکو دی — اور کہا رکھہ یہ کرایہ مین ابھی
دی اجازت اوس نے یہان پڑ رہ — تھک گیا تھا پڑتے ہی یہ سو گیا
دیکھی چکی ساز نے تلوار جب — قبضہ اوسکا تھا مرصع سب کا سب
اور پوشاک اوسکی دیکھی سب نفیس — سمجھا وہ یہ ہے کوئی ابن الرئیس

ساتھہ اونکے فوج کے لشکر پر ظفر — کر دیا رخصت اونہین بازیب و فر
ابن عامر لیکے لشکر وہ تمام — چلدئے سوی خراسان وقت شام
بس منازل کر کے طی پہونچے وہان — ہو رہا جس جا تھا مجمع کافران
پہونچتے ہی جنگ وہان برپا ہوا — اور گئے مارے بہت سے اشقیا
لا سکے لڑنے کے کافر جب تاب — بھاگ اوٹھے میدان سے وہ خانہ خراب
بھاگے اکثر وہانسے سوی طوس کو — چھوڑ کر کے یزدجرد منحوس کو
یزدجرد جانب خراسان گیا — اسطرح کوئی کہین کو چلدیا
ابن عامر چھوڑ کر عثمان کو وہان — ہو گئی یہ طوس کی جانب روان
ملک نیشاپور اور جو طوس تھا — صلح پر مفتوح وہ سب ہو گیا
جزیہ کا دینا کیا سب نے قبول — مقصد اسلام ہوا جملہ حصول
فتح پر فتح ہوئی اسلامیان — کی غنیمت سوی لیسرب کو روان
لکھدیا عرضی مین اپنے جملہ حال — حضرت عثمان ہوئی شاد ان کمال

فرار شدہ رفتن یزدجرد شہر مرو و قتل شدن او از دست شخصی سنگی و الہ

بھاگ کر کے یزدجرد حال تباہ — وہ مرو مین پہونچا بس کم کردہ راہ
ماہوانہ نام زد حاکم تھا وہان — وہ رعیت کو تھا سخت ایذا رسان
یزدجرد کو خوش ہوئی سب دیکھکر — کیونکہ تھا وہ شاہ فارس نامور
ماہوانہ کو یہ گذرا ناگوار — کیونکہ اوسکا اوٹھ گیا سب اختیار

جنگ کی جائی کو سمجھا بس زوال
رہنے سے کوفہ کے تھے وہ خوش کمال

ابن رافع نے یہ لکھہ بھیجا تمام
جانے مین کرتے ہین وقفہ لا کلام

اصل مین تعمیل سے انکار ہے
چھوڑنا کوفہ کا نہین دشوار ہے

جب امیر المومنین نے خط پڑھا
بس معطل کام سے اونکو کیا

سنکے عمر العاص بس ہوکر خفا
کہتا تھا حضرت خلیفہ کو برا

کرتا تھا وہ فتنہ پرداز بان
لوگونکو کہتے تھے خفیہ اور عیان

ہو وین طاعت سے خلیفہ کی برون
اور ہو جاوی کوئی فتنہ فزون

اور جو احباب تھے عثمان کے
ہو گئے یہ اونکے دشمن جانکے

موتہ مین تھے جو کہ موسے اشعری
کوفیون نے کچھہ شکایت اونکی کی

عزل اونکو بس خلیفہ نے کیا
بھیجا اونکی جا یہ کوئی دوسرا

خبر رسیدن حضرت عثمان در باب گردن کشان مرزمان اسطرخ و فارس و سر کشیدگی یزدجرد

حضرت عثمان کو یہ پہونچی خبر
جمع ہین یکجا یہ کافر بیشتر

مرزمان اسطرخ و فارس دگران
ہو گئے ہین وہ شمول کافران

یزدجرد مفسد رہی ہی اونکے ساتھہ
کیونکہ یہ موقع لگا ہے اوسکی ہاتھہ

جمع حضرت نے کیا لشکر کثیر
ابن عامر کو کیا اوسپر امیر

اور کیے ساتھہ اونکی عثمان ابن عاص
تھے جوان مضبوط اور ذی اختصاص

ظلم کا ظالم سے لے تھا انتقام — کچھ خلاف شرع کے کرنا نہ کام
شامت نفسی سے وہ پیکر شراب — صبحدم مسجد مین آیا وہ شتاب
جاہی دو رکعت پڑہی جلد اوسنے چاہا — بولا اور زیادہ پڑہون دو اختیار
سینے جانا ہے یہ مخمور شراب — حرکتین اسکی یہ سب ہین ناصواب
حضرت عثمان نے یہ سنکر خبر — بس پکڑ بلوایا اوسکو زود تر
حد شرعی کرکے غزل اوسکو کیا — سعد کو اوسکا کیا منصب عطا

انتظام فرمودن کوفہ بہ تعیناتی عمالان جدید

کوفہ کا اس طور پایا انتظام — لکھتا ہون تفصیل مین اوسکی تمام
سعد بن وقاص ہوی وہان حکمران — اور سر لشکر تھے عمر العاص وہان
عشر کے لینے کو عبداللہ تھا — یہ تھا فرزند سعد ابن شرح کا
عمرو عبداللہ تھے باہم دوستدار — ایک تھا بس دوسرے کا جان نثار
جمع حضرت نے کیا لشکر کثیر — ابن رافع کو کیا اوسپر امیر
اور کیا لشکر وہ کوفہ کو روان — تا ممد فرزند عاص ہو وہی وہان
لکھا حضرت نے یہ عمر العاص کو — ساتھ لیکر اپنے لشکر نیک خو
جاؤ اندلس اور افریقہ کو اب — لاؤ اپنے قبضہ مین وہ ملک سب
آنا ابن رافع کا گذرانا گوارہ — کیونکہ تھا تحصیل زر کا کاروبار
اور صدور حکم جانی جنگ پر — اس سے آزردہ ہوے وہ بیشتر

بعد زان توصیف بوبکر و عمر — اور پڑھی اونکی فضائل سر بسر
پھر یہ فرمایا گروہ مسلمین — دین احمد کے ہو پیوستہ معین
تمنے ملکر مجھسے جو بیعت ہے کی — چاہیے اسکو نباہو تم سبھی
جیسے تم پہلے رہے ہو جانفشان — اب بھی تمسے ہے توقع بیکران
جیسے تم پہلے سے ہو ویسے رہو — قتل کفاران کو کرتے رہو
دین کی کرتے رہو تم پیروی — تاکہ کفاران کی ہو قوت کمی
گو ہوا ہون مین امیر المومنین — ہین برابر مجھکو جملہ مسلمین
بولی حضاران ہو کر یک زبان — ہین مطیع حکم آپ کی ہم ہر کسان
دی مبارکباد سنیے اونکو وہان — رخصت ہو کر چلدئے خورد و کلان
پھر گئے دارالامارت مین امام — دیکھا بیت المال اور دفتر تمام
اور سر دفتر کو فرمایا یہی — نام عمالان لکھو فرمان ابھی
اطلاع اس حال کی سب کو کرو — اب امیر المومنین مجھکو لکھو
کر دئے فرمان ہر جا پر روان — مطلع سب ہو گئے خرد و کلان
جب خلافت پر یہ مستحکم ہوئے — حکمرانی ہر جگہ کرنے لگے
بعض بد نے عزل بعضون کو کیا — کی طبیعت نے کہ جیسے اقتضا
حاکم کوفہ تھا نام اوسکا ولید — عادل و منصف تھا وہ غایت سعید
بے در و دربان تھا اوسکا مکان — داد خواہ دیر تک ٹوکتے آوے وہان

کونچہ و مارا رہے تھا شور و غل ہو گئی ہے شمع انصاف گل
کر چکے تجہیز اور تکفین تمام لے چلے اوسکا جنازہ خاص و عام
جب اونپر مسلمان پڑھ چکے پہلوے بوبکر مین مدفون کیئے

دفن شدن حضرت عمر بہ پہلوی حضرت صدیق اکبر در روضہ منورہ

جمع آے روز سو یم مسلمین پھر گئی مسجد رسول پاکدین
اونمین تھے موجود وہی شش کسان کر گئے جنکا خلیفہ تھے بیان
یعنی ان شش سے خلیفہ ایک ہو سمجھین جسکو ہے وہ اپنی نیک خو
عبد رحمن[1] طلحہ[2] و سعد[3] و زبیر[4] بولی ہم چاہتے نہین یہ کار خیر
عبد رحمن سے ہر ایک لو انتخاب ہر دو باقی سے کرو تم انتخاب
اونمین سے عثمان علی باقی رہے ایک کو ان سے خلیفہ کیجیے
عبد رحمن نے پڑہا خطبہ وہان اسکے لایق ہین یکے عثمان بن عفان
عبد رحمن نے کی بیعت بیشتر دست پر عثمان کے وہان نر و دتر
جسقدر موجود تھے وہان خاص عام ہاتھہ پر عثمان کے کی بیعت تمام

مقرر شدن حضرت بعہدہ خلافت بجای حضرت عمر

حضرت عثمان ذو النورین وہ جب ہو چکے مسند خلافت پر نصب
پس کھڑے ہو کر کے یک خطبہ پڑہا حمد کی اللہ کی بے حد ادا
بعدہ نعت رسول پاکدین صاحب لولاک ختم المرسلین

زخم کاری سے مین اب بچتا نہین
بس ہوا چاہتا ہو مین یہ حلت گزین

آپ کی حجرہ مین ہین دو پیشوا
اونکے پہلو مین مجھے بھی دیجیو جا

سنکے وہ حالت امیر المومنین
بس نہایت تر ہوئے اندوہگین

اور عطیہ جاے مدفن کے لئے
ہے اجازت میرے اے فرخندہ پے

عرض اونکی مین نے کی دل سے قبول
اوس سے راضی حق ہی اور حق ہی مکال رسول

لاے عبداللہ جواب باصواب
خوش ہوی سنکر کے وہ والا خطاب

بعدہ حضار مجلس نے کہا
کیجیے در باب خلافت ہووی کیا

آپ جب دنیا سے کر جانگے سفر
کون ہووے گا تمہاری جانشین پر

اپکا عبداللہ جو ہے یہ پسر
کردین ہم اسکو خلیفہ یا عمر

یون کہا اورون سے یہ فائق نہین
اس گران باری کا یہ لایق نہین

ہین گے یہ جیہہ کس صحابہ دی وقار
ایک کو انسے کرو ذی اختیار

طلحہ و سعد و زبیر مرتضے
عبدرحمن اور عثمان ذی حیا

روز شنبہ تیسوین ذی الحجہ تھی
ہجری سن ۲۳ تیئیس تھے جب اے

دس برس چھہ ماہ اور ایام چار
بس خلافت کا دیا انجام کار

عمر تھی اونکی ترسٹھ سال کی
یہ نشانی ہی کسی جا تھی لکھی

چھوڑ کر دنیا و دون کا سب اساس
پہونچی جنت مین رسول اللہ کے پاس

کر گئے حضرت عمر جب انتقال
غم ہوا اہل مدینہ کو کمال

سب جہان مین اوسکا ہووی شہرا | تا قیامت وہ رہے گی یادگار
کہکے وہ یہ بات وہان سی چلدیا | بعدہ حضرت نے اکثر سے کہا
قتل یہ مجکو کرے گا غنقریب | شکر ہے مجکو شہادت ہے نصیب

بوقت صبح آمدن ابن لولو زخمی کردن امیر المومنین بزخم ہای شدید

صبح کو ایکدن امیر المومنین | تھے بمشغول صلواۃ اولین
مقتدی اکثر تھے اونکی مسلمین | یا مسجد مین وہ بن لولو لعین
مارے اوس نے زخم اس خنجر کے آ | شکم پر حضرت کے جو تھے پیشوا
زخم یک ایسا لگا تھا کارگر | گر پڑے اوس صدمہ سے حضرت عمر
اور بھی زخمی کئے اوس نی کسان | گھر گیا آخر کو بے ایمان وہان
کاٹا اوس ظالم نے پھر اپنا گلو | مر گیا فوراً وہ اوس جا زشت رو
لائے حضرت کو اوٹھا کر اونکے گھر | اور بلائے جلد تر وہان چارہ گر
اونمین سے بھی ایک کس حاذق طبیب | تھے طبابت مین وہ حاذق اور غریب
امتحان اوس زخم کا کر کے کہا | پر وہ احشا جو تھا سب اوٹھہ گیا
جان بری اب آپکی دشوار ہے | کرنے کچھ تدبیر یہان بیکار ہے
جو وصیت کرنی ہووی وہ کرو | مرگ کو نزدیک اپنے جان لو
آپ کا فرزند ایک عبداللہ تھا | سامنے بلواکے اوسکو یہ کہا
عائشہ صدیقہ سے جا کر کہو | ہے عمر کی عرض یہ اے نیک خو

کام جتنا تھا سو پورا ہو چکا | اب صرف باقی رہی ہے یک قضا
یون کہا حضرت نے خوش ہون بیگمان | نام پر اللہ کے گر جاوے جان

ناخوش شدن ابن لولو از جناب حضرت عمر و ارادہ کردن بقتل امیر المومنین

تھا مغیرہ بن شعبہ ایک مرد | وہ تھا از قوم یہودی نامرد
ابن لولو ایک تھا اوسکا غلام | تھا نہایت تند خو اور زشت کام
آیا وہ نزد امیر المومنین | یو لگا کہنے کہ اے سلطان دین
محنت و مزدوری کرتا ہون سدا | اسقدر آقا کو کرتا ہون ادا
اب وہ زیادہ مجھسے کرتا ہے طلب | رکھتا ہے وہ مجکو در رنج و تعب
در جواب اوسکے یہ حضرت نے کہا | کام کیا کیا کرتا ہے تو وہ بتا
یون کہا اوس نے کہ اے عالیمقام | کرتا ہون حداد ی نجاری کا کام
اور بنایا کرتا ہون نقش و نگار | اپنے ہم پیشون مین ہون مین ہوشیار
یون کہا حضرت نے اوسکو در جواب | یہ شکایت ہیگی تیری ناصواب
ماحصل اس کام کا ہے بہترین | چاہتا جو خواجہ ہے وہ زیادہ نہین
اوسکو فرمانا یہ گذرا ناگوار | دل مین اپنے جل گیا وہ نابکار
بعد اوسکے پھر یہ حضرت نے کہا | ایک ہوا چکی بناوے اے فتا
اوسمین تا غلہ رہے پستا مدام | لشکر اسلام کے تا آوے کام
اوس نے یہ سنکر کے غصہ سے کہا | مین بنا دون گا تمہین وہ آسیا

بعلبک حمص حلب اور ایلیا — نخل و فروین مصر اور دنبور جا
اصفہان وری مداین تخت گاہ — اور نہاوند دمشق اے نیک راہ
شہر طبرستان و خوادستان زمین — قوس و کرمان اور مکران مبین
اور سکندریہ اتیمو ازارجا — بلدۂ اصطرخ و فارس جان فزا
عرصہ یرموک میدان فراخ — اور حمیرہ اور جلولا سنگلاخ
اور سوا انکے جو ہین معدوم نام — جمع اون سب کی مین لکھتا ہون تمام
شہر وہ انسے علاوہ در شمار — لکھتے ہین عمال سب چھتیس ۳۶ ہزار
چہل صد گرجا ہوے ہین انہدام — مسجدین اوس جا بنی اے نیکنام
جامع مسجد بنا ہے دو ہزار — کار خیر اون سے ہوی ہین بی شمار

خبر رسانیدن کعب اخباری حضرت عمر را کہ سہ روز بہ زندگانی شان باقی نماندہ

تھے امیر المومنین والا صفات — لکھتا ہون جس طور سے پائی وفات
رہتے زندہ اور بھی گر چند سال — سب جہان سے کفر ہوتا پایمال
کعب اخباری جو تھی اصحاب دین — آکے بولی یا امیر المومنین
جو ہو کرنا جلد کر لو انتظام — آچکا ہے موت کا تمکو پیام
مین نے یون توریت مین دیکھا لکھا — عنقریب اب آپ کر جانگے قضا
ہے یہ ظاہر حال جملہ من و عن — زندگی کے ہین تمہاری تین دن
گو نہین لکھا تمہارا اوس مین نام — پر نشانی تم مین ہین سب لا کلام

دین کے دینے کو بھی سمجھا نا گوار — پہونچا طبرستان مین وہ بدشعار
جاکے وہان پر رہنا تبھی سمجھا نون — بس خراسان مین گیا تیرہ رون
وہان بھی کچھہ دلکا بجھا اوسکے تئین — پہونچا وہان سے وہ بشہر نیمروز
اور رہا اوس جا پہ بھی وہ تلخ کام — جا کیا پھر اوس نے یطرب مین مقام
جب وہان پر بھی نہ خیر آئی نظر — پہونچا پھر شہر مرو مین زود تر
یزدجرد پھرتا تھا در حالت تباہ — کوئی شاہ اوسکا نہ تھا پشت پناہ
پھرتا تھا ہر شہر و ہر دیہہ مین خراب — پر نہین ہوتا کبھین وہ کامیاب
عہد آیا حضرت عثمان کا جب — پھر نکالے یانو اوس نے صد عجب
پھر لکھنو نگا حال مین اسکا تمام — جسطرح مارا گیا یہہ زشت کام
الغرض یہ ملک فارس کا تمام — اور ممالک روم اور سب ملک شام
آیا قبضہ مین مسلمانون کے سب — حکمران استہ ہوی ملک عرب
تھی سنین سولہ ہجری اون دنون — فتح فارس کی ہوئی تھی جن دنون

فتح یافتن اسلامیان ہر ملک فارس و دیگر ملک ہا را

ابتدا عہد امیر المومنین — تا باخر عہد ان سلطان دین
آئی ہر جا سے غنیمت بے شمار — اور ہوے قابض بہر ملک و دیار
جملہ عربستان اور جملہ عجم — ہوگئے قابض مسلمان یک قلم
انمین جو جو ملک اور شہر ہین کلان — کرتا ہون نامون کو مین اسجا بیان

اور کبھی لیتے تھے وہ نیزہ ہی کام — بیسیون کو کرتے اوس شی وہ تمام
اور کبھی مارین تھے وہ گرز گران — توڑتے تھے جسم کے سب استخوان
اور کوئی بے ضرب دروکی اشقیا — خوف اور دہشت سی انکے مرگیا

قتل شدن فیروزان امیر کفار و فرار شدن لشکر کفار

فوج اعدا مین سے جو زندہ رہے — تاب لڑنے کی نہ اونکی لا سکے
اشقیا مارے گئے اسّی ہزار — باقی سب ہو گئے وہان سی فرار
لیکے فیروزان مردم سہ ہزار — بھاگا میدان سی بسوئی کوہسار
تب ہوئی قعقاع عقب اوسکی روان — ساتھہ لیکر اپنا لشکر جان فشان
ٹھہرے تھے یکجا یہ قوم اشقیا — قتل قعقاع نے ہر یک کو کر دیا
جب رہا اونمین نہ باقی وہان نشان — آئے واپس اپنی جا با عز و شان
جب خذیفہ کو ہوئی حاصل ظفر — پہونچی اندر شہر کے باکر و فر
وہان غنیمت ہاتھہ آئے اسقدر — تھے غنایم سابقین سے زیادہ تر
کی بموجب شرع کے تقسیم وہان — کر دیا خمس اوسکا یثرب کو روان
ایک پورا اوس غنیمت سی جو تھا — کہتے ہین صد لاکھہ درہم کو بکا
لکھی ایک تفصیل سے عرضی وہین — بھیجی درخدمت امیر المومنین
یزدجرد کو جب ہوا ظاہر یہ حال — ہو گیا شہر نہاوند یا ہی مال
قتل فیروزان ہوا اور کچھہ سپاہ — جو رہی زندہ ہوئے وہ سب تباہ

مست تھا وہ پیل غایت تند و تیز
اور بھی مشہور تھا وہ خون ریز

سامنے اوسکے جو آجاتا کوئی
وہ کچل دیتا تھا پانو سے یہی

پہونچی وہان پر عمر بن معدی کرب
تھے جوان مشہور یہ عالی نسب

ماری یک تلوار اوسکے سونڈ پر
وہ گری کٹکر زمین پر دور تر

بھاگا میدان سے وہ پیل زسیاہ
اور کیا سب اپنے لشکر کو تباہ

بوس جان ہاتھی سے نیچے گر پڑا
قتل بن معدی کرب نے کر دیا

پیل نے اکثر کئے وہان کشتہ جوان
مر گیا گر کر وہ میدان سے برون

گھوڑا ابن معدی کرب تھا بالجلم
گر گئے اوس سے وہ نیکنام

ہو گئے پیدل جو وہ عالی وقار
پہونچی اون پر کافرین بدشعار

باوجود اسکے تھا پیدل یہ سوار
کرتا تھا ہر چار سو یہ کارزار

شہید شدن معدی کرب کہ مہرہ اسلامیان بود

قتل اوسنے وہان کیے چندین پلید
ہو گئے آخر کو وہان یہ بھی شہید

ہلہ کر کے چڑھ گئے سب مسلمین
توڑ ڈالی تھی صفین جو کافرین

کیا لکھوں انکی شجاعت کا میں حال
تھی صرف قدرت خدای لایزال

تیر پھینکے تھے کمان میں جوڑ کر
نکلے تھا صدہا کا سینہ توڑ کر

کرتے تھے تلوار کا جسپر یہ وار
کٹکے سر گرتے تھے وہانپر پنج و چار

اور کبھی خنجر کو کرتے تھے روان
چیرتے تھے سینہ ہای دشمنان

لیکے لشکر جزو کل اپنا تمام — پے بہ پے انکے چلا وہ زشت کام
لشکر دیندار جھٹ پٹ لوٹ کر — کر لیا شہر نہاوند پشت پر
مثل باران برسین تھی تیر از کمان — ہر دو جانب ہوتا نقصان و زیان
یہان تلک یک تیر نعمان کے لگا — دم کے دم مین جان ہوئی اونکی ہوا
جب کہ نعمان یہان شہادت پا چکے — بس حذیفہ انکی جا قائم ہوئے

شہید شدن نعمان و مقرر شدن حذیفہ بجای نعمان

کہہ چکے تھے پہلے ہی حضرت عمر — ہو حذیفہ جای نعمان نامور
جملہ لشکر پر ہوے یہ حکمران — سب مطیع انکے ہوے پیر و جوان
چارشنبہ سے ہوا آغاز جنگ — دور سے چلتے تھے وہان تیر و خدنگ
پنجشنبہ کو یہی حالت رہی — اور نہ ہارا اور نہ جیتا وہان کوئی
وقت شب کے وہان حذیفہ بھی گئے — جمع جو جو فوج مین سردار تھے
اور دیا ہر ایک کو یہ حکم عام — صبح کو ہلہ کرین مسلم تمام
روز جمعہ ہے مبارک خوب تر — حق تعالی تمکو بخشیگا ظفر
اور کوئی تم مین سے جو ہوگا شہید — اوسکو جنت مین ملے درجہ مزید
گذری شب اور صبح نے دکھلائی رو — پڑھ چکی جدم نمازین نیک خو
آہوے حاضر بمیدان وغا — اے مشرک سامنے لا انتہا
پیش لشکر کے تھا ایک پیل دمان — اور سوار اوسپر تھا نام لوش خان

شہر مین رہتی ہین یہ جنگل مین ہم
سردی اور گرمی کا ہی ہم پر ستم

جب ہمارا ان پہ پڑتا ہے دباؤ
شہر مین جاتے ہین گھس دیکر کے داؤ

کوئی تدبیر ایسے سوچو نیک نام
تا یہ باہر شہر سے آوین تمام

اور صف جنگ اونسے ہون اسلامیان
کر دین اوس جا خون کی ندی روان

مشورہ اس بات مین سب نی کیا
رای ہر یک کی ہوئی یون اقتضا

یون مشیرون نے دیا اونکو جواب
ہی ہماری رای ایسی ای جناب

تم کرو مشہور یہ دہوکے کی بات
ہے خبر پائی خلیفہ نے وفات

اور نہ معلوم ہے ہوا کون اونکی جا
اور یہ لشکر مطیع کسکے ہوا

لیکے لشکر سوی یثرب کو چلو
دور جا کر شہر سے ڈیرہ کرو

یہ نہاوند مین خبر پہونچی گی جب
دوڑین گے ہر یک تعاقب مین وہ سب

سد راہ اونکا ہو لشکر دیندار
شہر کے جانب نہ ہونے دین فرار

جانفشان ہو کر وہان مسلم لڑین
انتقام دشمنان دین سے لین

ہر کسی کو بات یہ آئی پسند
سب ہوئے حضار مجلس کاربند

بات یہ جب خوب شہرت پا گئی
کوچ کر کے چلدیا لشکر سبہی

جب ہوا معلوم فیروز انکو حال
ہو گیا حضرت عمر کا انتقال

چلدے ہے واپس مدینہ کو سپاہ
کرنا اونکو چاہیے رہ مین نباہ

اندنو اوس فوج مین افسر نہین
گذرے دنیا سے امیر المومنین

اونمین یک نعمان بن مقرن جو تھے — کر دے سردار اونہین اوس فوج کے
عمر بن معدی کرب تھے پہلوان — اور طلحہ بن جوبند نوجوان
ہر دو کس کو کر دیا اونکا مشیر — اور کہا نعمان سے سن اے امیر
کیجو تم انکی صلاح سے کار دبا — یہ نہایت ہین عقیل اور ہوشیار
پھر خلیفہ نے یہ لشکر سے کہا — یاد رکھنا حکم یہ اے باصفا
ہو جو نعمان کو شہادت دستگیر — اونکی جا کر نا حذیفہ کو امیر
جب کہ فیروزان کو پہونچی خبر — لشکر اسلام آتا ہے ادہر
خندق و برج و مصلیین جو کہ تھی — از سر نو اونکو محکم خوب کی

رسیدن لشکر اسلام بر حدود نہاوند و بمبارت نعمان مقرن

لشکر اسلام پہونچا سر بسر — متصل شہر نہاوند زود تر
نکلا فیروزان بھی لیکر سپاہ — اور کیا اوس شہر کو پشت پناہ
ہر دو جانب مین ہوا آغاز جنگ — برسین تھی مانند باران کی خدنگ
اشقیا لڑنے سے جب ہوتی تھی تنگ — شہر مین گھس جاتی تھی وہ بیدرنگ
بعد ازان کر لیتے تھے دروازہ بند — تا نہ پہونچی مسلمین سے کچھ گزند
جب طبیعت چاہتی تھی لڑتی تھے آ — ورنہ اندر شہر رہتے تھے سدا
اسطرح پر یک گیا عرصہ گذر — پاتے تھے تکلیف مسلم سر بسر
کی شیر ولیسے یہ نعمان نے کلام — دیکھئے یہ معرکہ ہو کب تمام

ابتدا قشیا سے یہ تخت گاہ — بس رہا مصئون در ظل الٰہ
مدعیان عرب نے آنکر — کر دیا ملک عجم زیر و زبر
کر دیا ہر شہر و ہر دہ کو تباہ — اور چھڑایا مجھسے میرا تخت گاہ
تخت مجھسے باپ دادے کا چھوڑا — آکی مین اب ملک ری مین ہون پڑا
اپنی جا چھوڑا مین فیروزان کو — تمکو واجب ہی مدد اوسکی کرو
اوسکا ہے شہر نہاوند مین قیام — اوس جگہ پر ہے وہ مصروف انتظام
میری جا پر اوسکو سمجھو بادشاہ — بھیجو اوسکے پاس تم اپنی سپاہ
لکھنا میرا جانوگے گر سرسری — تم نہ اپنی کچھہ سمجھیو بہتری
وہ نہایت تیز ہین اور جنگ جو — وہ نہین چھوڑین گی تمکو یہان کبھو
گر نہ استقبال ہوگا اونکا اب — بس تباہ ہو جاؤگے تم سب کے سب
یزدجرد کے پہونچی نامہ جا بجا — مستعد اسمین ہر یک کس ہو گیا
بھیجنے فوجین لگے ہر یک کسان — کھل گیا عامر پہ یہ راز نہان
ڈیڑہ لکھہ لشکر اکٹھا ہو گیا — کبر اور نخوت سی تھا ہر یک بھرا
عامل کوفہ کا عامر جو کہ تھا — حال اوس نے یہ خلیفہ کو لکھا
اطلاع پائی خلیفہ نے یہ جب — بس بلائے مردمان یثرب کے سب
اور جس جس جا پہ تھین فوجین تعین — ثلث اونمین سے بلائی مسلمین
جمع وہان پر آ ہوی سب دیندار — سب ہوئے تعداد مین یہ تیس ہزار

منتخب لشکر سے کرکے کچھ جوان — کردے اونکے مطیع وہ ہر کسان
لیکے لشکر کو روانہ وہ ہوئے — اور لگے اوس راہ کو کرنے وہ طے
پہونچے خوارستان کی جب وہ قریب — مطلع ان سے ہوا وہ بدنصیب
نکلا ہرمز اپنی لیکر سب سپاہ — اور ادہر پہونچے یہ وہان رفعت پناہ
ہوگئے دست و گریبان مسلمین — سیکڑون مارے گئے وہان کافرین
اور لیا ہرمز کو بس زندہ پکڑ — اور دیا زنجیر سے اوسکو جکڑ
جب گرفتار ہوگیا ہرمز وہان — بھاگ اٹھے سب فوج کے اوسکی جوان
شہر اور میدان خالی ہوگیا — اور رہا وہان پر نہ کوئی اشقیا
ہاتھ آئی بس غنیمت بیکران — کردے لشکر سب کو مع ہرمز روان
بھیجی یک عرضی بنام حضرت عمر — مسلمین کو یہ ہوئی حاصل ظفر

نامہ نوشتن یزدجرد بنام سلاطین بنا برآمدن بکمک رہاوند

یزدجرد تھا اون دنون ری مین مقیم — معرکہ اوس نے سنا جب یہ عظیم
مسلمن نے کر لیا ہرمز شکار — اوسکا لشکر ہوگیا جملہ فرار
لٹ گیا ہے ملک خوزستان تمام — ہوگئے وہانکے تباہ سب خاص و عام
شہر ہا فارس مین تھے جو جو کلان — جیسے طبرستان کاشان اصفہان
آذربیجان و دشت ارمغان — اور علاوہ اونکے صدہا دیگران
ہر کسی کے نام پر نامہ لکھا — مین بھی از نسل کیان کا شاہ تھا

اور بنا دین اوس جگہ پر سب مکان — اور رہین اوس چھاونی مین سب جوان
پہونچا یہ فرمان جسدم سعد پاس — مستعد اسکے ہوی وہ نیک اساس
جیسے لکھتے تھے امیر المومنین — سعد نے صحرا مین پائی یک زمین
سعد نے جاکر بنای وہان مکان — اور لگے رہنے وہان ہر یک کسان
پتھرا بیض نکلا وہان اے نیک مرد — اسلئے بصرہ ہوا وہ نامزد
سعد کو پھر آگیا وہان پر بخار — جاہے کوفہ مین وہ عالی تبار
شہر بصرہ جو کہ ہے اب نیک پے — وہ بسا ہی شہر مین فاروق کے

مقرر کردن عامر بن باسر بجای سعد بن وقاص بمقام کوفہ

سعد کی لکھدی کسی نے یہ بدی — عورتون سے کرتے ہینگے وہ ہنسی
اور کہولت سے یہ پڑھتے ہین نماز — اور رہا اونمین نہ وہ عجز و نیاز
انپہ شک پیدا خلیفہ کو ہوا — کام سے معزول انکو کر دیا
عامر ابن باسر ایک تھے پاک دین — سعد کی جا پر کیا انکو تعین
کوفہ مین عامر ہوی بس حکمران — سعد وہان پر ٹھرے مثل دیگران

امر کردن موسی اشعری بر افواج و گرفتار آمدن ہرمز بادشاہ خوزستان

ایک تھی موسی اشعری اصحاب دین — بولے اون سے یون امیر المومنین
کرتا ہون تم کو امیر یک فوج پر — جاؤ خوزستان کو اے نیکو سیر
وہانکا حاکم ہیگا ہرمز نابکار — تم کرو جاکر کے اوس سی کارزار

جو لکھے تعداد مین دینے کی اب — یہ تھے دینار طلائی سب کی سب
اور وزن دینار ماشہ تھا وہ چار — ہر دو جانب اوسکے تھے نقش و نگار
قیمت ہر دینار کی ہے ساڈھے سات — لکھتے ہین جسکو روپیہ نیکذات
اللہ اللہ تھی غنیمت کس قدر — جو صرف مین لائی حضرت اس قدر
ہو گئے ساکن مدینہ کے غنی — اور نہ دولت کی رہی اونکو کمی
کوئی بھی مفلس نہ تھا وہان پیر و جوان — ہو گئے وہان جملہ کس اہل غنا

آمدن فرمان امیر المومنین بنام سعد بن وقاص مشعر علیحدہ شدن از کار جنگ و آمادہ گردن بکدام شہر

کر چکی تقسیم در حضرت عمر — سعد کو لکھا کہ اے عالی گہر
تمنی کی اسلام مین جو پیروی — تمسے راضی ہو جو اللہ اور نبی
جس جگہ پر تم گئے پائی ظفر — اور غنیمت تمنے بھیجی بیشتر
مجکو بھی مرہون منت کی کیا — حق تعالے اسکی دے تمکو جزا
جانشینی تم کرو اب اختیار — اور رہو آرام سے لیل و نہار
جنگ سے کھولو کمر امنی یہ خ — اب کرو آرام تم اے جنگ جو
جنگ مین اب تم نہ بھیجے جاؤ گے — جانفشانی کا مزہ تم پاؤ گے
جو جگہ اوسی کوئی تمکو پسند — اوس جگہ پر تم رہو اے ہوشمند
وہ جگہ کفار کی ہو سد راہ — مسلمین کے تم رہو پشت پناہ

سوچ کر ایک فرد بس تیار کی
اوسمین یون تقسیم ہر یک پر لکھی

جو کہ تھے عباس عمّ مصطفے
بس کئے پچیس ہزار اونکو عطا

تھے جو حسنین اور علی جیو نیک خو
بس دئے بیس بیس ہزار ہر ایک کو

حضرتِ عثمان ذوالنورین تھے
دس ہزار اونکو بھی دلوای گئے

تھے جو ازواجین رسول کردگار
نام ہر یک کی لکھے دس دس ہزار

اونمین صدیقہ جو تھے افضل ترین
وہ تھی محبوبہ رسولِ پاکدین

دو ہزار اونکے بڑھائے اور نام
کیونکہ تھی اون سب مین یہ عام تلقا

نام زد تھے جو صحابہ بدریان
دے دیئے پنج پنج ہزار اونکو یہان

اور حدیبہ مین تھے جو شامل رسول
چار ہزار یک ایک نی پائی یہان حصول

معرکۂ بدر و حدیبہ کے بعد
جو مسلمان اپڑے تھے نیک و سعد

تین ہزار یک ایک کو دلوای گئے
جھولیان بھر بھر کے اپنی لی گئے

قادسیہ مین مسلمان جو ہوئے
دہ ہزار ہر ایک کے حصہ ملے

اور مدینہ مین جو تھے خورد و کلان
عام تھا خواہ مرد ہون خواہون زنان

بس دی ہر ایک کس کو ایک ہزار
کر کے اپنی فرد سے اونکو شمار

اور جو تھے اہل مناقب نام زد
بس دئے سر ایک کس کو پانصد

شرع مین اہل مناقب مین وہ تھے
کہہ گئے جنکے مناقب ہین بنے

تھی رسد بندی سی یہ پانصد فزون
دیکھکر حیران ہون تھے کافرون

پیرہ جسر نے فوج پر نفرین کیا — چھوڑ کر جلوان کو ری چلدیا
ہو گئے سب اشقیا وہانسے فرار — اور رہا کوئی نہ وہانپر بدشعار
سعد لیکر ساتھ جملہ مسلمین — شہر مین داخل ہوی یہ پاکدین
تھا جلولا بھی مداین کے مثال — اسمین بھی ویسا ہی تھا مال و منال
لعل و گوہر اور یاقوت و طلا — تھا مکانون مین پڑا لا انتہا
جارجہ ابن اصلت یک جوان — دیندار زمرۂ اسلامیان
ایک مکان اشقیا مین وہ گیا — دیکھا اوس نے یک شتر وہانسی کھڑا
اور نظر آیا اوسی جا ایک مرد — رنگت چہرہ کی دیکھی اوسکے زرد
جبکہ یہ نزدیک تر اوسکے گیا — اونمین حس حرکت نہ پائی کچھ ذرا
پس ہوا معلوم کرکے خوب دہیان — ہین زر خالص کے ہر دو بیکران
لعل اور یاقوت چسپان اونمین تھے — سعد کے لاکر حوالہ کر دئے
بس غنیمت مین اونہین شامل کئی — مال اور دولت کی بھی تو وہ لگ گئے
خمس ہر ایک مال سے کرکے جدا — کر دیا تقسیم جو باقی رہا
کر دیا وہ خمس یسرب کو روان — لکھدیا حضرت کو جو گذرا تھا وہان
دیکھکر اوسکو خلیفہ خوش ہوئے — اور بلائے شہر کے چھوٹی بڑے
جو غنیمت ای فارس سی تھی وہان — اوسمین تھی دینار زر کے بیکران
بس مجوز یون ہوی حضرت عمر — باٹنے یہ چاہئین دینار زر

اپنے پرہتی ہی عرضی کو تبہی
فوج یک جلدی سی وہان تیار کی

آٹھہ سو پیدل سواران دہ ہزار
تھے شجاعت مین نہایت نامدار

تھے جو قیس ابن ہبیرہ نیک تر
کردیا سردار اونہین اوس فوج پر

قیس لیکر فوج ہوے وہانکو روان
پہونچے اوس جا ابن مالک تھے جہان

سعد بھی لیکر کے لشکر آگئے
ایک جگہ پر سب اکٹھے ہوگئے

اسمین یہ پہونچی خبر مہران کو
آیا لشکر مسلمین جنگ - جو

شہر سے مہران نکلا بے حیا
ساتھہ اپنے لیکے لشکر انتقیا

کی صفین آراستہ اوس نے وہان
اسطرف تیار ہوے اسلامیان

حملہ کرکے جا گرے سب مسلمین
کردئے زیر و زبر سب کافرین

تیر و نیزہ ڈالکر اپنے تمام
مسلمین لیتے تھے تلوار بسی کام

واریہ کرتے تھے جب تلوار کے
کٹکے سر گرتے تھے وہان دو چار کے

تاب لڑنے کی رہی اونکو نہ جب
چھوڑ کر میدان کو کافر بھاگی سب

مورچہ اور خندق آے کچھہ بکام
کر گئے خالی جلولا کو تمام

یزدجرد نے جب سنی ایسی خبر
سعد نے مہران پر پائی ظفر

ہوگیا سب لشکر مہران تباہ
بھاگ اوٹھی جو ساتھہ تہی اوسکی سپاہ

تھا جلولا جو کہ مستحکم مقام
ہو گئے قابض مسلمان وہان تمام

جسقدر موجود تھا وہان مال و زر
آیا قبضہ مسلمین مین سر بسر

اور تم رہنا یہان ثابت قدم — بھیجین گے فوجین بہت سی یہان ہم
ہوگیا جلدان کو وہ خود روان — تہا پہاڑون مین وہ مستحکم مکان
جاکے بھیجے اوس نے قاصد جابجا — تھے جو ماتحت اوسکے جتنے صوبہ ہا
آذربیجان و ملک شیروان — اور عراق اور عجم اور دیگران
اور کیا مہران نے یہ انتظام — مورچہ بندی کرائی وہان تمام
اور ایک خندق کھودائی گرد شہر — چوڑی اور گہری نہایت مثل نہر
شاہ نے فرمان بھیجے ہین جہان — صوبون سے آنے لگین فوجین وہان
جمع وہانپر ہوگین فوجین کثیر — اور تھا مہران جملہ لشکر پر امیر

لشکر کسی کردن اسلامیان بر شہر جلولا و فرار شدن بادشاہ جلولا

جب مداین سے فراغت ہو چکی — سعد نے یہ بات لشکر سے کہی
اب جلولا کے لیئے تیار ہو — جمع اوس جا پر ہوی ہین جنگ جو
عمر بن مالک تھے از اسلامیان — سعد نے اونکو کیا سردار وہان
ساتھہ اونکے دیکے کچھہ لشکر کیا — تم جلولا پر چڑہو اے باصفا
ابن مالک لیکے لشکر پر ظفر — چلدئے سوے جلولا زود تر
راہ مین معلوم اونکو یہ ہوا — ہے جلولا مین سپاہ لا انتہا
ابن مالک نے لکھی عرضی وہین — بھیجی درخدمت امیر المومنین
ہم قلیل ہین اور کثیر ہین اشقیا — بھیجو تم یہان پر کمک اے رہنما

کہتے ہین وہ سیر ہی ٹکڑا تھا کم
اونکو پیش آئی ضرورت کچھہ اہم

قیمت وس ٹکڑے کی بس پائی قرار
آپکو درہم ملے اسی ہزار

بعض جابر ہین نے یہ دیکھا لکھا
تھے یہ دینار طلا درہم کے جا

اسقدر آئی غنیمت بے شمار
جو کہ مفلس تھے ہوئے سب مالدار

ایک بھی مفلس رہا کوئی نہ وہان
ملگئی ہر یک کو دولت بیکران

یزدجرد جا کر جلولا مین رہا
تھا وہ جویان خبر خورزاد کا

بھاگ کر خورزاد بھی پہونچا وہان
اور مداین کا کیا قصہ بیان

فوج میری نے بہت کی تندہی
پر نظر آئی نہ کچھہ صورت یہی

بے بہ پے ہمنے بہت حملہ کئے
ایک دم پیچھے نہ وہ ہرگز ہٹے

سیکنو مارے گئے اپنے جوان
اور رہا ہم مین نہ لڑنے کا تواں

ہوگئی جب فوج اپنی سب تباہ
جز فراری کے نہ سوجھی اور راہ

جو رہی زندہ وہ آئے بھاگ کر
آپ مالک ہین ہمارے داد گر

چھوڑ کر آئے مداین ہم یہان
ہوگئے قابض وہان اسلامیان

بڑھ گئی ہے اونکی غایت سرکشی
ہے قریب اس جا کرین لشکر کشی

یزدجرد کو غم ہوا حد سے فزون
سوچتا تھا دل مین اپنے کیا کرون

تھا جو مہران ابن بہرام یکجوان
ناظم اوس ملک کا تھا وہ وہان

اوسکو بلوا کر کے اپنی جا کیا
اور کہا گہبر ایومت تم ذرا

فرش یہ دارالامارہ مین دگر — یہ نہایت نیک ہے اور خوب تر
سعد نے منظور یہ کہنا کیا — مال ہے اوسکو علیحدہ کر دیا
تھی غنیمت وہ جو از حد فزون — خمس ہر یک شے مین سے کر کی برون
پس بموجب حکم شرع مصطفے — اوسکو قسمت ہر مجاہد پر کیا
ہر مجاہد کو ملا وہ اس قدر — اقمشہ گوہر جواہر سیم و زر
چند شتر دن پر لدی تھا ایک کا — ہو گئے جملہ مجاہد مال دار
سعد نے پھر خمس لدوا کر تمام — بھیجا یثرب کو حضور ذوالکرام
اور وہ فرش مکلل بے بہا — ایک علیحدہ اونٹ پر لدوا دیا
لکھدیا عرضی مین اپنا جملہ حال — اور غنیمت مین جو کچھ آیا تھا مال
اور گئی ہمراہ سوار ان ذی وقار — جو کہ تھے مضبوط لایق ہوشیار
خیریت سے سب مدینہ مین گئے — اور خلیفہ سے ملاقی سب ہوئے
پڑھ کے عرضی دیکھا اسباب متین — خوش ہوئے حضرت امیرالمومنین
پھر خلیفہ نے دیا یہ حکم عام — حاضر آوین اس جگہ مردم تمام
جب کہ جملہ مردمان حاضر ہوئے — دیکھکر اسباب ہر یک خوش ہوئے
فرش وہ جسمین جواہر تھے ٹکے — سعد نے بھیجا تھا حضرت کی لیے
آپ نے وہ فرش آمودہ گہر — کر دیا ٹکڑا ہزارون کاٹ کر
اوس سے یک یک ٹکڑا ہر یک کو دیا — ایک ٹکڑہ مرتضی کو بھی ملا

تھے جواہر اوسمین ایسے آبدار — پھولے جون گلزار در موسم بہار
یہ غنیمت ہاتھہ آئی بے حساب — اور ملکون مین نہ تھا اوسکا جواب
کیون نہو یہ شہر ہر شہرون سی خوب — اوسکی آبادی تھی تفریح القلوب
عہد جمشیدی سے لی تا یزدجر — تھا مداین مال اور دولت سی پر
یہ تھا مسکن سب سلاطین کیان — جس سے کیخسرو تھا اور نوشیروان
مال اور دولت تھا اس باعث کثیر — اور آبادی سے غایت دلپذیر
مملکت دیگر سے جو مفقود تھا — وہ بکثرت اس جگہ موجود تھا
اور نہ آیا تھا کبھی اسپر زوال — سلطنت اول سے تھی یہ بی مثال
عدل اور انصاف تھا یہان بیشتر — اس سبب سے کچھہ نہ آیا تھا ضرر
ظلم جب برپا یہان ہونے لگا — اس سبب نازل ہوا قہر خدا
یعنی کی تھی دعوت اسلام رد — اس سبب دیکھا انہون نی وقت بد

آمدن یک فرش مرصع مکلل و مذہب و فرستادن پیش حضرت عمر بطور نذرانہ بحضور امیر المومنین

پس بموجب حکم سعد با صفا — جمع سب اسباب یکجا پر ہوا
اور جو تھا فرش مکلل خوب تر — وہ بہی لا رکھا گیا پیش نظر
بولے اوسکو دیکھکر سب مسلمین — لایق تقسیم یہ ہرگز نہین
بہیجو یہ نزد امیر المومنین — یہ ہے لایق پای بوس پاکدین
عرض ہے ہم سب کے یہ بالاتفاق — دیتے ہین ہم اونکو باصد اشتیاق

سعد سے اکر کسی نے یہ کہا — کر گئے خالی مداین اشقیا
اب کوئی اوسمیں مداین مین نہین — چھوڑ کر کے چلدئے ہین وہ کہین
سعد لیکر اپنا لشکر چلدئے — داخل شہر مداین مین ہوئے
شہر دیکھا ہے نہایت بے نظیر — اوسکا نقشہ ہے نہایت دلپذیر
بعد اوسکے قلعہ مین داخل ہوئے — ہر مکان کی سیر فرمانے لگے
تھے بہت خوش قطع اوسکے سب مکان — ہر مکان جنت کا دیتا تھا نشان
اور ورش کا وہانی وہانپہ تھا — پوجتے تھے اوسکو وہ کافر سدا
جانتے تھے اوسکو فتح کا نشان — کرتے تھے تعظیم اوسکی بیکران
تھے جواہر اوسمیں چسپان صدہزار — اور مروارید غلطان بے شمار
وہان طلا و نقرہ کے انبار تھے — مشک اور عنبر کے تھے تودہ لگے
زعفران کافور تھا خاشاک سان — عطر عنبر سے تھا پُر ایک حوض وہان
جانب کنکر تھے پرے یاقوت لعل — اور زمرد اور ہیرے بے مثال
فرش تھا ہر جا حریر و پرنیان — اور تمامی اور زردوزی کی تہان
طاقون مین رکھے ہوئے تھے شب چراغ — ایک پاکیزہ تھا وہان موجود باغ
تھا نمونہ جنت و فردوس کا — مسلمین کو یہ کیا حق نے عطا
ایک مکان وہان اور دیکھا الغرض — شصت در شصت اوسکا تھا طول و عرض
فرش یک ہموار تھا اوسمین بچھا — اوسمین چسپان تھے جواہر بے بہا

گر گیا خو رزاد کو وہ اپنی جا | سب سپاہ اور تخت اوسکو دی گیا
اور نہاوند مین بھی کچھہ بھیجا ہی مال | جو کہ اوس نے پایا قابل انتقال

فرستادن عیاض ابن الغرزی بہ تعاقب شاہ منہزم و بسمت جلولا

ایک عیاض ابن الغرزی تھی نیک مرد | تھے نہایت آزمودہ گرم و سرد
سعد نے ابن الغرزی سے یہ کہا | تم کرو جا کر تعاقب شاہ کا
اور اونکے ساتھہ کچھہ لشکر دیا | پھر کہا اللہ حافظ ہے تیرا
اور مداین کے مہم ہے جسقدر | یہ ہمین کافی ہے لشکر یہ ظفر
وہ بحکم سعد بن وقاص کے | چلدئے سمت جلولا نیک نے
لیکے خورداد اپنی نکلا فوج کو | تا مسلمانون سی ہووی جنگ جو
فوج لائے اپنی وہان پہر سعد بھی | بس لڑائی دونو مین ہونی لگی
پہلے تو چلنے لگے تیر و تبر | نوبت آخر پھری ہوئی تلوار پر
ہر دو جانب سے ہوئی شمشیر زان | ہوگیا کفار کا زیادہ زیان
تاب لڑنے کی نہ جب اونکو رہی | بھاگ اوٹھی میدان سی جملہ شقی
گھس گئے وہ شہر مین سب بیکبار | کر لیا در بند اور پکڑا قرار
جب کہ دن گذرا اور آیا وقت شب | چلدئے سمت جلولا سب کے سب

داخل شدن سعد ابن وقاص در شہر مداین و یافتن شہر جنت نظیر

پہونچی دجلہ پر منازل کرکے طے — شاد و خرم لشکر فرخندہ پے
آب دجلہ کو تھی طغیانی کمال — بے وساطت تھا گذرنا وہان محال
کوئی بیڑا یا کہ کشتی تھی نہ وہان — اہل فارس نے وہ کردی تھی نہان
تا مداین مین نہ آجان مسلمین — اور رہے محفوظ اونسے یہ زمین
سوچ مین تھے سعد جان کیونکر اوتر — اور پڑے ہمسے نکوئی در خطر
بولا اک اوس فوج مین سے یوں سوار — راہ پر اللہ کے ہین ہم جان نثار
کچھہ نہ دریا سے ہمین پہونچی ضرر — خیریت سے اس سے جاوینگے گذر
پڑہ کے بسم اللہ مجرے یہا سوار — ڈالا گھوڑا پانی مین تا ہوی پار
پڑہ کے اوس آیت کو لشکر ہر ظفر — گر پڑے پانی مین ہر یک بی خطر
خیریت سے پار اوترے مسلمین — تنگ گھوڑونکے بھی بھیگے تھی نہین
گو کہ طغیانی پہ تھا دجلہ وہان — پر رہی سب فوج در حفظ و امان
جا کیا دیرہ مداین کے قریب — تھے مجاہد دین کے وا لنصیب
اہل فارس بولے انکو دیکھکر — کسطرح دجلہ پہ آئین ہین اوتر
دیو ہین یا ہین فرشتہ یا کہ باد — یا کوئی ایسا عمل ہی انکو یاد
آب دریا کو یہ کر آسے عبور — کچھہ بدرقہ کی نہ تھی انکو ضرور
سامنے آتا ہے لنکے کوئی گر — بکری بن جاتا ہے گو ہو شیر نر
پھر کسی نے سعد سے ایسا کہا — یزدجرد شہر جلولا کو گیا

رستم و تجار خان اور جلوس — موت سے جا کر ہوی یہ ہم جلوس
فوج فارس مین تھے جو جو پہلوان — یک قلم مارے گئے ہر یک وہان
ایک لکھہ ماری گئی وہانپر سپاہ — کام آے جملہ وہان پشت پناہ
اور اونمین سے کہ جو زندہ رہی — مضطرب ہو کر وہ ہر یک بہاگ اوٹھی
عنقریب ہی وہ مدائن پر چڑہین — خود بدولت سے وہ یہان آکر لڑین
خیر اب آتی نہین مجکو نظر — مین کہون کیونکر کہ وہ ہینگی بشر
یزدجرد سنکر ہوا اندوہگین — اور ہوا کہنے کا اوسکے سب یقین
دیر تک تو شاہ رہا وہان سرنگون — عقل اوسکی یون ہوئی بس رہنمون
ہی مناسب چھوڑنا اس جای کا — چاہئے رہنا جو ہو محفوظ جا
تھی علاقہ شاہ کی مین دو مکان — ہر دو تھے مضبوط و محکم بیکران
ایک نہاوند اور جلولا تھا دگر — رہتے تھی وہان فوج شاہی بیشتر
چھاونی وہ شاہ فارس تھی قدیم — معتمد اور پہلوان وہان تھی مقیم
بی بہا اجناس اور جو چیز تھی — وہ نہاوند کو سبہی ترسیل کی
بہائی رستم کا جو اک خورداد تھا — بس مداین مین تعین اوسکو کیا
اور جلولا کو ہوا وہ خود روان — لیکے نقدی ساتھہ اپنے بیکران

رفتن لشکر اسلام در مداین و بدست آمدن غنیمت بیشمار

سعد بن وقاص لیکر اپنی فوج — چلدئے سوی مداین مثل موج

اطلاع دادن سعد بن وقاص بجناب امیر المومنین بفتح و نصرت لشکر مسلمین

جب مسلمانون نے یہ پائی ظفر — لکھی عرضی سعد نے نام عمرؓ
شکر تا ہون برب العالمین — فتح کی ہمکو عطا بر کافرین
قادسیہ سے مدائن تک تمام — ہم ہوئے ہر جا پہ قابض لاکلام
عرضی کو پڑہکر کے حضرت خوش ہوے — سجدہ ہاے حق کے درگاہ مین کئے
اور بلائے سب مدینہ کے کسان — اور کیا اس معرکہ کا سب بیان
سنکے ہر یک نے کیا شکر خدا — پھیلا فارس مین ہے دین مصطفے
پھر لکھا حضرت نے عرضی کا جواب — شکر اللہ تم ہوے ہو کامیاب
تمنے پھیلایا جو ہے دین متین — آفرین صد آفرین صد آفرین
اور ہوے اس معرکہ مین جو شہید — جان کے بدلہ مین لی جنت خرید
پر جدائی کا ہے اونکی مجکو غم — اور خوشی ہی وہ رہے ثابت قدم
اور مین موجود جو جو غازیان — اونپہ بس بعد از سلام ہووی عیان
مین شجاعت سے تمہاری خوش ہوا — مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

خبر رسیدن بہ یزدجرد بقتل آمدن رستم و نخارجان و جلوس و فرار کردن یزدجرد از جلولا

یزدجرد تھا منتظر آوے خبر — کون ہارا اور ہوئی کسکو ظفر
ایک کس بھاگا ہوا آیا وہان — یون کہا اوس نے کہ اے شاہ زمان
ہو گیا اعراب کا سب بندوبست — ہو گئی ہم اہل فارس کی شکست

تاکہ کافر تمسے لرزین بیدسان — جان لین قاتل ہی یہ تیجار جان
ہی یقین ہو جاوی گا اونکو ہراس — بہاگ جان گے سب کی سب وہ بدحواس
پس بحکم سعد بن وقاص کے — چلدیا میدان کو غازی نیک پے
دیکھکر اعدا ہر ایک گھبرا گیا — سمجھی سب تجار جان مارا گیا
پاؤن ونکی بس گئے وہانسے اوکھڑ — کردیا میدان خالی سر بسر
تھا جلوس اک اور سردار سپاہ — سرور لشکر کا تھا باعز و جاہ
تہا بنا اوس نے لشکر مفرور کو — اور کہا گھبراؤ مت ای جنگ جو
نکلا لشکر سے وہ چون شیر زیان — مسلمین اوسپر ہوئے حملہ کنان
لشکر اسلام نے حملہ کیا — دیر تک وہان جنگ ایک برپا رہا
وہان لگے کفار کے مرنی جوان — اور لیا چھین اونکے ہاتھونسی نشان
کچھہ ہوئے مسلم یہان پر بھی شہید — اور بہت کافر ہوے دوزخ رسید
بہاگا وہ اور بہاگی اوسکی فوج سب — دوڑی فوج مسلمین اونکے عقب
مسلمین نے یہان تلک پیچھا کیا — بس مداین تک اونہین پہونچا دیا
مسلمین کو فتح نے دکھلائی رو — اونکی رکھی حق نے عزت آبرو
لشکر اسلام پھر آیا وہان — جس جگہہ اول سے تھے خیمہ زنان
جمع پھر یکجا غنیمت کی کیے — لایق تقسیم تھے سو دیکھئے
مابقا بھیجے وہ بیت المال کو — کردئے ہمراہ جوان فرخندہ خو

بھاگے میدان سے تمامی کافرین | آیا میدان درتصرف مسلمین
یہان ہوئے شہدا مسلم سہ ہزار | ایک لک مارے گئے وہان نابکار

روانہ کردن یزدجرد لشکر گران بہمراہی سنجار خان بہ کمک رستم فرخ زاد

یزدجرد نے ایک کس سنجار خان | سات تھا اوسکے دیکے یک لشکر گران
بہیجا اوسکو تا مدد رستم کا ہو | عربیون سے ہووی جاکر جنگ جو
لشکر مفرور رستہ مین ملا | جو کہ گذرا تھا سو امسے سب کہا
اوسکو سنکر کے اوسنے آیا عجب | اور لگا کہنے ہوا ہے یہ غضب
لشکر مفرور تھا تب اوسنے لیا | پس تسلی کر کے دی لشکر مین جا
اوس جگہ دو روز تک ٹھہرا رہا | سو چتا تھا دلمین اپنے کیجو کیا
پھر مسلمانون کو یہ پہونچی خبر | جمع مفروران ہین یک جای پر
پہونچا لشکر اوس جگہ اسلامیان | تھا فروکش جس جگہ سنجار خان
ہر دو جانب سے ہوا جنگ عظیم | بس بہت ماری گئے وہا نپر لئیم
آیا میدان مین نکل سنجار خان | اور کہا آوی بہادر کوئی یہان
لشکر اسلام سے نکلے زبیرؓ | جانتے تھے جنگ کے وہ ہیترو دلیر
جاکے فوراً قتل اوسکو کر دیا | گھوڑا اور ملبوس اوسکا لی لیا
لے کے آیا سعدؓ کے وہ سامنے | دی کے واپس یہ کہا پھر سعدنے
پہنو ملبوس اور چڑہو تم اسپ پر | جاؤ لڑنے خود کو تم اوڑہ کر

آکے بیٹھا گون کے سایہ تلے
تاکہ کچھ آرام گرمی سے ملے

یک جوان اسلامیان سے تھا ملا
علقمہ کا تھا پسر وہ خوش خصال

اوس نے اوس خیبر کی ماری جا کی تیغ
تنگ خیبر کٹ گیا وہان بیدریغ

گون رستم کی کمر پر گر پڑے
چوٹ سخت اوسکے کمر پر بس لگے

دیکھا اوس نی ہی حریف اوسکی بسر
افتان خیزان بھاگا رستم زودتر

تھا مرصع تاج وہ اوڑھے ہوہے
سمجھا غازی یون یہ افسر فوج ہے

بھاگ کر پانی مین رستم جا گرا
یہ جوان بھی اوسکے پیچھے ہے پڑا

جا کے دریا مین دبا رستم کو مار
اور لیا ملبوس سب اوسکا اوتار

تاج و خود و جربہ و دیگر لباس
لایا حاضر سب کا سب وہ سعدؓ پاس

سعدؓ نے وہ سب کیا اوسکو عطا
لیکے وہ اوسکو نہایت خوش ہوا

کہتے ہین یہ تاج رستم کا جو تھا
بعد جنگ کے لاکھہ درہم کو بکا

ایسے ہی اوسکے بکے شمشیر و ڈھال
حق تعالے نے کیا اوسکو نہال

جب کہ رستم قتل وہان پر ہو گیا
منہزم ہونے لگے سب اشقیا

یون دیا پھر سعدؓ نی یک حکم عام
ہو خبردار اس سے یہ لشکر تمام

جو مسلمان قتل کافر کو کرے
سلب مقتولان قاتل کو ملے

اور اسباب سیاہ انہزام
ہاتھہ جسکے آوی ہے اوسکا تمام

جب نہ تاب جنگ کافر لا سکے
چھوڑ کر میدان کو وہ بھاگ دے

سب کے سب ملکر کے تم ہلہ کرو — مرنے اور جینے سے اپنے مت ڈرو
ہوگا وہی جو مقدر مین لکھا — حکم حق کے بن نہ آوی گی قضا
مسلمین سب ہلہ کرکے چڑہ گئے — جاکے اعدا دین سی لڑنے لگے
تیر و نیزہ خنجر و تلوار سے — کام لین تھین غازیان نیک پے
تیر مارین تھے وہ ہوتا تھا دوسا — پنج و شش کس کے وہ ہوجاتا تھا پار
مارین تھے تلوار یہ جسکے بسر — کٹکے سر گر جاتا تھا مثل گذر
چیزین تھی خنجر سے سینہ مشرکین — نیزہ سے پٹکین تھی اونکو بر زمین
بہہ گئی اوس جا پہ ندی خون کی — لیگئی وہ آبرو جیحون کی
ہوگیا میدان تھا یک لالہ زار — موسم گل مین کہ جون پہولی بہار
تھی ترشح خون کی فوارہ سان — ہوگئے رنگین لباس ہر یک کسان
اقتلو کی اس طرف سے تھی صدا — الامان کی اوس طرف سی تھی ندا
لگ گئے کشتون کی پشتے اسقدر — وہان سی دشواری سی تھا کرنا گذر

وزیدن باد تند و بریدن خیمہ ہای و نشستن رستم در سایہ خچر پر باز و قتل شدن در دریا

چل پڑی پہر ایک ہوا وہان سخت تر — اوڑ گئے خیمہ ہر یک کی سر بسر
خیمہ رستم بھی ہوا مثل پتنگ — رستم اپنے جا سی اوٹہا بے درنگ
تابش خور سے وہ گہبرایا ہوا — ڈہونڈہے تھا ملجا کوئی سایہ کی جا
سیم و زر کے ایک خچر تھے بہرے — دیکھے رستم نے کسی جا پر کھڑے

یزدجرد بھیجی تھا جنگی مردمان — پس مدد رستم کی ہر روزہ یہان
تین لکھہ سے زیادہ تر تھے نابکار — تھے مسلمان اس طرف اسی ہزار
کی مدائن تخت گاہ سے ابتدا — یاد سبک تھی فوجین جا بجا

بوقت شب دعا کردن سعد بن وقاص بکمال تضرع و زاری بجناب باری تعالی بر فتح لشکر

سعد بن وقاص نے کر کے بکا — کی جناب کبریا مین یون دعا
حاکم الحکام ہے تو یا خدا — اور قوت ہے تری اقوی القوی
ہم نہایت ہین غریب اور ناتوان — تیری راہ پر آئے ہم لڑنے یہان
چاہتے ہین دین نبی کا ہو ظہور — جہل و کفر عصیان ہو عالم سے دور
ہم نہایت تر ضعیف ہین اور قلیل — اور کثرت سے ہے یہ قوم ذلیل
فتح و نصرت انپہ یا حق ہمکو دی — انتقام شرک کا تو انسے لے
ورنہ اسلام ہو عالم سے عدم — پھیل جاگا کفر و عصیان یک قلم
پھر زبان پر تیرا لیگا کون نام — جاویگی برباد یہ محنت تمام
رات بھر کرتے رہے رو رو دعا — فتح ہو ہمکو بحق مصطفیٰ
کی خدا نے وہ دعا اونکی قبول — آخرش انکو ہوا ثمرہ حصول
صبح ہوتے ہی پڑہی سبنے نماز — کی دعا مین خیر با عجز و نیاز
آئے میدان مین نکل دونو فریق — ساتھہ ہر ایک کی تھا ہر یک کا رفیق
سعد نے لشکر سے اپنے یہ کہا — صاف کر دو اب یہ جھگڑا روز کا

آگے رستم نے کیا یہ بند و بست — باندہے وہان نیزہ صفین بالا و پست
سب سی آگے فیل ابیض کو کیسا — اور کئی سب اوسکی ہاتھی پیش پا
اور کئی اوسپر شجاعان کو سوار — سب مین سی جو آزمودہ کارزار
اور کہا ہلہ کریں یہ سب تمام — لشکر اسلام سے لین انتقام
فیل ابیض جو کہ تھا آگے کھڑا — اپنے بہائی سے یہ قعقاع نی کہا
قتل اول فیل ابیض کو کرو — دیکھہ لین گے بعد مین جو ہو سو ہو
بعدہ پھر دلمین کرکے خوب غور — تیر مارے اوسکی آنکھون مین بفور
ہر دو بہائی خوب تیر انداز تھے — سب سی بڑہ کر وہ نشانہ باز تھے
تیر آنکھون مین ہوئی اوسکی دوسار — یعنی گدی توڑ کر نکلے وہ پار
فیل ابیض جب کہ نابینا ہوا — درد کی شدت سے سر اپنا دہنا
بی تحاشا وہانسی بہاگا چیخ کر — بہاگے اوسکے پیچھے فیلان سر بسر
اپنے ہی لشکر کے جانب چلدیی — پایمالی فوج کی کرنے لگے
اسقدر دوڑے وہ ہاتھی نابکار — گر گئے وہ سب جو اوسپر تھے سوار
مر گئی گرنے مین بعضے پہلوان — بعضون کی ٹوٹی بدن کی استخوان
ہلہ کرکے چڑہ گئے پھر مسلمین — قتل صدہا کردے وہان کافرین
آگیا اس معرکہ مین وقت شب — ائی اپنے اپنے خیمہ مین یہ سب

جمع شدن مردمان کفار سہ لکھہ و جمع شدن مسلمانان ہشتاد ہزار بنابر کارزار

حکم یون پہونچا امیر المومنین — سعد کی بھیجو مدد کو مسلمین
پس بحکم حضرت فاروق رضؓ کے — بو عبیدہ جامع لشکر ہوئے
جمع کر کے مردمان روم و شام — تابع ہاشم کے ہوئے وہ سب تمام
قیس و قعقاع اور حارث اُس کو — یہ مشیر اوسکے کیے سب نیک خو
لشکر و بیدار جب پایا شمار — مردمان تعداد مین تھے دس ہزار
پہونچا ہاشم لیکے لشکر زود تر — جنگ کو تیار تھے ایدہر اودہر
بہمن جادو تھا یک کس پہلوان — لشکر کفار سے آیا وہان +
اور مبارز کو کیا اوس نے طلب — آوے لڑنے کی لیئے میدان کوئی اب
اسطرف سے نکلا نیفاع نامور — شام سے آیا جو تھا گر کے سفر
بہمن جادو کو مارا لیجا کے وہان — آیا وہ حاجب و گر کس ایک جوان
مارا لیفاع نے بھی اوسکو جانسے — واپس آئے خیمہ مین میدان سے
شام تک باہم رہا جنگ و جدال — اور رہا طرفین مین قتل و قتال
یک الف مسلم ہوئے وہان پر شہید — دس گنی ماری گئے کافر پلید
دن چھپا اور وقت شب کا آگیا — دونو جانب سے ہوا جنگ اکتوا
اپنے اپنے خیمہ کو پہ پھر گئے — کھانا پینا کر کے آسودہ ہوئے

یازدہم جنگ برپا شدن و نابینا شدن فیل ابیض و فرار شدن دیگر فیلان

بات گذری اور ہوا دن آشکار — آئے سب میدان مین کرنی کارزار

روز دوم جنگ برپا شدن اسلامیان با کفار و قتل شدن ہرمز پہلوان

صبح کو جسوقت نکلا آفتاب — ہر دو لشکر آئے میدان مین شتاب
مسلمین سے نکلا ایک غالب جوان — شرمگین سے آیا ہرمز پہلوان
قید غالب نے اوسے وہان کر لیا — اور بخدمت سعد کے پہونچا دیا
دوسرا ایک اور آیا پہلوان — یہانسے بھی معدی کرب پہونچا وہان
پکڑا معدی نے اوسے جا کر وہین — سر تلک لیجا کے پٹکا بر زمین
چیر ڈالا اوسکے سینہ کو بفور — اسکا لشکر مین اوٹھا غوغای شور
اشقیا تھی جو کہ فیلون پر سوار — آیا جا سے بھی برائے کارزار
منتخب ہو کر جوان اسلام کے — متصل فیلون کے پہونچی نیک پے
تنگ فیلان کاٹا تلوارون سے جا — گر پڑے اسوار فیلان جا بجا
فیل پر سے جو کہ گرتے تھے جوان — قتل کرتے تھے مسلمان اونکو وہان
وقت صبح سے تا وقت عشا — ہر دو جانب مین یہ جنگ ہوتا رہا
پانسو اسلامیان مارے گئے — داخل فردوس اعلا کے ہوئے
پھر ہوئی شبکو لڑائی ملتوی — چلدے خیمہ کو اپنے ہر کوئی

آمدن افواج اہل اسلام بنا بر مدد اسلامیان و جنگ شدن با کفار

صبح صادق جب ہوئی وہان آشکار — آئے میدان مین یلان نامدار
بو عبیدہ ابن جراح تھی بشام — کرتے تھے اوس ملک کا وہ انتظام

پھر کسی نے سعد سے پوچھی یہ بات — یہ بہادر کون ہے مجمع صفات
سعد نے ایسا کیا اوس سے بیان — مین نہین واقف ہون یہ کون ہی جوان
کر رہا ہے یہ شجاعت نیکنام — ہی ابو المعجن کی صورت یہ تمام
پاس اسکے ہے جو گھوڑا مثل برق — میرے گھوڑے سی نہین ہی اسمین فرق
لیکہ میرا اسپ ہی گھر پر کھڑا — اور ابو المعجن ہے زندان مین پڑا
گذرا دن اور رات نی دکھلای رو — اپنے اپنے خیمہ مین ہر جنگ جو
اور ابو المعجن بھی واپس آن کر — بیٹھے زندان مین وہ اپنی جای پر
سعد کی بی بی نے شوہر سے کہا — آج کے دن حال جنگ کیسا رہا
سعد نے بی بی سے کیئی ایسے کلام — تھا قریب ہو مسلمین کو انہزام
مسلمین سے لیکن یک پہونچا سوار — اوس نے کی کفار سے آ کارزار
گرتا تھا کفار پر وہ برق سان — کرتا تھا اون کو تہہ و بالا وہان
سامنے جو آیا قتل اوسنی کیا — ما بقا کو اوس نے آکی دہر لیا
تاب اوسکی جب نہ کافر لا سکے — یک بہ یک سب وہان سے اعدا بھاگ اوٹھے
سعد سی پھر اوسکی بی بی نے کہا — وہ ابو المعجن تہا جو زندان مین تھا
آپ کا اسپ اور ہتیار آپ کے — در حقیقت سب یہ اوسکی پاس تھے
اور کیا سب اوسکے قبضہ کا بیان — جانا اوسکا اور واپس آنا یہان
سعد یہ سنکر بہت راضی ہوا — کر دیا زندان سے اوسکو رہا

اخبر نویسی و زندان بودو جنگ کردن از گفتار

ایک ابو المعجن تھے از اسلامیان
خبر نویسی کے سبب تھے قید وہان

سعد کے بیٹے سے یہ اوس نے کہا
گر مجھے تو قید سے کردے رہا

اسپ اور ہتیار دے تو سعد کے
جا لڑون اسوقت مین کفار سے

کرکے مین کفار کو بس انہزام
آؤن واپس قید مین ای نیکنام

سعد کے فرزند نے فورًا اوسے
کر دیا آزاد جا کر قید سے

اوسکو ہتیار اور گھوڑا دی دیا
وہ سوار ہوکر کے وہانسے چلدیا

پہونچا فوج دشمنا پر برق وار
اور لگا ہتیار کرنے نامدار

کاٹی خنجر سے گئے نیزہ سی کام
لیتا تھا گہ تیر سے وہ نیکنام

دیکھی تھا جس جا یہ وہ مجمع کثیر
پہونچی تھا اوس جا یہ وہ مانند تیر

سامنے اوسکے جو پڑتا تھا کوئی
قتل کر دیتا تھا اوسکو وہ تہی

پھرتا تھا لشکر کے اندر برق سان
گہ یسار و گہ یمین گہ درمیان

سبکو گوا اوس نے پٹکا بر زمین
سبکو خالے کئے گھوڑونکے زین

قتل اوس نے سبکو اوس جا پر کئے
دیکھکر مشرک اوسے گھبرا گئے

ہو رہے مغلوب جو تھے مسلمین
پس ہوا غلبہ انہین بر کافرین

سعد بن وقاص یہ دیکھین تھے حال
کر رہا تھا یہ بہادر جو کمال

مقابلہ شدن لشکر کفار با لشکر اسلامیان و شہید شدن زید وار طاہی علمداران اسلام

خالد ابن غرفط ایک کس تھا جوان — وہ سپہ سالار تھے اسلامیان
سعد بن وقاص کچھ بیمار تھے — چلنے اور پھرنے مین وہ لاچار تھے
ایک بلند جا پر انہین بیٹھلا دیا — تا کہ دیکھین وہ تماشا جنگ کا
تین صف پر لشکر اسلام کو — کر دیا تقسیم تا ہون جنگ جو
بعدہٗ خالد نے یہ تجویز کی — اب کرین کفار پر حملہ سبھی
حملہ کر کے چڑھ گئے سب مسلمین — اوس طرف کو جسطرف تھے کافرین
اور لگے چلنے وہان تیر و تبر — کٹکے تن سے گرتے تھے اعدا کے سر
دیکھا جب کفار نے بگڑا یہ کام — لائے رستم کو اوٹھاوہ زشت کام
آنے سے اوسکے ہوئی ثابت قدم — اور گئے اپنے جگہ پر سب وہ جم
زید وار طائی علم بردار تھے — لشکر اسلام کے اے نیک پے
ہر دو کس یکجا ہوئے دو تو شہید — اور ملا اونکے تئین درجہ مزید
عاصم و معدن کرب پہونچے مدد — دشمنون کو کر دیا جا کر کے رد
ہو چلی مغلوب فوج مسلمین — غالب آیا چاہتے تھے کافرین

رفتن ابو المعجن جوان اسلام کہ بعلت

آمدن فرمان بادشاہی بنام فرخ زاد کہ در جنگ التوانہ باید

شاہ نے فرخ زاد رستم کو لکھا — اسقدر کیون جنگ مین وقفہ ہوا
چار ماہ سے ہے تمہارا یہان قیام — کیون نہین تمنے کیا انجام کام
لڑنا اون سے چاہیئے اب زور تر — تا مدد اونکی نہ آجاوے دگر
اون سے تم مردم رہو اماده کین — ولمین کچھ وسواس تم لاؤ نہین
اس جگہ سے لیکے شہر غور تک — فوج کر دی ہے تعین بہر کمک
لیکہ رستم کو تھا غایت اشتباہ — اسلیئے ٹہرا رہا تا چار ماہ
جانتا تھا وہ شجاعت مسلمین — یاد تھا کہنا منجم خورده بین
شاہ نے جب اوسکو تاکیدًا لکھا — تن بہ تقدیر اوسکو لڑنا ہی پڑا
لیکے لشکر آیا میدان مین نکل — لیکہ تھا اوسان مین اوسکے خلل
تیره صف لشکر کے باندہے اوس نے ہان — اور ہر صف مین ہزارون پہلوان
پیش اون سب کے کئے پیل دمان — اور بٹہائے اونپہ ایسے پہلوان
جو کہ تیر انداز تھے مشہور تر — کبر اور نخوت سے تھے آموده سر
فیل ابیض اک اون فیلون مین تھا — نام زد کرتے تھے پیغام قضا
تھا وہ ہم جنسون کا اپنے راہبر — توڑتا تھا اون صفون کو بیشتر

دی امیر المومنین کو بھی خبر — لشکر کفار آتا ہے ادہر
بھیجنی اب چاہیے یہان پر مدد — شور و شر پر ہین گے کفار بد
طلحہ اور تھے اوسکے جو ہمراہیان — غور کے نزدیک پہونچے وہ جوان
طور جاسوسانہ لشکر مین گئے — دیکھکر کچھہ حال یہ واپس ہوئے
ہم طریقون سے یہ طلحہ نے کہا — جاؤ تم مین دیکھکر پھر اؤن گا
وقت شب لشکر مین یہ پھرنے لگے — سیر ہر یک جائی کی کرنے لگے
دیکھا گوشہ فوج پر ایک کس جوان — وہ پڑا سوتا ہے بے خوف و گمان
تھا نہایت پہلوان وہ نابکار — جنگ کرتا تھا ز مردم یک ہزار
اسپ کی تھی ڈور اوسکے ہاتھہ مین — بے خبر تھا اس سے کوہی گھات مین
اپنے گھوڑے سے وہ گھوڑا باندہ کر — چلدیا پھر وہان سے طلحہ زود تر
سوتے سے جب آنکھہ اوسکی کھل گئی — جانا اوس نے لے گیا گھوڑا کوئی
تین کس ساتھہ اپنے لیکر نابکار — چلدئے گھوڑون پہ ہوکر وہ سوار
راستہ مین طلحہ اور وہ ملگئے — اور یا ہم جنگ وہ کرنے لگے
طلحہ نے نیزہ سے مارا وہ جوان — کہتا تھا جو خود کو یکہ پہلوان
پہونچے وہ مقتول کے دو کس مدد — اونکو بھی مارا کہ تھے وہ قوم بد
اونمین سے یک کس کہ جو باقی رہا — طلحہ اوسکو قید کرکے لے گیا
سعد سے اکر کیا جملہ بیان — سب ہوئے سنکر کے خوش اسلامیان

جاکے تم اعراب سے لو انتقام — جسکو پاؤ تم کرو جاکر تمام
ایک کو بھی تم نہ زندہ چھوڑیو — جو مناسب وقت ہو سو کیجیو
ساتھہ لیکر اپنے وہ لشکر تمام — قادسیہ کو چلا وہ زشت کام
غور مین جاکر کیا اوس نے قیام — تھا قریب قادسیہ وہ مقام
یک نجومی ساتھہ مین رستم کے تھا — یون کہا اوس نے کہ ای مہر لقا
دیکھتا ہون مین ستارون کا حال — اندنو اس سلطنت پر ہے زوال
تم پہ ایا ہے زحل لے نیک پے — اور عرب کے ساتھہ مین مریخ ہے
چاہیے کرنا توقف چند ماہ — ورنہ تم ہو جاؤگے ہر یک تباہ
سنکے رستم وہان ہوا خیمہ زنان — اور کہا عرصہ تلک ٹھیرونگا یہان

خبر یافتن سعد بن وقاص از امد لشکر کفار و فرستادن طلحہ را بنابر خبر آوردن مفصل و طلب مدد از مدینہ

سعد بن وقاص نے بھی یہ سنا — لشکر کفار آتا ہے چلا
منتشر اسلامیان تھے چند جا — ایک جا پر سبکو باہم کر لیا
اور فرمایا کوئے لاوی خبر — حال فوج روسیاہ کا زود تر
چند کس نے یہ کہا جاتے ہین ہم — اون مین ایک طلحہ بھی تھے والسلام
اونکو رخصت سوی اعدا کر دیا — اور کہا حافظ نہارا ہے خدا

وہ ہین خدمتگار نے اک پوٹ بھر — خاک کے لا رکھدی اوسکے دوش پر
بس مغیرہ نے کہا شکر خدا — سرزمین فارس کی کی ہمکو عطا
ہم نہین چھوڑین گے یہانکی خاک تک — نیک ہوا حاصل بقول یک بیک
پھر ہوا وہ شاہ سنکر خشمگین — چلدیے دربار سے یہ مسلمین
اپنے لشکر مین یہ پہونچی زود تر — اور کہا احوال یہان کا سربسر
سعد بن وقاص سنکر خوش ہوے — خوب ہو جو تم نہ کافر سے دبے

معین کردن بادشاہ یک لکھہ و بست چہار ہزار مردمان فوج وسنی زنجیر فیل با مارب فرخ زاد رستم

مسلمین سے تھا وہ شہ آمادہ کین — اب ہوا سنکر یہ زیادہ خشمگین
یون دیا اوس شاہ نے یک حکم عام — یہان جو لشکر ہے وہ حاضر ہو تمام
حکم کے ہوتے ہی لشکر آگیا — اور بلا خطہ اوس نے ہر یک کا کیا
ایک لکھ چوبیس ہزار اوس نے جوان — منتخب اون سے کئے وہان پہلوان
اوس نے فرخ زاد سے پھر یون کہا — اب امیران سب پہ ہین تجکو کیا
تیس ہاتھی اوسکے ہمراہ کر دئے — وہ نہایت مست اور خون ریز تھے
فیل ابیض ایک اون فیلون مین تھا — ہیچ تو یون ہے وہ تھا پیغام قضا
تھا وہ ہم جنسون کا اپنے راہبر — وہ صفون کو کرتا تھا زیر و زبر
اوسکو رخصت کرکے پھر ایسا کہا — انتظام اپنے مین مت کیجو خطا

مکہ پر آئے چوتھے اصحاب فیل — حق تعالی نے کئی کیسے دلیل
ساتھہ مین جس قوم کے اللہ ہو — اپنے دشمن سے وہ بی پروا ہو
کر چکا وعدہ نبی جیوسے خدا — ملک فارس تمکو ہوویگا عطا
شاید آیا وہ زمانہ عنقریب — کہہ گئے تھے جسکو اللہ کے حبیب
جسکو چاہے حق تعالی دے ظفر — جسکو چاہی کردے وہ زیر و زبر
صلح کرنی گر تمہین منظور ہے — ہو سکے ہی یہ نہین کچھہ دور ہے
تم کرو ایمان اویسی کو قبول — چھوڑ دو تم جو کہ ہی جہل و فضول
کلمۂ طیب پڑہو از جان و دل — تاکہ تم ہو جاؤ ہم مین مشتمل
اور اگر تم سمجھو اسکو ناگوار — جو نہ دنیا تم کرو بس اختیار
گر تمہین دونو سے اب انکار ہے — ثالث ہم مین تم مین بس تلوار ہے
کردے گی تلوار اسمین فیصلہ — کچھہ نہین رہنے کا جھگڑا آئندہ

پر غضب شدن بادشاہ و رسیدن جوابات متغیرہ

شاہ ہوا سنکر نہایت پر غضب — بولا تم آئے ہو یہان حسب الطلب
ورنہ کرتا قتل مین تمکو یہان — اور کو ہرگز نہ مین دیتا امان
جیمین تھا دون وقت رخصت تمکو زر — پر کروں کیا ہو گئے تم گستاخ تر
پھر کہا یہ اوس نے خدمت گار سے — خاک کی ایک پوٹلا کر لا کو دے
ما بدولت تمسے ہینگے قہر ناک — تمکو مل سکتا نہین ہے جز نجاک

اور ہم مین سے جو تھے ہمت بلند — کرتے تھے اس بات کو وہ ناپسند
طعن کی یہ بات جو فرماتے ہو — یاد کر لو آپ اپنے حال کو
قحط سالی سے رہین تھی ہم تباہ — حق تعالی ہر کسی کو دی پناہ
رحم ہم پر حق تعالے نے کیا — بھیجا ہم پر یک رسول رہنما
نام پاک اونکا محمد مصطفے — وہ بلا شک ہین رسول کبریا
دعوت اسلام کی ہمنی قبول — ہم سے چھوٹا شرک کفران و جہول
اور منکر جو کہ دعوت سے رہا — وہ رہا قہر خدا مین مبتلا
برکت اقدام حضرت سے تمام — اوٹھہ گیا ملک عرب سی زشت کام
خشک سالی نے کیا وہانسے فرار — رہتی تھی وہان پر سدا موسم بہار
کر گیا افلاس ہی وہانسے سفر — بی حقیقت سمجھی ہین ہم سیم و زر
دنیا فرماتی جو آ اجناس و زر — ہمکو کچھہ حاجت نہین والا گھر
حق تعالے نے ہمین اتنا دیا — کرتے ہین گے مفلسون کو ہم عطا
شکر حق کا کرتے تھے ہم بار بار — کہانا پانی ملتا ہیگا خوش گوار
کثرت فوج اپنے جتلانی جو ہو — اوسکے پیرایہ مین دہمکاتی جو ہو
ہین قوی تر آپ ہم ہین ناتوان — سب سی ہی اقوا القوا اللہ کی شان
آپکے تابع ہی گو لشکر عظیم — ہے ہمارے ساتھہ اللہ الکریم
لشکر نمرود پشون نے تمام — کر دیا سبکو تباہ و زشت کام

ہی مصدق یہ تمہاری حال کو — سوچ لو تم اپنے آخر مال کو
لیکن از راہ تلطف واز کرم — درگذر کرتے خطا سے نیکی ہم
کیونکہ ہے یہ سلطنت غربا نواز — اور قدیمی تمکو ہے یہان سی نیاز
غلہ کپڑہ اور زر دون اسقدر — تاکہ تم ہوجاؤ خوش ہر یک بسر
پر ہمارے ملک سے جاؤ چلے — اور نہ آؤ پھر کبھی انبوہ سے
پہلے جیسے آتے تھے آتے رہو — جیسے سابق ملتا تھا پاتے رہو
جسطرح مینے کہا وہ مان لو — ورنہ پچھتاؤگے تم یہ جان لو
یک کرون لشکر گران تم سر تعین — وہ نہ چھوڑے گا تمہین زندہ کہین
تم عرب مین بھی نہ جانے پاؤنگے — یکقلم تم جملہ مارے جاؤگے
یہان نہین رہنے کا نام اسلام کا — جو مجھی کہنا تھا مینے کہدیا

جواب دادن مغیرہ بادشاہ یزدجرد را

یون مغیرہ نے دیا سنکر جواب — گوش دل سے سن لو اہو والا جناب
درحقیقت ہم تھے مفلس اور غریب — رزق سے بھی رہتی تھی ہم کو نصیب
جہلت و حرمت سے ناآگاہ تھے — راستہ سیدہی سی ہم گمراہ تھے
رہتے تھے تم دشت و صحرا مین سدا — گوشت کھا لیتے تھے جسکا ملگیا
پشت ہمت تم مین سی ہوی بھی اگر — مانگتے پھرتے رہین تھے دربدر

منتخب ایک سب سی کرکے ہوشیار — اک بنایا وہان رسول کردگار
پھر بنایا تمنے ایک دین جدید — اور سب ادیان کو کہتے ہو پلید
کرچکے دنیا سے جب وہ انتقال — تمنے ایک پیدا کیا تازہ کمال
پھر لگے تم کرنے ہر جا پر فساد — نام زد اوسکو کیا حکم جہاد
مفلسی نے پھر ستایا ہی تمہین — جو ستانی تم لگے آکر ہمین
یاد آئی یک حکایت بر محل — در حقیقت ہے تمہاری وہ مثل

حکایت روباہ و باغ پر میوہ و قتل کردن روبہای

یک جگہ پر مینے یون دیکھا لکھا — ایک پر میوہ کسی جا باغ تھا
لو نبری اوس باغ مین ایک آگئی — میوۂ باغ آکے وہ کھانے لگی
باغ کے مالک نی اوسکو دیکھکر — یون نگہبان سے کہا کر درگذر
یہ نہایت تر ہے چھوٹا جانور — اسکے کہانے سے نہین چندان ضرر
چند روزہ وہ وہان کہاتی رہے — کھاکے میوہ وہ بہت فربہ ہوئی
اوسکو ہم جنسون کا تب آیا خیال — باغ سے جاکر کہا ہر یک کا حال
جمع ہوکر آئے ہم جنس اوسکے وہان — اور لگی کھانے وہ میوہ بدگمان
پھر تو مالک باغ نے ہوکر خفا — بند در اوس باغ کا کروا دیا
روک کر اوس باغ مین وہ سب تمام — مار ڈالی باغ مین وہ زشت کام

پوچھا شہ نے نام اس کپڑہ کا کیا — یون مغیرہ نے جواب اوسکو دیا
برد کہتے ہین ایسے ہم ہر کسان — یون کہا اوس شاہ نے پردہ جہان
پھر کہا جو ہاتھہ مین رکھتے ہو تم — بس زبان عربی مین کیا کہتے ہو تم
یون مغیرہ نے کہا اے نیکنام — پوچھتے ہو تم زبان عربی مین نام
سوط کہتے ہین ایسے خوردو کلان — یون کہا شہ نے کہ سوزندہ جہان
پھر کہا شہ نے کیا تمنے فساد — پچھلا اپنا وقت بھی ہی تمکو یاد
باپ دادے تھے تمہارے جو کہ وہان — آرزومند ہوکے آئے تھے یہان
تم نہایت تر تھے مفلس اور غریب — پوشش کپڑہ سے تم تھے بے نصیب
رہتے تھے ہر روز تم فاقہ کشان — ملتا تھا کھانا جو اوی تھا یہان
اور نہین ملتا تھا یہان غلہ کثیر — تا نہ مرجان بھوک سے بچہ صغیر
قحط سالی سے رہو تھے تنگ تر — ہوتے تھے اس ملک مین ہم بہرہ ور
تم ہمیشہ اپنے تھے صحرا نشین — صورت آرام دیکھا تھا نہین
تم سدا رہتے تھے وہان پر خوار و زار — کھایا تم کرتے تھے لحم سوسمار
جبکہ تم اس ملک مین آنے لگے — ہر طرح آرام یہان پانے لگے
ملتا تھا کھانے کو یہان پر خوش گوار — سرد پانی اور میوہ بے شمار
ملک مین اپنے کیا جا تذکرہ — ہر کسی کا بڈہ گیا پھر حوصلہ
جمع ہوکر آیا یہان سڑا زبون — یک بنایا اپنا وہان پر ہمون

سعد کو سنکر بہت ساغم ہوا — اور نا مد آخر تک ہوا
یہ مثنے کے ہوے جا پر امام — اور مطیع انکے ہوا لشکر تمام
جملہ لشکر کے ہوے وہ منتظم — اور ہر یک کار کے بس منصرم

طلب کردن ایلچیان یزدجرد از سعد بن وقاص و روانہ شدن مغیرہ بطور ایلچی مع دیگر کسان

یزدجرد نے سعد بن وقاص کے — نام پر نامہ لکھا اے نیک پے
چند اپنے معتمد بھیجو یہان — مین سناؤن اور سنو اونکا بیان
صلح ہو جانے مین ہی سبکی رفاہ — ہی رعیت پروری مدنگاہ
سعد نے لشکر سے کر کے انتخاب — بھیجے چند احباب وہان والا خطاب
یک مغیرہ نامے تھا اونمین جوان — فارسی عربی مین تھا وہ خوش بیان
قادسیہ کا یہ رشتہ کر کے طے — داخل شہر مداین کے ہوئے
ایک جگہ پر آکیا سبنے مقام — مطلع انسے ہوئے سب خاص و عام
عرض بیگے نے یہ شہ سے عرض کی — سعد کے ای ہین یہان پر ایلچی
در جواب اوسکے یہ بولا بادشاہ — لاؤ حاضر اونکو با اعزاز و جاہ
وہ ہوے حاضر بسبے دربار مین — مستعد تھی لینے اپنے کار مین
تھا لباس اونکے تنو پر تنگ تر — شاہ کو آیا تعجب دیکھ کر

بھیجتے یہانسے رہو وہان کو مدد — تا دبی تمسے رہین اہل حسد
مسلمین سے جو کہ ہووی ہوشیار — متقی ہو اور ہو پرہیزگار
معتبر اور آزمودہ جنگ ہو — ساتھہ مین اب اوسکی لشکر بھیجدو
کہنا اون لوگونکا بس آیا پسند — قصد اپنے کو کیا مسدود بند
سعد بن وقاص اصحاب کبار — تھے رسول اللہ کے وہ جان نثار
بدریون مین سی تھی وہ عالی نژاد — اور تھے وہ عشرہ مشہ خوش نہاد
تھے نہایت راست گو اور پاکدین — اونکے اوپر تھا بہر گونہ یقین
کردیا اوس فوج پر اونکو امیر — اور چندین کس کئے اونکی مشیر
اور اونکو ہر طرح سمجھا دیا — انتظام اپنے مین مت کیجو خطا
تندہی سے خوب رکھنا انتظام — لینا بدخواہان دین سے انتقام
اور مثنی کو بھی لکھہ بھیجا یہ ہی — جلد پہونچی گی کمک تیری اجی
لیکے لشکر سعد وہان سی چلدئے — قادسیہ مین وہ پہونچی نیک پی
لشکر اسلام تھا موجود وہان — خوش ہوی ملکر کے باہم بیکران
یون مثنی کا ہوا معلوم حال — تھے نہایت منتظم اور خوش خصال
ایک مرض مہلک اونہین لاحق ہوا — اوسکی کی ہر چند دارو اور دوا
پر ہوئی حاصل نہ اونکو کچھ شفا — آخرش وہ کر گئے ایکدن قضا
تھے وہ غایت جان نثار اور نیکنام — جا کیا فردوس اعلی مین مقام

جلد بھیجونگا مین وہانپر وہ سپاہ — دشمنونکو جو کرے دم مین تباہ
جب کہ یہ پہونچا جواب عرض داشت — ہو گئی خوش مسلمین نیکو صفات

روانہ کردن لشکر پر ظفر جناب امیر المومنین مارب سعد بن وقاص

فارغ ہو کر حج سے آئی جب امیر — اور ہوی حاضر سبھی برنا و پیر
بس ہوی مصروف امیر المومنین — جمع ہوی تاکہ فوج مسلمین
بعضے تو حضرت نی وہان بلوالئی — بعضے یہ سنکر کے خود حاضر ہوئی
ہر طرف سی آئے مردم دیندار — مرد جنگی تھے وہ جملہ چند ہزار
اور جو تھی اشعری اصحاب دین — تھے عجم کے ملک مین ایکجا تعین
ساتھہ مین تھی اونکے یک فوج کثیر — کرتے تھے اوس ملک مین وہ دار و گیر
اور موید اور عتبہ بھی اودہر — تھے مع فوج اپنے کے وہ کام پر
اور جس جا لشکر اسلام تھا — ایسا ہی ہر یک کس کو لکھدیا
اونکو لکھا اپنا لشکر لی کی سب — قادسیہ کو روانہ ہو جو اب
پھر لگے کہنے امیر المومنین — مین بھی خود جاؤن وہان ای مسلمین
مین بذات اپنے کرون وہان انتظام — دشمنان دین کو دون انہزام
آپکے تھے جو محبان خاد مین — بولے یون ہرگز نہ تم جاؤ کہین
آپ اپنے جای پر رکھو قیام — یہانکا اور وہان کا رہیگا انتظام

مقرر کردن یزدجرد را بر سلطنت و حکم دادن او بنا بر قتل مسلمانان

جو رعیت یا کہ اوسکے فوج تھی
قتل ناحق پر تھے امادہ سبھی

مسلمیون سے جو ملتا تھا کہین
قتل کر دیتے تھے وہ اوسکو وہین

جو مسلمان تھے ضعیف اور رہ روان
قتل اونکو کرتے تھے وہ بدگمان

دیہ بدہ اونکا تہا غایت شور و شر
بند رستہ ہو گئے تھے سر بسر

اِکے دو کے کا تھا مشکل سے گذار
سد رہِ اونکی تھے یہ سب نابکار

اس صلہ مین پاتے تھے انعام زر
مستعد رہتے تھے وہ اس کام پر

مسلمین نے جب سنا یہ حال بد
بس ہوئی تشویش اونکو لاتعد

پھر مثنی نے لکھی عرضی وہین
بھیجی درخدمت امیر المومنین

لکھدیا عرضی مین اپنے حال کل
ہو رہا تھا جو کہ وہان پر شور و غل

اور یقین ہے بھیجے گا فوج گران
کیونکہ دشمن ہی ہمارے مال و جان

لشکر دیندار ہے یہان پر قلیل
چڑہ کی آیا چاہتی ہی فوج دلیل

اطلاعاً حال مینے لکھدیا
حکم جو اصدار ہو لاؤن بجا

اون دنو حضرت امیر المومنین
جاتے تھے حج کے لیئے وہ پاکدین

لکھدیا اوس عرضی کا ایسا جواب
حج سے آکر بندوبست ہو گا شتاب

جمع خاطر رکھنا اور کرنا نہ غم
ہی مقدر جو نہو گا بیش و کم

آرزوے سلطنت مین یہان رہا — بعدہ اسطرحیا مین جا بسا
مفلسانہ ہی وہ در حالت سقیم — چند عرصہ سے ہی وہ اوس جا مقیم
وہ کسی صورت سے گر آجاوے یہان — زیب آرا کر دو بر تخت کیان
کیونکہ وارث ہے وہ تخت و تاج کا — ہونا انسب اوسکا ہے فرمان
یون کہا رستم نے اون سبکے حضور — لینے جاؤن گا مین اوسکو بالضرور
جسطرح پر ہین پڑا لاؤن اوسے — تخت پر لا کر کے بٹھلاؤن اوسے
لیکہ تم اسوقت سب پیمان کرو — پھر نہ اپنے قول سے ہرگز پھرو
کی سبھون نے ملکی وہان قول و قسم — ہم نہین پھرنے کے اے والا حشم
چلدیا لینے کو فرخ زاد وہان — جس جگہ پر تھا وہ عالی خاندان
یزدجرد سے جا کے وہ وہان پر ملا — لیکے اوسکو ساتھ اپنے آگیا
اون دنون مین تھا مداین تخت گاہ — بس بنایا اوسکو وہان پر بادشاہ
کر دیا معزول ملکہ کو تھے — ہو گئے اوسکے اطاعت مین سبھی
سلطنت پر ہو گیا جب مستقل — اور ہوا وہ حکمران یون سنگدل
جس جگہ پاؤ مسلمان دیندار — قتل کرنے کا ہے اوسکے اختیار
کاٹ کر لاوے مسلمان کا جو سر — اوسکے بدلے مین بہت سا دونگا زر
اور خزاین اور دفاین کھولکر — کر دیا تقسیم زر وہ فوج پر
اور رعیت کو دیا زر بیکران — ہو گئے سب اوس سے خوش خورد و کلان

حکم یہ سنکر وہ چپکا ہو رہا | ہو کے ناخوش اپنے گھر آیا چلا
پھر بلائے اوسنے درباری تمام | سلطنت کا کرتے تھے جو انتظام

مشورت کردن فرخ زاد از اعیان سلطنت بنابر مغروری زن

جمع وہان پر ہو گئے جب سب کے سب | اون سے یون بولا کہ ای عالی نسب
جو کہ عورت یہانپہ ہی فرمان روا | اس سبب سے سب یہ ہی خفگی خدا
ناقص العقل ہوتی ہین عورات سب | عقل آتی ہے اونہین صدمہ ہو جب
سلطنت مردون پہ یہ جبتک رہی | بس رہی اسکو ترقی اور بھی
جب سے یہ عورت ہوئی مسند نشین | ڈوبتے ہین اسپہ دایم اہل کین
گو کہ یہ عورت ہو از نسل کیان | لیکن ہے اوسکی سبب نقصان و زیان
اور خصوصاً ہی یہ عورت بے خرد | کچھہ سمجھتے ہے نہین یہ نیک و بد
اس جگہ پر کاش کوئی مرد ہو | دشمنون کا دل مقرر سرد ہو
یون کہا سنسے کہ ہی یہ نیک بات | ڈھونڈو کوئی مرد ہو جو نیک ذات
لیکن ہو وہ مرد از نسل کیان | اوسکی شوکت سے یہ دب جان دشمنان
جستجو کرنے لگے پھر اوسکے سب | یزدجرد نامی سنا ایک ذی نسب
نسل سے ہے وہ فریدون کے جوان | یادگار رہے گا وہ از قوم کیان
ہی نہایت ہوشیار اور پر دماغ | گردش افلاک سے ہی داغ داغ

لگتے ہی نیزہ کے گھوڑی سے گرا — کر لیا سر اوسکا خنجر سے جدا
قتل جب یہ ہو چکا سالار جنگ — فوج اوسکی بھاگ اوٹھی سب بے درنگ
بھاگتے دم فوج کے صدہا جوان — جان سے مارے گئے جنگل مین وہان
اور صدہا ہو گئے سب وہان اسیر — شرع کے موجب ہوئے وہ دار و گیر

جب مثنی کو ہوئی فتح عظیم — قادسیہ مین ہوئے جا کر مقیم
مسلمین کو یہ ہوئی فتح و ظفر — منہزم کفار ہوئے وہان سر بسر
لشکر اعدا سے جو زندہ رہے — بھاگ کر شہر مداین مین گئے
اور کیا ملکہ سے جا کر جملہ حال — جسطرح پر وہان ہوا قتل و قتال
دیر تک گو اون سے ہم لڑتے رہے — پر نہ تاب عربیان ہم لا سکے
آخرش ہمنے لیا راہ فرار — آئے ہم سب بھاگ کر بے اختیار

اختیار ہے تمکو جو چاہو کرو — ہمنے سچ سچ کہدیا اے نیک خو
سنکے ملکہ اسکو حیران ہو گئی — اور یہ فرخ زاد سے کہنے لگی
تم کمر ہمت کی باندھو اپنی جیت — تم ہو مہرہ سلطنت کے ہے ہوست
مستعد ہو کر کرو جنگ و جدال — عربیون سے تم کرو قتل و قتال
یہ ہوا معلوم رستم کو زبون — سمجھے تھا وہ شان کو اپنے فزون
اور جانے تھا وہ حال مسلمین — غالب اونپر کوئی آسکتا نہین
جو کوئی اون سے گیا لڑنے جوان — پھر قضا نے وہی نہین اوسکو امان

تم کرو مہران کو یہان سے روان — کیونکہ ہے ہشیار وہ اور پہلوان
ملکہ یہ سنکر ہوئی خوش بے شمار — منتخب مردم کئے بارہ ہزار
ایک سردارون سے مہران جو کہ تہا — بس اوسے سالار جنگ اونہ کیا
ہوکے رخصت ملکہ سے وہ چل دیا — اوس نے بیرون شہر کے ڈیرہ کیا

رسیدن خبر آمدن فوج ایران بسرداری مہران پہلوان

یہ خبر پہونچی بسردار حریر — لڑنے کو آئی ہے ایک فوج کثیر
لیکے لشکر اپنا یہ بھی چلدئے — ایک جا پر دونو لشکر مل گئے
فاصلہ کچھ چھوڑ کر ڈیرہ کیا — بیچ مین ایک رکہا میدان وغا
ہر دو سو سے لشکر ایستادہ ہوا — واسطے لڑنے کے آمادہ ہوا
نکلا مہران لشکر کفار سے — اور لگا کہنے وہ یہ للکار کے
آوے لڑنے کو میری کوئی جوان — وہ میرا لے اوسکا لون مین امتحان
تھا وہ غایت پہلوان شمشیر زن — تیر اندازی مین تھا وہ اہل فن
لشکر کفار تھا بارہ ہزار — سب مین تھا وہ منتخب اور ذی وقار
منذر نامی ایدہر سے ایک جوان — اوس سے لڑنے کے لئے پہونچا وہان
جیسا وہ مشہور تیر انداز تھا — ایسا ہی منذر بھی نیزہ باز تھا
دونو باہم ہو گئے وہان دو بدو — اور ہوئے آپس مین وہ تو رزم جو
مارا ایک منذر نے نیزہ پشت پر — توڑا بس مہران کا سینہ اور جگر

لوٹ لو گر جا کے تم بازار کو — زیست بھر تمکو کبھو پرواہ نہو
ہاتھ آوے تمکو وہان زرد اور سفید — اور بر آوین تمہارے سب امید
ہلہ کر کے چھڑہ گئے دیندار سب — کر لیا تاراج وہ بازار سب
جمع ہو کر سب تجارت پیشگان — اور ہوئے سوے مدائن کی روان
تھا مدائن تخت گاہ ایران کا — رہنا وہان ہوتا تھا جو فرمین روا
اون دنو مین دخت کسرے بادشاہ — نام تہا توران ملکہ ذی پناہ
اوسکے تھا قبضہ مین سب ملک عجم — حکمران تھے ہر جگہ بی خوف و غم
آہوے حاضر تجارت پیشگان — درد دل سی تھے بہت نالہ کنان
ملکہ سے آکر کہا سب اپنا حال — کر دیا اسلامیون نے پایمال
اپنے لٹ جانی کا سب مال و مطاع — گوش زد ملکہ کے کی سب اطلاع
پھر وہین ملکہ کو یہ پہونچی خبر — فوج اسلام آئے ہی راہ دیگر
ہے سر لشکر موید نام زد — کچھ نہین وہ سوچتا ہی نیک و بد
چند قصبات اور دیہات عجم — آ گئے قبضہ مین اونکے بیش و کم
ملکہ کے سنکر گئے ہوش و حواس — اور لگی کہنے وہ از راہ ہراس
دو طرف سی آئی فوج مسلمین — بی معین یہ سلطنت رہتی نہین
اوس نے فرخ زاد سی ایسا کہا — تم بتاؤ اسمین ہے تدبیر کیا
یون کہا رستم نی ای عالی مقام — بس مثنی سے لو اول انتقام

تاخت کردن مسلمانان بارا ربغداد و بدست آمدن مال بسیار

ابن عبداللہ سفر کو کے طے — ثعلبہ مین جاکے ہوئے نیک پے
خوش ہوئے اونکو تنی دیکھکر — دونو لشکر ہوگئے شیر و شکر
ایکدن یہ ہم صلاح دونو ہوئے — لیکے لشکر ملک چیرہ کو گئے
ملک چیرہ بھی تھا ماتحت عجم — چون خراسان تھا علی ہذا اوہم
تھا تعلق اوسکے ایک دیہہ بہر بند — وہ نہایت خوبتر اور دل پسند
دیکھکر وہ لشکر اسلامیان — بس مطیع اونکے ہوئے وہ ہمکنان
اور کیا اوس گانو کو جائے قیام — اور نصب وہان پر کیے خیمہ تمام
کرتے تھے دہاوا مسلمان جابجا — گانون کفارون کو لوٹین تھی سدا
فاصلہ پر وہان سے تھا موضع حنین — کرتے تھے کفار وہان ارام مین
دہاوا کرکے پہونچے وہان اسلامیانے — وہ لگے کہنے کہ کیون آئی ہو یہان
ہم ہین مردم یہان نہایت غریب — رزق بھی ہمکو نہین ہوتا نصیب
مال و جان سی گزر امن دیو ہمین — اس صلہ مین بات تبلادین تمہین
بس شنی نے امن اونکو دیا — اور کہا تبلاؤ وہ ہی بات کیا
یون کہا بغداد ہی یہان سی قریب — ساکنان اوس شہر کی ہین جنس طیب
ہر مہینے مین ہوا ایک میلہ وہان — جمع ہوتے ہین تجارت پیشگان

ہوگیا جسوقت وہان مجمع کثیر
یک جوان اونمین تھا نام اوسکا عزیر

ابن عبداللہ تھا اوسکا لقب
تھا نہایت ہوشیار عالی نسب

کردیا اوسکو خلیفہ نے امیر
اون سبھون پر جو کہ تھا مجمع غفیر

اور مثنی کے اوسے تابع کیا
پھر مثنی کو بھی ایسا لکھدیا

ہم صلاح ہو کر کے دونو کیجیو کام
رکھنا اپنے فوج کا خوب انتظام

سب کہ سب رخصت یہ ہوکر چلدیئے
اور لگے راہ سفر کو کرنے طے

جناب امیر المومنین لشکر دیگر تیار کردہ مویدو عطیہ بن شاعر عروان کو امیر ساختہ بنا بر کردن قبضہ بر عجم رخصت کردن

رہتے تھے مصروف امیر المومنین
تا ہو شایع دین ختم المرسلین

جن دنون تھے وہان مثنی جنگ جو
ایک نیا لشکر بنایا نیک خو

اور موید کو کیا اوس پر امیر
عطیہ بن عروان کیے انکے وزیر

اور کہا جاؤ بر ملک عجم
زیر حکم اونکو کروائے پر ہم

اوسکے قصبات اور دیہہ جو حقیر
قبضہ تم اونپر کروائے پر ہنر

رخصت ہوکر کے عجم پر وہ گئے
حکم کی تعمیل وہ کرنے لگے

بس بہت سی وہ پہ قبضہ کر لیا
قتل کروالا کہ جو سنکر رہا

شغل تھا اونکو ہمیشہ ان دن
رہتی تھی خالی نہ وہ اس شغل بن

بھیجنی اس جا ضرور ہی اب مدد — مشرکان رکھتے ہین غائت جد و کد
عروہ ابن الزید تھے ایک کس جوان — عرضی وہ دیکر کیا اوسکو روان
پہونچا جب یسرب مین یہ قاصد متین — اور ہوا حاضر حضور شاہ دین
یون کہا حضرت نے کہہ لشکر کا حال — کی حوالہ جب سے عرضی نکال
پڑہ کے عرضی کو ہوی حضرت حزین — اور لگے کہنے مقدر تھا یون ہین
غم ہوا شہدا کا جب حد سے فزون — تب پڑہی آیت لغایت راجعون
اور لکھا خط مثنی کا جواب — بھیجون گا وہانپر مدد جلدی شتاب
جب تلک پہونچی مدد تم تک نہین — وہان ہی رہنا تم نہین جانا کہین
جلد اوس قاصد کو رخصت کر دیا — اور زبانی جو کہ کہنا تھا کہا
اور مثنی پڑہ کے اوسکو خوش ہوا — اور جملہ فوج کو مژدہ دیا

روانہ کردن لشکر امیر المومنین بامارت عزیر ابن عبد اللہ بنا بر مدد مثنی

پس امیر المومنین فرخندہ خو — کر چکے رخصت جب ابن الزید کو
ہو گئے مصروف بہر اجتماع — کی مدینہ مین ہر ایک کو اطلاع
بھیجا ایک مکتوب در گرد نواح — دو جہان مین ہے مجاہد کو فلاح
خواہش جنت جسے ہو آوی یہان — ثعلبہ مین ہے مثنی جاوی وہان
ہر طرف سے آئے وہانپر مسلمین — اونکو تھا شوقِ جہادِ کافرین

تا مسلمانان رہین میدان مین — دشمنون کو مار لین یا مر رہین
اور نہونے پاوین میدان سے فرار — اور ہمت سے کرین سب کارزار
حصۂ اول سے نہ پایا پل خراب — گر پڑے دریا مین جا کر وہ شتاب
غرق دریا مین ہوے وہ سب کے سب — اور ملا اونکا نہ ہرگز کچھ نشان
حصہ دوم شامل سوم ہوا — قتل یہ کرتے تھے قوم اشقیا
ملکے کے کے دو تو فی ہمت سعد — کر دیے فوج اشقیا زیر و زبر
بھاگ اوٹھے سب وہانسے فوج کین — یہ ہوئی فتح نصیب مسلمین
راوی کہتا ہے بہ تحقیق مزید — چار ہزار اوس جا ہوے مسلم شہید
ہو گئے جب مشرکین وہانسے فرار — با بقا مسلم ہوے وہان برقرار
اور مثنی وہان گئے آکر ٹھہر — آگئے مسلم جو تھے ادہر اودہر
جمع آکر ہو گئے سب مسلمین — منتشر جو ہو رہے تھے ہر کہین
سب کے سب پھر یہ اکٹھے ہو گئے — بس مثنی وہان سے واپس چلدیے
پل شکستہ کو کیا آکر درست — کر دیا مضبوط اوسکو اور چست
خیریت سے اوس سے اوتر سب تمام — ثعلبہ مین آکے ٹھہرے خاص و عام
پھر مثنی نے اوٹھا کر کے قلم — کی امیر المومنین کو سب رقم
ابتدا سے انتہا تک جو ہوا — اپنے عرضی مین تمامی لکھدیا
اور یہ بھی لکھا اے عالی تبار — کافران اس جا پہ ہینگے بے شمار

بوعبیدہ ہوکے بے خوف وخطر — پہونچی پاس اوس فیل کے کر دو تر
سونڈہ پر تلوار ایک اوسکے جڑی — اور بس کٹکر زمیں پر گر پڑی
پانو اونکا بھی گیا وہان پھر پھسل — گر گئی یہ بھی وہانپر مونہہ کے بل
اور گرا ہاتھی وہان پر سرنگون — دب گئے نیچے یہ اوسکے رہنہون
اور جو تھے اوس فیل ابیض پر سوار — سرنگون وہ بھی گرے سب ناگہاں
کوئی نیچے کوئی اوپر ایک آن — ہوگئے ملک عدم کو یہ روان
بوعبیدہ کی گئی جنت کو روح — چھوڑکر دنیا کے سب زشت وقبوح

مغلوب شدن مسلمانان از دست کافران و واپس آمدن مقام ثعلبہ

بوعبیدہ اور چند ین غازیان — ہوگئے جب باغ رضوان کو روان
کرتے تھے کفار یورش بار بار — ہوگیا حاضر لشکر دیندار
مسلمین پر غالب آئے اشقیا — لشکر اسلام مین جمعہ ہوا
ہوگیا ایک سوی دریا کے روان — تا عبور ہوکر کے پاجاوین امان
دوسرا حصہ حفاظت کے لئے — تا تعاقب مین نہ دشمن جاوین پیچھے
تیسرا حصہ بفوج اشقیا — جنگ کرنے کے لئے وہ گھس گیا
اتفاقاً ایک ہوا قصہ عجب — اہل اسلام ہوگئے مغلوب جب
بس کسی مسلم نے از راہ خطا — پل جو تھا اوسکو شکستہ کر دیا

بو عبیدہ نے تسلی اونکی کی — ہین ممد تم سبکے اللہ اور نبی
لشکر اپنا سب کیا آراستہ — بس سلاح و حربہ سے پیراستہ
میمنہ اور میسرہ اور قلب گاہ — سب کیا آراستہ با عز و جاہ
لیکن ابن القیس ہمراہ کچھہ جوان — آئے میدان مین وہ چون شیر ژیان
نکلے اپنے جا سے بھی وہ کافران — ساتھہ مین تھا اونکے وہ فیل دمان
پہلے سے آموختہ تھا فیل مست — سامنے جو آتا کرتا تھا وہ جست
فیل ابیض یہ نہایت تیز تھا — غیر لشکر کا یہ بس خونریز تھا
جنگ جو اون سے ہوئی جب مسلمین — غالب انپر آگئے وہ مشرکین
ایک تو صدمہ تہا انپر فوج کا — دوسرے وہ فیل تھا مہرہ قضا
لشکر اسلام پر آیا زوال — کر دیے ہاتھی نے اکثر پایمال
جو بچے لشکر مین اپنے آگئے — دیکھکر دیگر اونہین گھبرا گئے
بو عبیدہ نے تسلی دی اونہین — مارونگا اس جانور کو جا کے مین
بعدہ تحقیق کے یہ جانور — کٹنے سے کس عضو کے جاتا ہی مر
جو محقق اسکا تھا اوس نے کہا — سونڈ کے کٹنے سے ہوتا ہی فنا
بو عبیدہ کچھہ جوان لیکر کے ساتھہ — پہونچے میدان وغا مین نیکذات
جو کہ تھے اوس فیل ابیض پر سوار — پھینکتے تھے تیر انپر بے شمار
ہو رہے تھے یہ ادہر سینہ سپر — گو برستے انپہ تھی تیر و تبر

فیل ایبین جو کہ ہیگا صف شکست — ہو رہا ہے ایک عرصہ سے وہ مست
اوسکے ہمراہ اوسکو بھی کر دیجئے — صف شکن کا کام اوس سے لیجئے
بات اونکی اوسکو سب آئی پسند — اور کہا یہ خوب ہے اور بے گزند
کہتے ہی یہ سب مہیا ہو گیا — فیل و لشکر لے کے بہمن چل دیا
بو عبیدہ کو بھی یہ پہونچی خبر — لشکر کفار آتا ہے ادھر
یہ بھی لشکر اپنا لیکر چل دیئے — اور لگے اوس راستہ کو کرنے طے
منزلیں کرتے تھے طے یہ نیکذات — جا کے پہونچے بر لب دریائے فرات
اون دنوں طغیانی تھی اوسکو کمال — اور گذرنا اوس سے تھا غایت محال
اور نہ بیڑا تھا نہ کشتی وہاں — تا اوتر جا لشکر اسلامیاں
جمع کر کے وہاں یہ ہمہ اور حطب — کر دیا منضبوط ایک پل وہاں نصب
ہو گیا طیار وہ پل جس گھڑی — پس عبور اوس سے ہوا لشکر سبھی
بو عبیدہ وہاں ہوئے خیمہ زنان — فاصلہ کچھ چھوڑ کر کے درمیان
لشکر بہمن کا بھی وہاں آ گیا — فاصلہ پر اوس نے وہاں ڈیرہ کیا
دیکھ انہیں گھبرائے وہ قوم غیور — کس طرح دریا سے کر آئے عبور
بعضے بولے پل لیا جب سب بنا — پس عبور اوسپر کو لشکر کر لیا
پھر لگے کہنے یہ ہے ہمت بلند — کرتے ہیں آرام جان کو ناپسند
لشکر کفار جب آیا نظر — ہو گئے آشفتہ سب مسلم ادھر

بوعبیدہ کو خبر پہونچی وہان — جالبوس آتا ہے با لشکر گران
اسطرف سے بوعبیدہ چلدئے — لشکر اپنا سب کا سب وہ ساتھ لے
دونو لشکر ایکجا باہم ہوے — اپنے اپنے جا پہ یہ قایم ہوے
جنگ جو اونسے ہوئی اسلامیان — قتل اونکے کردے اکثر جوان
لڑنے کی اونکو رہی وہان پر نہ تاب — بھاگے وہ میدان سے خانہ خراب
آنکھون مین اونکے ہوا تیرہ جہان — پاس فرخ زاد کے پکڑی امان
حال فرخ زاد نے جب یہ سنا — حسرت و غیرت سے غایت سر دھنا

فرستادن فرخ زاد بہمن جادورا با لشکر گران مع فیل ہا بجہت مقابلہ اسلامیان

سنکے فرخ زاد نے یہ حال زار — سب بلائے وہان بشیر اور دوستدار
اور کیا اظہار اون سے سب بیان — جالبوس ہوکر فرار آیا ہے یہان
اور مسلمانونسے جا پان جا ملا — بے سر و سامان لشکر رہ گیا
اور مسلمانونکے دل مین بڈہ گئی — آئی ہینگی وہ ایدہر دہاوا کرکے
اب کوئی تدبیر بتلاؤ مجھے — ہو فلاح جسمین وہ جتلاؤ مجھے
سنکے اوس سے یون کہا ہامدار — بہمن جادو ہے سب مین ہوشیار
ہی یقین اوس سے یہ ہوگا انصرام — آزمودہ جنگ ہے وہ نیکنام
اب سپہ سالار اوسکو کیجیے — اور لشکر بھاری اوسکو دیجیے

جب مسلمان ہو گیا وہ نیکذات — لیکے منظر اوسکو آیا اپنے ساتھ
بو عبیدہ سنکے اسکو خوش ہوئے — مرتبہ دونو کے افزون کر دئے
اور دی جاپان کو سردارون مین جا — کیونکہ یہ سابق مین بھی سردار تھا
رہ گئے وہ فوج بے سردار کے — پاؤن میدان مین نہ اونکے لگ سکے
اور گئے مارے وہان چندین کسان — جو رہے موجود لڑنے کو وہان
باقا سب ہو گئے وہان سے فرار — پکڑا جا کر پاس رستم کے قرار
جا کے فرخ زاد سے سبنے کہا — ہم پہ جاپان جو سپہ سالار تھا
قید ہو کر وہ مسلمان ہو گیا — لشکر اسلام مین وہ جا ملا
فوج ہماری جملہ بے سر رہ گئی — دیر تک اسلامیون سے وہ لڑی
جب رہا کوئی نہ وہان پشت پناہ — بھاگنے کی جز ہمین سوجھی نہ راہ
لڑ سکے کب فوج بے سردار کے — مرد نامرد ہوئین بے ہتیار کے
سنکے فرخ زاد حیران ہو گیا — اور کہا ہونا جو تھا سو ہو گیا

آمدن جالبوس بنابر جنگ از لشکر اسلامیان و فرار شدن جالبوس

جالبوس ایک اور سردارون سی تھا — پس سپہ سالار اوسکو کر دیا
لشکر مفرور سب کچھ فوج اور — کر دے زیر حکم اوسکے سب بفور
دیکے خلعت اوسکو رخصت کر دیا — اور جو کہنا تھا سو اوسکو کہدیا

بو عبیدہ

آکے میدان مین ہوا نعرہ زنان — آوے لڑنے کو میرے اب کوئی یہان
اور نہ آوے وہ جسے جان ہو عزیز — وہ نہین جاوے گا بیکر پر تمیز
لڑنے کو یہان سے مہاجر ایک گیا — جاتے ہی شربت شہادت کا پیا
باری باری پھر گئے چندین کسان — بس شہید اونکو کیا اوسنے وہان
الغرض لڑنے کو جو جاتا کوئی — زیر خنجر اوسکے ہوتا تھا تبھی
رعب اوسکا اسقدر وہان چھا گیا — اوس سے لڑنے کو نہ کوئی جا سکا
یک کرے تھا دوسری کا انتظار — اور گیا کرنے نہ کوئی کارزار
اور جاپان کرتا تھا وہان شور و شر — آوے لڑنے مجھسے کوئی زود تر
منتظر ابن العصہ تھا یک کس جوان — منتخب تھا وہ ز قوم انصاریان
لڑنے کو اوسکے یہان سے چل دیا — دو بدو جاپان سے وہ جا پڑا
کرتے تھے یہ دونو باہم داو پیچ — پر نہین پاتا تھا قابو انسے ہیچ
دیر تک ہوتی رہی دونو مین جنگ — چلتے تھے تلوار و نیزہ بے درنگ
پر نہین دونو کا ہوتا کچھ زیان — رد کرتے تھے وار وہ ہر دو کسان
آخر کش منتظر کا وار یک چل گیا — رکھ لیا نیزہ پہ گھوڑی سے اوٹھا
بعدہ پھر اوسکو ٹیکا بر زمین — خالی اوسکے کر دیا گھوڑی کا زین
سینہ پر جا بیٹھا اوسکے جست کر — چاہے تھا خنجر سے کاٹے اوسکا سر
اوسنے فوراً کلمۂ طیب پڑھا — سنکے منتظر بار ہا اوسکو کیا

ہوا طاعت ہمکو اللہ اور رسول — یہ جہاد ہمنے کیا دل سے قبول
بعدہ وہان پر جو تھا مجمع کثیر — یون کہا ہم ہین مجاہد یا اسیر
تھی مہاجر اور بھی انصاریان — اور علاوہ انکے تھے اکثر کسان
ہوگیا یہ مجمع ملکر چار ہزار — کچھ پیادہ انمین تھے کچھ تھے سوار
بوعبیدہ کو کیا سب پر امیر — اور سلیط القیس کو اونکا وزیر
اور مثنی حارثہ آئے جو تھے — اور عمر الحرم تھے یک نیک پے
اونکو سردار اور اعیان کردئے — بوعبیدہ کے یہ سب تابع کئے
بوعبید سے کہا اے نیک نام — کیجیو انکی صلاح سے آپ کام

روانہ شدن بوعبیدہ ثقفی و گرفتار شدہ آمدن جاپان و مسلمان شدن او

بوعبیدہ نے کے لشکر چلدئے — اور لگے اوس راستہ کو کرنے طے
یک جگہ پر جاکے دیکھا اژدہام — یہ سنا ہی لشکر اعدا تمام
ہوگئے اوس جا پہ یہ خیمہ زنان — گرد ٹھہرے انکے سب سلامیان
رات گذری اور صبح جب ہوئی — ہر دو جانب سے صفین بانہی گئی
لشکر اعدا سے نکلا ایک جوان — نام زد جاپان تھا اور تھا پہلوان
تھا ملازم خاص فرخ زاد کا — اور سپہ سالار اوس لشکر کا تھا
آیا وہ میدان مین با کر و فر — زیر ران گھوڑا تھا اوسکے تیز تر

بس ہوا لاحق مجھے یہ خوف وغم | مارے جائینگے مسلمان یک قلم
مین مناسب جان کر آیا چلا | حکم جیسا ہو سو مین لاؤن بجا
بولے سنکر اسکو یون والا جناب | ٹھہرو تم تجویز ہوگے اب شتاب
آئے مسجد مین امیر المومنین | جمع تھے وہان پر تمامی مسلمین
آپ نے بازیب وفر خطبہ پڑہا | کی بہت اوسمین ادا حمد وثنا
پھر کہا یہ اے گروہ مسلمین | تم ہو اپنے مخلصین وصادقین
حق نے وعدہ دوست مہی اپنے کیا | ملک سب امت کو مین تیرے دیا
کوشش امت سے سب ملک عجم | آئیگا قبضہ مین یہ بے خوف وغم
اور خزائن اور دفاین اے حبیب | تیری امت کے کئے ہین نصیب
ہی مناسب تمکو اب کرنا جہاد | تاکہ برآوے تمہاری سب مراد
اور غنیمت ہاتھہ آوی بے شمار | تمسے راضی ہو جناب کردگار
جو کرے اسلام کا روشن چراغ | حق تعالی دے اوسے رضوان کا باغ
مومنین کی جو مدد کرتا ہے تئے | حق تعالی سے اوسے جنت ملے
بو عبیدہ ثقفی بن مسعود تھے | وہ بھی اوس مجلس مین وہان موجود تھے
بس کھڑے ہو کر لگے کہنے وہان | راہ مولا مین ہون سو قربان جان
مین مع قوم اپنے کے اے شاہ دین | جاؤنگا کرنے جہاد اب بالیقین
ایک سبط انصاری ابن القیس تھا | وہ مع قوم اپنے کے یون بول اوٹھا

یک کردہ پر کردیا اونکو امیر — اور مطیع اونکے گئے برنا و پیر
بھیجا فارس مین بسرحدِ عراق — کیونکہ تھے اوس جا پہ سب اہلِ نفاق
پس تعینات اونکو وہان پر کردیا — تاکہ شریع مین نہو کچھہ مفسدا
رہتے تھے یکجا پہ وہ عالی مقام — کرتی تھے وخط و نصائح وہ مدام
رہتے تھے جس جاے پر بن جاریہ — تھی خراسان کے تعلق وہ جگہ
اور خراسان تخت تھا ایران کے — اور علاوہ اوسکے دیگر ملک تھے
حاکم و ناظم جو تھا اوس ملک کا — اوسکا فرخ زاد رستم نام تھا
ہوگئے بوبکر جب رحلت گزین — سب منافق ہوگئے آمادہ کین
اور متنبی کو ہوئی تکلیف وہان — کرتے تھے یورش اونہو پر دشمنان
رہنا وہانکا ہوگیا دشوار تر — چلدیئے وہ اوس جگہ کو چھوڑ کر
پس منازل اور مراحل کرکے طی — آگئے یسرب مین وہ فرخندہ پی
حکمران تھے اون دنو حضرت عمرؓ — یہ ہوئے اونسے ملاقی آن کر
اور کہا یون یا امیر المومنین — آیا ہون بچکر بچا کر مسلمین
جان کی اپنے نہ تھی پروا مجھے — تھا خیال مسلمین واللہ مجھے
قتل ہوجاوین گے وہ یہان پر سبھی — اور نہین بچنے کا اونسے ایک بھی
آگیا پھر وہانپہ یک لشکر گران — تھے نہایت سخت تر وہ کافران
اور تھے ہمراہی میرے وہان پر قلیل — اور بکثرۃ اونمین تھی قوم ذلیل

حال روم و شام اور کچھہ مصر کا
پس مفصل اونکو مین نی لکھدیا

اور ہزارون اور بھی قصہ رہے
پس قلم انداز اونکو مین کئے

قصہ فارس کا بہی ہی غائت عجیب
کرتا ہون اوسکو رقم مین ای حبیب

شروع حال جنگ فارس

یزدجبر نامی تہا شاہ ایران کا
ملک فارس اوسکے سب قبضہ مین تہا

بلک بعضے شہر از ملک عراق
دخل مین اوسکے تھی حسب الاتفاق

تھا وہ صاحب تاج از نسل کیان
جد اعلی اوسکا تھا نوشیروان

ابتدا کیومرس سے اوسوقت تک
سلطنت کا تھا ممد دور فلک

تھی غرض وہ سلطنت دیرینہ سال
اور نہ آیا تھا کبہو اوسکو زوال

ملت و مذہب مین تھی آتش پرست
شرع گستاسب تہا سب بندوبست

تھے خزینہ اور دفینہ اور دواب
اور سلاح و حربہ لشکر بیحساب

سلطنت کوئی نہ لاسکتی تھی تاب
چھا رہا تھا اوسکا ہر ایک پر رعاب

یزدجر کو ہو گیا تہا کچھہ غرور
بندوبست اوسکے مین آیا تہا فتور

حضرت بوبکر نایب مصطفےٰ
جب خلافت پر ہوی فرمان روا

آپنے بھیجا تہا لشکر ہر طرف
تاکہ ہووی شرک کفران ہر طرف

ایک مثنے حارثہ اصحاب و یار
تھے نہایت متقی پرہیزگار

پہونچا پھر لشکر یہ قصر النسیہ پر — صلح کی اون سے کچھ دیکر کے زر
وارد ہ پر پہر ہوے یہ خیمہ زن — بس مطیع اونکے ہوی سب مرد و زن
ایک عریش شہر تھا وہان پر کلان — تھے مسلمین کے وہان سب دشمنان
کر لیا اوس شہر کو جا کر حصار — وہان کا حاکم نکلا بہر کارزار
جب کہ دیکھا لشکر اسلامیان — کی اطاعت اوسنے بی جنگ کر وہان
فیج و بیدا اور میا میں اور نخلہ بھی — ان سبھون پہ صلح سے فتح ہو گئی
اور علاوہ ان جزایر کے دگر — سب کے سب فتح ہوی یہ صلح پر
پہونچی عمر العاص کو اوسکی خبر — پای پس جن جن جزایر پر ظفر
لکھا عمر العاص نے پہر ایک خط — نام پر حضرت عمر کے اس نمط
شکر بیحد ہے بدرگاہ خدا — کی جزایر پر ہمین فتح عطا
پر تو اسلام کوہ و ارض پر — اور جزایر جو کہ تھے یہان جسقدر
نور افشان ہو گیا چون آفتاب — آپکو ہو وی مبارک اے جناب
اور غنیمت کا کہ جتنا خمس تھا — پس مدینہ کو روان سب کر دیا
پڑھ کے خط حضرت ہوی شاد ان کمال — کی سب حمد و ثنائے ذو الجلال
بعدہ پہر آپنے لکھا جواب — حق تعالے اسکا دے تمکو ثواب
اور جو ہین مسلمین وان پر تمام — میرے جانب سے اونہین ہو سلام

قلم انداز کردن حال فتوحات متفرقہ بسبب طول شدن کتاب

پٹرہ کے خط لشکر کیا وہان پر روان
چار ہزار اوسمین تھے تو اسلامیان

پان سوا سوار تھے اسلام کے
چند جا پر فتح تھے وہ پا چکے

اور کیا مقداد کو اون پر امیر
یہ نہایت مستعد تھے اور دبیر

رات دن کرکے یہ راہِ بحر طے
پہونچے اوس قلعہ پہ فوجِ نیک لے

پہونچا جب یہ لشکر جرار وہان
ابن مرہ کو ہوا بس خوف جان

صلح کی مقداد سے اسطور پر
دیوی اونتیس سیر پختہ سرخ زر

چار سو اونٹ ایک ہزار ہون بکریان
پیش کش کے طور اول دیوی یہان

ایک برس کے واسطے یہ ہی امان
بعدہ ایمان لاوین سب یہان

ورنہ لیکر اپنا سب اہل و عیال
بس نکل جائین یہانسے سب بے قیل و قال

اشقیا نی کر لیا یہ سب قبول
ہو گیا وہ پیش کش جملہ حصول

رفتن لشکر اسلام بر موضع نقارہ و مسلمان شدن حاکم آن موضع

بعدہ پھر لشکرِ اسلامیان
پہونچا در موضع نقارہ بیگمان

وہان تہا باقر ابن اشرف حکمران
پاس اپنے رکہتا تھا چندین جوان

دیکھکر وہ لشکر اسلام کا
تاب لڑنے کی نہ اونکی لا سکا

اپنے لیکر سب گروہ حاضر ہوا
صدق دل سے کلمۂ طیب پڑہا

سب جماعت وہ مسلمان ہو گئی
ہو گیا شایع وہان دین نبے

فتح کردن جزیرہ قصر المشید و وازدہ و عریش و دیگر جزایر

تحت مین وسکے جزائر جتنی تھے — آے جملہ قبضہ مین اسلام کے
کر لیا اسلام بعضون نی قبول — اور رہے محروم بعضی کس جہول
جو پھوے اسلام سے منکر کسان — جزیہ دینا لکھہ دیا ہر یک نی وہان
خمس اپنے مال سے ہر ایک کس — لائی حسب پیش بلال عالی نفس
اور غنیمت ہاتھہ جو آئی تھین وہان — نزد عمر العاص سب کر دی روان
اور ظفر یابی جزیرہ کی لکھی — سنکے حضرت کو ہوئی بیحد خوشی

رفتن لشکر اسلام بر جزیرہ آتیس و صلح شدن از حاکم ساہر و گرفتن پیشکش

تھی امیر فوج جو وہان پر ہلال — وہ غایت تھی متقی اور خوش خصال
پا چکے آتیس پر جب وہ ظفر — اونکو دی بوتوب نے ایسی خبر
جانب شرق ہے جزیرہ غرنا نام — رہتی ہین نصرانیان وہان پر تمام
ہین تعلق اوسکے چندین شہر ہای — اون سبھون مین رہتی ہینگے اشقیای
صاستاین مرہ ہی حاکم وہان — ایکہزار اوس پاس ہین جنگی جوان
فوج لیکر اوس طرف یہ چلدی — چند روزون مین گیا وہ راہ طی
جا کے گھیرا قلعہ غرنا کا شتاب — اس توقع پر کہ ہووین کامیاب
لیکہ قلعہ اوسمین ایک مضبوط تھا — انکا اوسپر کچھہ نہ قابو چل سکا
رکھا چالس دن تلک اوسکا حصار — پر برآمد کچھہ ہوا اونسی نہ کار
لکھا عمر العاص کو تب یہان کا حال — بھیجو تم یہان پر کمک ای خوش خصال

اور یہ بوثوب تھا غائب دلیر
جانتا تھا جنگ کے یہ ہیر و پیر

ایک ہوتا دوسرے پر تیغ ران
داؤ پیچ اپنے وہ کرتے تھے وہان

چل گیا کچھ داؤ پھر بوثوب کا
مار کر نیزا دیا شطا گرا

پس گرا گھوڑے سے شطا بزرین
پہونچی اوسکی روح در خلد برین

ہوگیا میدان مین جب وہ شہید
غم ہوا با مرگ کو اس سے شدید

ہر دو لشکر ہوگئے پھر دو بدو
اور لگی تلوار چلنے ہر دو سو

جب ہوئی یورش یہ فوج کافرین
او کھڑے تب سیدانسے یا مسلمین

ہوگئی با مرگ وہان پر نیک تر
بھاگ کر آئے درد میاط پر

اور عقب افگنے ہوا لشکر دوان
جو کہ تھے بوثوب کے ہمراہ کسان

تھا قریب اسکے کہ وہ با مرگ کو
قتل کردین یا پکڑ لین شتاب خو

اسمین پہونچا لشکر اسلامیان
جو کہ عمر العاص نے بھیجا تھا وہان

جا پڑا وہ لشکر کفار پر
کر دیا دم مین اونہین زیر و زبر

اور ہوے کفار پر وہ تیغ ران
ہوگیا میدان وہ لالہ لبسان

اور پکڑا بوثوب کو جھٹ لیا
اور تباہ سب اوسکا لشکر دیا

قتل ہونے سے کہ جو باقی رہے
آے سب لشکر مین وہ پکڑے ہوے

کر لیا بوثوب نے ایمان قبول
صدق دلسے ہوگیا تابع رسول

بعدہ پھر لشکر اسلام کا
کوچ کر کے داخل انطابلس ہوا

تخت مین اوسکے خزائر تھے دیگر — رہتے تھی وہان اوسکے بھائی اور پسر
پاس افنکے بھی تھا لشکر اور سپاہ — اونکا یہ وہ اوسکے تھے لیشت پناہ
وہانسے بھی بلوا لئے اوسنے جوان — منتخب جو جو کہ تھے وہان پہلوان
بعدہ پھر اوسنے کی اونکی شمار — سب ہوئے تعداد مین اکیس ہزار
اور جہازون پر سوار اونکو کیا — بعدہ دبیاط کے راہ چلدیا
اوترے جاکر متصل دبیاط کے — کر دئے میدان مین خیمے کھڑے
پہونچی یہ بامرک کو اسکی خبر — آیا ہے لڑنے کو بوتوب حیلہ گر
نکلے یہ بھی شہر سے لیکر سپاہ — اور ہوے میدان مین جاکر زرہ خواہ
ہر دو لشکر مین ہوا آغاز جنگ — برسین تھے مانند باران کی خدنگ
صبح سے تا شام جنگ ہوتا رہا — بھر گیا لعشون سے میدان وغا
اون دنو تھا نصف ماہ شعبان کا — وقت صبح کے یہ جنگ برپا ہوا
آیا فوج اشقیا سے ایک جوان — اور پکارا لڑنے آوے کوئی یہان
اس طرف سے پہونچی شطا دیندآ — اور لگی دونو مین ہونے کارزار
دیر تک دونو مین جنگ ہوتا رہا — قتل شطا نے اوسے آخر کیا
آتے تھے چھٹ چھٹ کے وہانیر پہلوان — قتل شطا اونکو کرتا تھا وہان
باری باری آتے بارہ کس جوان — کر دے شطا نے اونکو بے نشان
قتل بارہ کس ہوئے کفار جب — پہونچا خود بوتوب جنگ کرنے کو تب

داخل اسلام ہونگا عنقریب | ساتھہ اپنے لیکے احباب و حبیب
اور میرے جسقدر ہین تابعین | یک قلم ہوجاوینگے سب مسلمین
درجواب اوسکے بن عامر نے کہا | یہہ اگر سچ ہے ملی جنت مین جا
وین اور دنیا مین ہوگی مغفری | اور نہین تو ہے سراسر کہتری
چلدے یہ وہانسے ہردو صاحبان | سب کیا یا مرک سے اگہبان
بولی یون مامرکوہ ہے حیلہ گر | ظاہرا ٹالا نہین کرکے مکر
جانتا ہون اوسکو وہ ہی پرغرور | جنگ کرنے کو وہ آوی گا ضرور
کام سے اپنے نہ تم غافل رہو | چاہیے تم جمع ایک لشکر کرو
تھے معاون جس جگہ یامرک کے | سب اکٹہے اوسنے ایک جاگہ کئے
اور عمر العاص کو ایسا لکھا | بہیجو تم یہان پر مدد اسے ہنما
پڑہ کے عمر العاص نے خط یزید | سامنے بلوای سب فوج سعید
ساٹھہ ہزار اسوار چھانٹی فوج سی | جو کہ کار جنگ مین جرار تھے
تھی بلال ابن اوس یک کس جوان | کردیا بس اونکو اوسپر حکمران
چلدئے وہ لیکے اپنی سب سپاہ | جانب دمیاط کے باعز و جاہ

امدن بوثوب با لشکر گران و شہید شدن شطا و گرفتار شدن بوثوب

جب کہ شطا اور یزید نیک خو | رخصت ہوکر چلدے دمیاط کو
جو کہ تھا بوثوب غایت کینہ ور | اوس نے یک لشکر بنایا جلد تر

چند آیت سورہ مریم کی پڑھی | جنسے ظاہر عبدیت عیسی کی تھے
جب جواب اوس سے نہ کوئی بن پڑا | یون کہا بوثوب نے یہ سحر تھا

ظہور شدن کرامت ابن عامر بہ بارش و واپس آمدن شرطا از نزد بوثوب و سامان جنگ

اون دنونمین ہورہا تھا خشک سال | اور تھا امساک باران وہان کمال
تھی زراعت وہانکی پژمردہ تمام | الغیاث آب تھا افواہ عام
یون کہا اوسنی تم ہو یار رسولؐ | تم کہو حق سے کہ بارش ہو نزول
ہوگئی بارش تو ہمکو ہو یقین | راست ہیگا دین ختم المرسلین
ورنہین قصہ ہین یہ طول و طویل | اور دعوی ہے تمہارا بے دلیل
کہتی ہی اوسکی اوٹھی وہانسی یزید | اور گئے دریا پہ یہ مرد سعید +
کی وضو اور پھر پڑھی وہانپر نماز | اور دعا کی منہ کے باعجز و نیاز
ہوگئی فورًا دعا وہ مستجاب | چھاگیا گردون پہ ابر اور سحاب
برسا پانی ایکدن اور ایک رات | ہوگئی سرسبز سب باغ اور نبات
آنکر بوثوب سے ایسا کہا + | دیکھی تونے شان حضرت کبریا
بولا وہ یہ بات سنکر در جواب | ہی تمہارا سحر بے حد و حساب
بولی حضرت سحر ہی ایک زشت کام | ہم مسلمانون مین ہے مطلق حرام
یہ مہربانی ہے رب العالمین + | اور توسل ہے یہ ختم المرسلین
سنکی یہ بوثوب حیران ہوگیا | عاجزی سے اوسسے یون کہنے لگا

انبیاؤن سے جو ہین افضل ترین — ہی محمد ص نام ختم المرسلین
آجتک کوئی نہین ایسا ہوا + — اور نہ آیندہ کو ہوگا مطلقا
روز اول سے نبی جتنے ہوے — اونکی مقدم کی خبر دیتی رہے
یاتی من بعدی جو عیسیٰ نے کہا — نام احمد ص اوس سی ہیگا برملا
اور فضائل اونکے ہینگے بی شمار — ہو نہین سکتا ہے اونکا انحصار
جب وہ فخر المرسلین پیدا ہوے — برج چودہ محل کسری گر گئے
ہوگئی سب سرد آتش خانہ ہای — منہدم بس ہو گئے بتخانہ ہای
ہین رسول ص اللہ مجموع الصفات — بس ہوی اونسے ہزارون معجزات
لکھہ گئے جنکو ہین دانایان محال — وہ کیے کفار نے اونسے سوال
غیر ممکن ہو گئے سب ممکنات — اللہ اللہ تھے وہ محمود الصفات
کرتا ہون اونمین سی کچہ قدری بیان — جیسے خرمن سی ہو ایک دانہ عیان
بولنا پتھر کا اور آنا شجر + + — اور ہونا چرخ پر شق القمر
آونا مجلس نبے مین سو سمار — کرنا اوسکا گفتگو انسان وار
جانا اونکا عرش پر بی راہ بر — واپس آنا پھر زمین پر جلد تر
نازل ہونا اونپہ قرآن مجید — مثل اوسکے بہی جہان مین نا پدید
مکہ مین گرنا بتون کا دیکھکر + — کلمہ پڑھنا کنگرون کا سر بسر
ظاہر ہے اونکی یہ پیشین گفتگو — پھیلنا اسلام کا ہر چار سو

بولی ہمراہ تیری مین چلتا ہون وہان — آوی گر تکرار مذہب درمیان
تم نہین دی سکنی کے اوسکا جواب — مین ہون واقف کار اسمین بیحساب
بات اونکی یہ پسندیدہ ہوی + — چلدیے تیار ہوکر وہ تبھی + +
ہوی کشتی مین یہ ہر شش کس سوار — اوتری جا تبنیس مین یہ ذی وقار
پھونچے در پر قلعۂ بوثوب کے — اطلاع دی اپنے آنے کی اوسی
دی اجازت اونکو آنے کی وہان — تخت پر بیٹھا ہوا تھا وہ جہان

حاضر شدن ہر دو ایلچی نزد ابو ثوب و آمدن تذکرہ مذہب و جواب دادن ہر یک از علما

پھونچی یہ دار الحکومت مین کسان — یعنی شطا اور یزید خوش بیان
بیٹھے اوسکی پاس جاکر برزمین — بولا یون بوثوب تم ہو منکرین
حضرت عیسیٰؑ جو تھے صورت بشر — حق تعالی کے مگر تھے وہ پسر
کیونکہ وہ بی باپ کے پیدا ہوی — اور اونسے معجزہ صدہا ہوی
تمنی چھوڑے وہ لیا مذہب نیا — تمسے راضی کیسے ہوویگا خدا
ابن عامر نے جواب اوسکو دیا — یہ غلط فہمی تمھاری ہے شہا
وحدہ اور لاشریک اللہ ہی — جو شریک اوسمین کرے گمراہ ہی
حضرت آدمؑ کے نہ باپ ہی اور نہ ما — خاک سی حق نے اونھین پیدا کیا
تم مسیحؑ کو کہتے ہو حق کا پسر — اب بتاؤ کون ہے حق کا پدر
در حقیقت ہین مسیح بندہ خدا — لیکن ہینگے یہ بزمرہ انبیا

انبیا ۔ ۔ ۔

دی انھون نے یہ خلیفہ کو خبر | قبضہ اسلام ہوا دمیاط پر

رفتن شطا شہزادہ و یزید بن عامر بطور ایلچی نزد ابو ثوب نصرانی در جزیرہ تنیس

جسقدر دمیاط کے تھے ساکنین | ایک قلم سب ہو گئے وہان مسلمین
شاہ پا مرگ اپنی جا گہہ پر رہا | سلطنت مین کچہ نہ فرق آیا ذرا
شاہ شہزادہ نے باہم مشورا | ایکدن ملکر کے یون باہم کیا
چاہیے کرنا کسی جا پر جہاد + | تاکہ ہووے دین احمدؐ از دیاد
ایک جزیرہ وہانپہ تھا تنیس نام | قوم نصرانی تھے اوس جا پر تمام
تھا ابو ثوب اوس جگہہ پر حکمران | پاس اوسکے ایک تھا لشکر گران
شاہ نے یہ بات بیٹے سے کہی | کیجیے بو ثوب پر لشکر کشی + +
پھیل جاوے تاکہ وہان دین نبیؐ | اور وہ رہو جاوے وہانسے گمرہی
سنکے شطا نے کہا اے نیک خو | دعوت اسلام اوس ہی اول کرو
گر نہ مانے گا تو ہے پھر اختیار | کرنی اوس ہی چاہیے تب کار زار +
اور مناسب اسطرح ہی اے پدر | مجکو بھیجو ایلچی کے طور پہ + +
دعوت اسلام اوسی جا کر کرون | حشمت و اجلال اوسکا دیکھہ لون
یون کہا شہ نے یہ ہی بہتر صلاح | اسمین ہیگی ہر دو جانب کی فلاح
چار کس ہمراہ لیے اپنے غلام | ہو گیا طیار وہ عالی مقام +
وہان یزید ابن عامر جو کہ تھے | وہ صحابی تھے رسول اللہ کے

پوچھا اوسکی باپ نے یہ کیا تھا حال — کس سبب سی تو ہوا یہان پر نڈھال
یون کہا اوسنی ہے قصہ بی بیان — آنہین سکتا ہے بالکل برزبان
مختصر سا تمسے مین کہتا ہون حال — ہینگے جملہ مسلمین والا کمال
روضۂ رضوان مین ہین انکی مکان — حور و غلمان انکی ہینگے چاکران
حق تعالی کا ہی انپر فضل عام — ہین محمد انکے ملائک سب تمام
جو موالید ثلاثہ ہے عیان + — سبکی ہے نام محمدؐ برزبان
دین احمدؐ کا صحیح ہی اور درست — اور علاوہ اسکی جو ہی سب ہی سست
جو ہی اس ملت مین وہ ہی مسلمین — جو ہین باہر اس سی وہ ہین کافرین
مین نے دیکھا ہی مقام کافران + — وہ ہی دوزخ حق تعالی دی امان
ہینگے دوزخ مین مصائب بیشمار — ہو نہین سکتا ہے اوسکا انحصار
دین احمد سے جسی ہے انحراف — جایگاہ اوسکی جہنم ہینگی صاف
مین ہوا کفر و ضلالت سی ملول — دین احمدؐ کو کیا مین نے قبول
پڑھ کے پھر کلمہ شہادت بر ملا — فوج شاہی سے علیحدہ ہو گیا
فوج شاہی مین سی مردم یکہزار — ساتھہ اوسکے ہو گئے ایمان دار
باپ نے دیکھی جو یہ حالت پسر — ہو گیا وہ بھی مسلمان زود تر
باپ و بیٹے ہو گئے جب مسلمین — سب مسلمان ہو گئے وہان کافرین
لکھا عمر العاص کو سب تذکرہ — جو کہ پیش آیا تھا یہان پر معرکہ

آگیا اسلام اون سبنی قبول — ہو گئے تابع وہ سب شرع رسول
اور مخالف دین احمدؐ جو کہ تھا — دیکھنی سے انکے نابینا رہا

قبضہ شدن اسلامیان بر شہر و بمقابلہ آمدن بادشاہ مسلمانان و مسلمان شدن شطا پسر بادشاہ و بار مسلمان شدن بادشاہ و ہمہ رعایای شہر

پھر کسی نے بادشاہ کو دی خبر — مسلمین بھاگے ہین میدان چھوڑ کر
نکلا شاہ اور شاہ کی جملہ سپاہ — تاکہ ہووی مسلمین کا سد راہ
فوج سے جب شہر خالی ہو گیا — مسلمین نے اوسپہ قبضہ کر لیا
اور بنی اعمام نے در شہر کے — جتنے تھی وہ سبکی سب بند کر لیے
شہر پر قبضہ ہوا اسلام کا — در پہ پہرہ تھا بنی اعمام کا
بادشاہ اور بادشاہ کی فوج سب — سخت تھی حیران وہ کیا کیجی اب
کر چکی جب شہر کا یہ بندوبست + — آئی باہر شہر سے یہ نیک بخت
باندہ کر صف اپنی یہ والا تبار — منتظر تھے تا شروع ہو کارزار
اوس طرف سی آئی فوج بادشاہ — بھر گیا افواج سے وہ رزم گاہ
اور جو شطا نامی تھا شہ کا پسر — تھا مقیم گوشہ وہ ایک جای پر
جب مقابل مسلمین سے شہ ہوا — دیکھنی کو یہ تماشا آگیا +
دیکھتا وہ ہر جانب کو رہا + — کھینچ کر کے وہ آہ کو وہان گر گیا
دیر تک اوسپر وہ ہی حالت رہی — ہوش مین آیا کہ جب فرصت ہوی

رفتن پسر حکیم در لشکر اسلام براہ سرنگ و آوردن جوانان ہمراہ خود در خانۂ خویش

ابن ازدر سے کہا سب جا کی حال
چاہتا ہون بامرگ پر آوی زوال

باپ میرا تھا جو جای مسلمین
قتل شہ نے کر دیا اوسکی تئین ۔

ایک سرنگ تیار کی ہی مین نے اب
تم چلو گھر میری یہان سے سب کی سب

رہ کی وہانپر شہر پر قبضہ کرو +
بدلا میرے باپ کا تم شہ سے لو

بولی اوس ہی ابن ازدر ای پسر
ہی ترا یہ سب فریب ای فتنہ گر

ہوکے ایک جاسوس یہان آیا ہی تو
اور فریب ہمکو دیا چاہتا ہے تو

تو نہایت ہی فریبی پر دغا +
قتل کے لائق ہے تو ای پر خطا

مستعد اوسکی ہوئی وہ قتل پر
بولی مقداد اوس ہی ای نیکو سیر

بس توقف قتل مین اسکی کرو +
خواب مین نے ایک دیکھا ہے سنو

ایکجا پر ہین جناب مصطفےٰ ص
یہ جوان ہے سامنی اونکے کھڑا

ہی نظر اسکے طرف الطاف کے
یہ مسلمان ہے نہین ہی یہ شقی

جب کہ یہ مقبول حضرت ص کا ہوا
پھر بھلا ہم کیسی جانے ہین بُرا

لایا وہ کلمہ شہادت بر زبان ۔
اور کیا سبنی مصافحہ اوس سے وہان

چلدیے ساتھ اوسکی سب اہ سرنگ
پہونچی اوسکے گھر مین وہ سب بیدرنگ

اور لیی گھوڑے بھی پھر اپنے منگا
ٹھہری اوسکے گھر مین سب اہل صفا

جو کہ تھے قوم بنی اعمام کی ۔
متفق ساتھ اوسکی جملہ ہو گئی

قتل کردن حکیم را و مقرر شدن نسیم بجاے پدر خود

اوسکے تھا فرزند نام اوسکا نسیم
باپ کی مانند تھا وہ بھی حکیم

تھا وہ فضل و علم مین مثل پدر
معتقد اسلام تھا وہ سر بسر

قتل ہونا باپ کا اوسنے سنا
غیرت و افسوس سے سر کو دھنا

صبر کرکے اپنے دلسے یہ کہا
جو مقدر مین لکھا تھا سو ہوا

اب نہ کرنا چاہیے شور و نشور
لونگا بدلہ باپ کا مین بالضرور

ظاہر امشہور یہ اوسنے کیا
خوب ہوا میرا پدر مارا گیا

ملت عیسی سے برگشتہ تھا وہ
مذہب احمدؐ سے پیوستہ تھا وہ

شاہ ذی بلوا کر اوسے خلعت دیا
اور پدر کی جا اوسی قائم کیا

لیکن اوسکے دلمین تھا شاہ سے عناد
ڈھونڈتا تھا وقت وہ عالی نژاد

خاندان اوسکا بنی اعمام تھا
اوسمین تھے انسے جوان جنگ آزما

یون کہا اونسے نہ تم غوغا کرو
دیکھو تم آغاز اور انجام کو

چاہیے ہونا تمھین اہل صبور
لونگا بدلہ شاہ سے ایکدن ضرور

تھا فصیل شہر سے گھر اوسکا پاس
رہتا تھا اوسمین وہ دائم حق شناس

کھودی اوسنے اپنے گھر سے ایک سرنگ
شہر سے صحرا تلک وہ بے درنگ

اور فراخی دی سرنگ کو اسقدر
گھوڑی بھی کر سکتی تھی اوسمے گذر

گھر سے وہ راہ سرنگ باہر گیا
اور گروہ مسلمین سے جا ملا

جب سنا شاہ نی گیا مار اپسر — بس ہوا اندوہ اوسکو بیشتر
سب بلائے اوسنی جو سردار تھے — نیک و بد کے آزمودہ کار تھے
وہر جان نامی تھا ایک انمین حکیم — تھا بہت ہوشیار وزیرک اور فہیم
مانتے تھی اوس کی کہنے کو تمام — معتقد اوسکی تھی ہر ایک خاص و عام
اور کتب عرشی پہ تھا اوسکو عبور — خفیتہ وہ تھا مسلمان ذی شعور
یون کہا شاہ نی بتاؤ کیا کرون — کسطرح بدلا پسر کا اپنے لون
یون کہا اونسی حکیم ای شہریار — چاہیے کرنا تمھین صبر اختیار
نیر اسلامیان ہے برطلوع — اونکے ہی مضبوط سب اصل و فروع
چاہیے کرنی اطاعت مسلمین — اور نہ رکھنا چاہیے کچھ بغض و کین
ہین زبردست اور وہ ہین عالی ہمم — اونسی لڑنا آپ پر کرنا ستم +
جسجگہہ پر اونکے جاتی ہی سپاہ — منحرف کو کرتے ہین دم مین تباہ
گو جماعت اونکی ہوتی ہی قلیل — لیکن اونکے ساتھہ ہی رب جلیل
جسطرح ہو صلح اونسے کیجیے — نام لڑنے کا نہ ہرگز لیجیے +
کہنا اوسکا اوسکو گذرانا گوار — ہوگیا غصہ سے وہ بے اختیار
اور بلا کر یہ کہا جلاد کو — بی تامل اسکو گردن مار دو
جانا اوسنی جب کہ مین بچتا نہین — کلمہ طیب پڑہا اوسنی وہین +
کر دیا قتل اوسکو وہان جلاد نے — دلمین کی اپنی خوشی ناشاد نے

وہ تھا غایت جنگ جو اور پہلوان | کبر و نخوت سے تھا سر اوسکا گران
اور تھا شطا نام فرزند خورد کا | وہ تھا عابد اور زاہد بے ریا
وہ تھا عالم اور فاضل نیک زاد | دین احمدؐ سے تھا اوسکو اعتقاد
اوسنے جنگل مین بنایا تھا مکان | مثل غربا رہتا تھا تنہا وہان
رات دن رہتا تھا وہ گوشہ نشین | دیکھا کرتا تھا کتب عرش بین
مسلمین نے بھیجا اوس شاہ کو پیام | لاو تم ایمان لے والا مقام
ورنہ جزیہ تمکو دینا چاہیے | اور نہین تو ہمسے لڑنے آیئے
جب مناشہ نے وہ ہین چالیس کسان | آئی لڑنے کی لیے جو ہین یہان
بس تبسم کرکے اوسنے یہ کہا | کھینچ لائی ہے اونھین یہانپر قضا
تھا جریرا اوسکا جو فرزند کلان | آیا لڑنے کی لیے لیکر جوان
نکلا اپنی فوج سے وہ پر غضب | اور پکارا آوی لڑنے کوئی اب
ابن ازدر نام تھا اونکا ضرار | تھی گروہ مسلمین مین نامدار
جاکی یہ اوسکی مقابل ہو گئے | دیر تک تو اوس سی یہ لڑتے رہی
آخرش کچھ داؤ انکا چل گیا | مارا نیزہ اور دیا اوسکو گرا
اور پڑھی تکبیر انھونے وہان پکار | سمجھے مسلم بس لیا کافر کو مار
ہو گئی ہمراہ کافر کی فرار | واپس آئی اپنی جاگہہ پر ضرار

قتل شدن پسر کلان بادشاہ بوقت جنگ از دست ضرار و قتل کردن حکیم را

ایک کلیسا جو کہ تھا وہانپر کلان — توڑ کر مسجد بنائی ایک وہان
جامع مسجد وہ وہان مشہور ہے — یون فتوح المصر مین مسطور ہے
لکھا عمر العاص کو تب یہانکا حال — خوش ہوے سنکر کی وہ نیکو خصال
لائی عمر العاص پھر تشریف وہان — اور کی تحسین سبکو بیکران

رفتن جہل گس اصحاب رسول اللہ بر شہر دمیاط و فتح یافتن بر شہر مذکور

فتح جب اسکندریہ ہو چکا — اور سنی سب نی خبر یہ جا بجا
شہر تھے اوسکی نواح مین جسقدر — آئی پیش خالد نیکو سیر
کی اطاعت سبنی آکر مسلمین — اور ہوی اونمین سے بعضی مومنین
مابقانے کر لیا جزیہ قبول — بس مطیع سب ہو گئی شرع رسول
دی کسینے پھر یہ خالد کو خبر — شہر دمیاط ایک ہی اے نامور
وہان مقوقس کا قریبی بادشاہ — مردم ہین بارہ ہزار اوسکی سپاہ
چاہتی فوج اپنی سے چالس جوان — آزمودہ جنگ اور تھے پہلوان
جو کہ تھے وہ جہل گس فرخندہ بے — تابع مقداد ہین اسود کیے
یہ روانہ سوی دمیاط ہو گئے — شاد و خرم کرتے تھے وہ راہ طے
متصل اوس شہر کے وہ سب جوان — ایک جگہہ پر وہ ہوی خیمہ زنان
کہتے ہین بامرک تھا اوس شہ کا نام — اوسکی دو فرزند تھے عالی مقام
تھا بڑی بیٹے کا نام اوسکی جریر — وہ تھا جملہ فوج شاہی پر امیر

تھا اشارہ اونکا جس دیوار پر — دھس گئی زیر زمین وہ زود تر
دھس گیی دیوار وہ جب سر بسر — شہر کے آنے لگے سب گھر نظر
شاہ نے دیکھی کرامت اونکی جب — کانپنے اوس کا لگا بس جسم سب
اور رہی کہنی کی کچھ اوسکو نہ تاب — سامنے سے اونکی بھاگا وہ شتاب
لشکر اپنے مین وہ پہونچا ناکار — اور کہا لڑنا ہے انسے سخت کار
انکی اطوار ہینگے ہم مثل ملک — یاور انکا ہے زمانہ اور فلک
جمع کر کے اپنا سب مال و منال — ساتھہ لیکر اپنے سب اہل و عیال
اور ہمراہ سب لیکے احباب و یار — جا کیے اونکو جہازون پر سوار
ایک جزیرہ اوسکا افریطس تھا نام — راتکو بھاگے اودہر وہ زشت کام
صبح کو یہ شہر مین غوغا ہوا — بھاگ کر میدان سے وہ چلدیا
تھی اعزہ شہر کے جو نامدار — آئی نزد خالد والا تبار
یون کہا بھاگا ہمارا بادشاہ — اب ہمارے آپ ہین پشت پناہ
ہم تمھارے اب مطیع الحکم ہین — آپ جو فرماوین ہم ویسا کرین
لاؤنا اسلام ہمین ہے ناگوار — دینا جزیہ کرتے ہین ہم اختیار
چند شرطین اونسے خالد نے کہی — وہ ہر ایک اون سبنی بس منظور کی
ٹھہری لینے ایک لکھہ دینار زر — پیش کش کی طور ای والا گہر
مثل دیگر ملک جزیہ کر دیا — سال بھر مین وہ رہین کرتے ادا

ہر دو جانب آئی میدان مین نکل — کین صفین آراستہ وہان بی خلل
نکلا لشکر کافرین سے ایک سوار — خود و جوشن اور زرہ سی استوار
تھا جو گھوڑا عربی اوسکی زیر ران — باد صرصر سے تھا وہ آگے دوان
کہتے ہین وہ خود ارسطو لیس تھا — آیا میدان مین وہ سب سی اوّلا
اسطرف سی پھوپنچے سر خیل وہان — یون لگا کہنے وہ ای عربی جوان
ہم ہین حق پر اور ناحق پر ہو تم — راہ سیدھی کو کیا ہی تمنے گم ؛
حضرت عیسی تھے فرزند خدا — بخشش امت کی لیے ہے سر دیا
چھوڑ کر اونکو لیا ہے دین نو + — حشر مین بخشش تمھاری کیسی ہو
در جواب اوسکی یہ بولے سر جبیل — چھوٹا تو دعوی تیرا ہی بے دلیل
ذات اللہ کی ہے واحد اور صمد — نہ شریک اوسکا نہ کوئی اوسکی جد
اور نہ باپ اوسکی نہ اوسکی ہی پسر — یہ صرف یہان ہیگا سر بسر
انبیا جتنے ہین وہ ہین عبد خاص — اونمین سی بھی ہی ہر ایک کو اختصاص
ہین محمد صاف ختم المرسلین — اونکی ہمتا کوئی پیغمبر نہین
آئی ہین دنیا مین جتنے انبیا — یہ سبھونکی ہین امام اور پیشوا
شکر ہے ہم اونکے امت مین ہوے — ہے تاسف اونسے جو منکر رہے
بعضے بعضی ایسے ہین بندہ خدا — اور وہ ہین امت محمد مصطفے
گر کہین دیوار کو دھس در زمین — بی توقف ویسا ہی ہووی وہین

اور مقید جو ہمارے تھے جوان — ہم چھوڑا لائے ہین اون سبکو یہان
دو ہزار اونکی محافظ جو کہ تھے — قتل ہمنے سات سو اونسی کیے
تیرہ سو باقی رہے تھے اونکی وہان — سو پکڑ لائے ہین اونکو ہم یہان
دو طرح سی اونسی اپنی صلح ہے — لاوی وہ ایمان ورنہ جزیہ دے
اور سوا ان دو کی ہی صلح محال — شاہ سی کہدینا یہ اپنی خوش خصال
پھر بلائی سلمنے وہ قیدیان — اور کہا اسلام لاؤ تم یہان
بعض نے وہان کلمہ طیب پڑھا — بعض نے انکار کلمہ سے کیا
لائی جو ایمان کیا اونکو رہا — منکرون کو قتل فورًا کر دیا
ہو کی رخصت چلدیا وہ نیکنام — آگیا اوس شاہ سے قصہ تمام
سنکی شاہ اسکو ہوا اندوہ گین — اور کہا تقدیر سے چارہ نہین

آمدن ارسطولیس بمیدان و رفتن سر خیل بمقابلہ اش و غرق شدن دیو از قلعہ در زمین باشارہ انگشت سرخیل و فرار شدن بادشاہ

صاحب برقہ کا لشکر آگیا — غم زدہ شاہ دیکھکر خوش ہوگیا
اسطقانوس اوسمین جو سالار تھا — عزت و تکریم کی اوسکی ادا
اور برابر اپنے بٹھلایا اوسے — سرگذشت اپنی کو جتلایا اوسے
یون کہا اوسنے نہ وقفہ کیجیے — انتقام اب مسلمین سے لیجیے
بھیجا پھر پیغام یہ خالد کی پاس — صبح کو ہے جنگ ای اہل قیاس

اور کہا ہمکو نہین پرواہ مال ہی طمع دنیا کی ایک خواب وخیال
جب کہ ہین ہم دین پر ثابت قدم کوہ زر کو جانتے ہین ہم خس سی کم
جان کا بھی کچھ نہین ہی درد وغم چاہتے ہین ہر دم ترقی دین کی ہم
آئی واپس جب کہ وہ محمولہ زر شاہ ہوا حیران اوسکو دیکھکر
آخر اس رہبان کو بھیجا وہان تاکہ ہو جا صلح از اسلامیان
لی چکی وہ ملک ہمارا جسقدر اپنی قبضہ مین وہ رکھین اسقدر
اور کرین اوس سی نہ زیادہ اب ہوس سمجھین دیتے ہی کہ کافی اور بس

رفتن راہب در لشکر اسلامیان بنابر صلح وایمان اوردن راہب

لشکر اسلام مین پہونچا وہ جب اور ملا خالد سے جاکر با ادب
اپنا خالد سے کیا جملہ بیان مین بھی ہون از زمرہ اسلامیان
اور کیا تجدید پھر ایمان کو سامنے بس خالد فرخندہ خو
سیکھی اوسنی حکم شرع کی تمام جو تھی امر و نہی مین وارد کلام
بعد ازان خالد سی کی وہ گفتگو جو ارسطولیس کی تھی آرزو
یعنی چھوڑون قیدی اور دون غنیم زر اور نہ قابض اونکی ہون مین قبضہ پر
یون کہا خالد نی اے اہل یقین سیم وزر کی کچھ ہمین پرواہ نہین
سیم وزر یا ملک لینے کے لیے ہم نہین آئی ہین یہان اے نیک پے
قیدیون کی باب مین کہتا ہے جو یہ ہی بے خبری کی اوسکی گفتگو

شہ نے اوس مہمان سے ایسا کہا | فتح پاوین ہم کرو ایسی دعا
تم ہمارے ہو بجای باپ کے | دین و دنیا مین تمھین ہی برتری
جاؤ تم در لشکر اسلامیان | اور کہو اونسے کہ کیون آئی ہو یہان
اور کرو اونکو نصایح اور پند | قتل انسان ہیگا حق کو ناپسند
یکہزار اور ایکسو اونکے جوان | ہینگے میری قید مین ای مہربان
چھوڑ دونگا مین اونھین اس شرط پر | سب چلی جان اور نہ آوین پھر ادہر
دینگی اون لوگونکو چندان سیم و زر | ٹالو اونکو یہانسے تا ہو دور شر
یون کہا اوسنے کہ ایک تدبیر ہی | راست آوی راست گر تقدیر ہے
لینا اونکا چاہیے اب امتحان | تاکہ ہو جا حال اونکا سب عیان
ایک خچر جو کہ ہو چالاک و چست | ساز و سامان سے کرو اوسکو درست
سیم و زر سے گون کو اوسکی بھرو | سوی فوج اسلامیان کے ہانک دو
وہ پکڑا اسلامیون نے لے اگر | بس رہو ہر طور سے تم بے خطر
جان لینا ہیگا لالچ زر اونھین | صلح کر لین گی کہونگا گر اونھین
مجتنب اس سے رہینگے وہ اگر | صلح ہونی اونسے ہی دشوار تر
حسب گفتہ اوسکی خچر روان | تھا جہانسے لشکر اسلامیان
تھی محافظ فوج مسلم شرح پیل | آئی خچر جب وہانپر بے دلیل
باگ خچر کی پکڑ حضرت نے وہان | اوسکو واپس کر دی سوی کافران

نام ہی احمد رسول ہین پاکذات — ہین وہ سب نبیون سی محمود الصفات
اور تمام اونکے نشان مرقوم تھے — ہرطرح سی اسکو سب معلوم تھی
جب ہوا عہد رسول اللہ کا — اور ہوا شہرہ نبوت جابجا
جو نشان انجیل مین موجود تھے — ذات احمد مین وہ سب پائی گئے
دیکھنی والون سے تھا پرسش کنان — سب مطابق ہوتی تھی اونکی نشان
لایا ایمان اونیہ تھا با اعتقاد — پر زیارت سے رہا یہ نامراد
گو کہ چندین بار قصد اسنی کیا — ہو کسی ڈہب سی زیارت مصطفے
پر زمانہ نے نہ فرصت اسکو دی — یہ رہا محروم دیدار نبی
جب سنا حضرت ہوی رحلت گزین — ہوگیا اوس غم سی یہ گوشہ نشین
داخل اسلام تھا یہ بالضرور — شرع کے احکام سی تھا بی شعور
اس سی ناواقف تھی نصرانی تمام — کرتی تھے اونکا بہت وہ احترام
کرنا تھا وعظ و نصایح بیشمار — کار بد چھوڑین کرین نیک اختیار

ترسیل کردن حجر محمولہ زر بفوج اسلامیان بطور امتحان

یہ ارسطولیس کو پہونچی خبر — لشکر اسلام آتا ہے ادھر
لیکے نکلا شہر سے لشکر تمام — ایک میدان مین کیا جاکر مقام
لشکر اسلام بھی وہان آگیا — سامنے اوس فوج کے دیرہ کیا
منتظر تھا بس یہ فوج برقہ کا — اسلیی کرتا تھا جنگ مین التوا

اسطفانوس اوسکا تھا بھائی کلان — کر دیا اون سب پر اوسکو حکمران
اور ایک عالم تھا اوسکے یہان بطیس — تھی سنین عمر اوسکے ایکسو بیس
اوسکو بھی بلوا کے ایسا کہدیا — جاو اسکندریہ کو اہل صفا
شاہ سے کہنا مرا جاکر سلام — پھر مری جانب یہ دینا پیام
رکھنا اطمینان گھبرانا نہین — اپنی جا رہنا کہین جانا نہین
منتظر رہنا تو اے والا گہر — بھیجونگا تیری مدد مین زودتر
اور تم کرتے رہو وہان وعظ و پند — تا نہ ہو جا کوئی مردم خود پسند
رخصت ہو کر چل دیا وہ نامور — پہونچا اسکندریہ مین وہ زودتر
شاہ نے اوسکی عزت و توقیر کی — بیٹھنے کو جای برتر اوسکو دی
اوسنے جاکر سب کہا شہ کا پیام — ہو گیا سنکر یہ غایت شاد کام

بیان حال بطیس راہب کہ عمر یکصد و بست سالہ داشت

حال اس راہب کا یون دیکھا لکھا — یہ تھا عالم اور فاضل بے ریا
تھا چھٹی پشت مین حواریون سے — حضرت عیسی کے جو اصحاب تھے
عمر اوسکی یکصد بست سالہ تھے — عابد و زاہد تھا اور تھا متقی
رہتا تھا صومعہ مین یہ گوشہ نشین — یہ کسی سے رکھتا تھا مطلب نہین
اور کتاب انجیل کا حافظ تھا یہ — معنے و الفاظ کے سمجھتا تھا یہ
دیکھا تھا انجیل مین اسنے لکھا — آنی والا ہیگا ختم الانبیا

پس گرے خالد معہ لشکر تمام — قبطیون پر کھینچ تیغین از نیام
قبطیان جو تھے محافظ قیدیان — تیغ زن اونپر ہوے اسلامیان
سات سو قبطی وہان ماری گئے — تیرہ سو اونمین سی بس پکڑی گئے
کھولا اپنے قیدیون کو بند سے — باندھا اونکو جو محافظ اونکی تھے
قدرت حق کا عجب ہی بند و بست — زیر دستون کو کیا بالای دست

طلب نمودن ارسطولیس نزد از شاہ برقہ و آمدن جواب ہمدست بطلیس نامی ہان

ہیگا اس قصہ سے ایک پہلا بیان — لکھتے ہینگے اسطرح سے روایان
جب ارسطولیس بھاگا مصر سے — پھونچا اسکندریہ مین اس فکر سی
جمع لشکر اوس جگہہ پر کیجیے — مسلمین سے جاکے بدلہ لیجیے
غرب مین ایک ملک کیمائیل تھا — حکمران وہان پر تھا شاہ برقہ کا
تھا وہ صاحب ملک صاحب فوج کا — ملت و مذہب مین نصرانی وہ تھا
یون ارسطولیس نی اوسکو لکھا — پھنس گیا ہون مین مصیبت مین شہا
کردیا اعراب نی مجکو تباہ — آکی اسکندریہ مین لی مین پناہ
مین بھی نصرانی ہون نصرانی ہو تم — وہ کرو دین عیسوی ہووی نہ گم
دین تو نی پکڑا ہے ہر سو ظہور — بچنا اوس سی چاہیے سبکو ضرور
بھیجو تم میری مدد ای نیک خو — تا مسلمانون سی ہون مین جنگ جو
جب پڑہا اوسنی وہ شہ ہی خوار زار — فوج مین سی چھانٹی اوسنی چار ہزار

اسطفانوس

کہنی کے موجب کیا حاضر تمام | لیکی وہانسے چلدیئے وہ نیکنام
پوچھا اوس مسلم سی تو کہہ اپنا حال | قید مین کیونکر ہوے ای نیک فال
یون کیا مسلم نی پھر اپنا بیان | عہد مین بوبکر کے مین ایجوان
لایا تھا مال تجارت مین ادہر | مل گیا رہ مین مجھے یہ فتنہ گر
کر لیا غارت مرا مال و منال | قید کر لایا مجھے یہ بدسگال +
جو مقدر مین مرے تحریر تھا | ہاتھہ سے اسکے رہا پاتا سزا
شکر ہی مین دین پر قائم رہا | اور نہ مانا اسکا مین کہنا ذرا
اون دنونسے قید تھا مین آجتک | اب چھوڑایا مجھکو حق نی یک بہ یک
واپس ہو کر آئی خالد اپنے جا | اور کہا رہبان سے جملہ ماجرا

رسیدن خالد و رہائی دادن قیدیان خود را و قید کردن مجا فظان قیدیان را

قیدیون کو آتی دیکھا دور سے | گھات مین یہ ایک جاگہہ پہ چھپے
گرد اگرد اونکے تھی قوم قبطیان | کرتے تھی اونپر تشدد بیکران
پڑہتے تھے اشعار خالد یون پکار | اور روتی تھے نہایت زار زار
ہو رہے ہین ہم پہ ایذائین شدید | ہین تو کس جاگہہ پہ خالد بن ولید
ہم مصیبت مین گرفتار ہینگے یہان | کیا خبر تجکو نہین پہونچے وہان
یا الہی بھیج اوسکو یہان شتاب | تاکہ ہمسے دور ہو رنج و عذاب
بولا خالد پھر وہین للکار کر | حاضر آیا ہون مین ای خستہ جگر

اور غلام اپنے سے بنوائی کباب — اونکو کھاکر اور پیکر کے شراب
بعدہ بلوایا مسلم کو وہان — اور کہا تجکو نہین دونگا امان
دین احمدؐ سے نہ تو جبتک پھری — اور قبول دین عیسیٰؑ کا کرے
یون کہا اوسنی تو کہتا ہی سدا — مین نہ مانونگا کبھو کہنا ترا
گر کری میرے جدا تو بند بند — وہ سہون کہنا ترا ہے ناپسند
ہین رسولؐ اللہ محبوب خدا — آجتک اونسا نہین کوئی ہوا
اونسا آیندہ کوئی ہوگا نہین — وہ بلاشک ہینگے ختم المرسلین
ہینگے عیسیٰؑ بھی سنے کبریا — کفر ہے کہتے ہو فرزند خدا
سنکے یہ ظالم ہوا از حد خفا — مارنے کو اپنے جاگہ سے اوٹھا
حال یہ خالد نے اوسکا دیکھکر — مارا جھٹ پٹ اوسکی تیزہ پشت پر
کھاکے نیزہ گر پڑا وہ بر زمین — بھاگے نوکر چاکر اوسکے بس وہین
کرلیا سر اوسکا خنجر سے جدا — قید سے اوسکے لیا مسلم چھوڑا
چڑھ گیے لیکر جوان اوس دیر پر — آئی رہبان اوس سے باہر جلد تر
بولی وہ ہم دیر کے رہبان ہین — ہر طرح سے مستحق آمان ہین
یون کہا خالد نے ہی تمکو امان — پر کرو انجام تم ایک کام یہان
جو کہ ہی بطریق کا اسباب و مال — اور جو کچھ اوسکی ہے اہل و عیال
چاہیے تمکو حوالہ وہ کرو — دیر مین تم چین سے اپنی رہو

اوس سی خالد نے کیا آکر سوال | کچھ ہمارے قیدیون کا کہیی حال
یون کہا اوسنی مجھے ہی یہ خبر | آتی ہینگے قیدیان وہ سب ادھر

خبر یافتن خالد مقدمہ قید بودن یک کس در دیر مسیح بالای کوہ ورہائی دادن او و قتل کردن بطریق

ایک خبر کہتا ہون مین تمسے دگر | ایک ہی دیر مسیح اس کوہ پر
وہان ہے ایک بطریق نامی پر جسم | مسلمین سے رکھتا ہی وہ ضد و کد
دیکھتا ہے مسلمین کو وہ جہان | لوٹ لیتا ہے اونھین وہ بدگمان
قید ہے اوسکی یہان ایک دیندار | دیتا ہے تکلیف اوسی وہ زشت کار
مارتا ہے سخت کوڑون سے اوسے | کہتا ہے دین محمدؐ چھوڑ دے
ملت عیسیٰ کو کر تو اختیار | ورنہ رکھونگا تجھے مین خوار و زار
پر وہ غایت مرد ہی ثابت قدم | کہتا ہی جب تک مری ہی دم مین دم
دین احمدؐ پر رہونگا مستقیم | مین نہین پھرنیکا ای کافر لئیم
ہین رسول اللہ ختم المرسلین | انبیا سب اونکے ہینگے تابعین
حق تعالی وحدہ ہے لاشریک | دین احمدؐ کا ہی حق اور ٹھیک
سنکی خالد لیکے ہمرہ کچھ جوان | چڑھ گیے اوس کوہ پر بیخوف جان
اونکو ایک چشمہ وہان آیا نظر | آڑ مین خالد گئے وہان پر ٹھہر
دیکھا وہ بطریق لاتا ہے شکار | بیٹھا آکر ایک جگہہ وہ بدشعار

بادشاہ کی سامنے اونکو کیا — حکم اوسنے قتل کا اونکے دیا
سلطنت کی جو کہ وہان اعیان تھے — عرض وہ اسطور سے کرنے لگے
قتل انکے مین نہ جلدی کیجیے — عرض ہماری آپ اب سن لیجیے
ہی مناسب قید انکو کیجیے — اور کسی فدیہ مین انکو دیجیے
لشکر اعراب ہیگا جابجا — جنگ انسے رہتا ہیگا دایما
پکڑا جاگا گر جوان اپنا کوئی — بدلہ کرکے بس چھوڑالین گی تبھی
یا کہ اونسے صلح ہو اس شرط پر — وہ نہ آیندہ کرین شور و شر
انکو لیکر یہانسے وہ جاوین نکل — بس ہمارا ملک ہو جاے خلل
کہنا اونکا شاہ نے رکھا مباح — اور کہا یہ ہے پسندیدہ صلاح
قید کرنا چاہیے اوس جاے پر — جو کہ ہو مستحکم و مضبوط تر

رسیدن خالد در گرجا اثنا راہ اسکندریہ و استفسار حال قیدیان خود

ایک مکان دیرہ رجاح اوسکا تھا نام — تھا نہایت ہر طرح مضبوط نام
کردی اون قیدیون کو وہان اون — دو ہزار اوسکے کیے ہمراہ جوان
دی کسینی شب یہ خالد کو خبر — چلدیے یہ لیکے لشکر زود تر
اتبلک قیدی وہان آئی نہ تھے — اونسے پہلے وہان یہ خالد آگئے
رہتا تھا رہبان جو اوسکی درمیان — کہتے تھے اوسکو مباح خورد کلان
خفیہ گو وہ تھا مسلمان و نبدار — دین اور اسلام پر تھا جان نثار

حکم عمرو العاص خالد کے بنام ایون ہوا صادر کہ اے عالیمقام
یسکی لشکر بھیجو اسکندریہ پر کرد و کفاران کو زیر و زبر
پس بموجب حکم کی وہ دین پناہ چلدیا اوس سمت کو لیکر سپاہ
راہ مین جاسوس ایک اونکو ملا تذکرہ اسطور سے اوسنی کیا
مصر سے شاہ مقوقس کا پسر پہونچا اسکندریہ مین وہ بھاگکر
اوسنی ایک جمع کیا لشکر وہان ہوگیا اوس ملک پر وہ حکمران
تھی سواحل پر جو فوج اسلامیان اور ضرار اوس فوج پر تھی حکمران
کشتیون پر شاہ کا لشکر گیا اور ضرار اس حال سی غافل رہا
شب کو اونپر جا پڑی یہ کافرین اور ہوی یہ تیغ زن بر مسلمین
جو رہے زندہ لیے اونکو پکڑ + لیگئے بنجیرون سی اونکو جکڑ
جو ضرار ابن ازور تھے اسیر شامل انکے ہوگئی یہ بھی اسیر
ابن ازور کے بہن خولہ جو تھے ساتھہ مین بھائی کی یہ قیدی ہوے
یہ نہین تصریح ہوئی کتنے شہید گیارہ سو پکڑی گیئے مردم سعید
پھر نہین معلوم اونکو کیا ہوا جو ہوا معلوم تمسے کہدیا
سنکی خالد کو ہوا اندوہ و غم اور لگے کہنے ہوا ایسے یہ ستم

صلاح دادن بادشاہ را اعیان سلطنت بنا بر قید داشتن ضرار و غیرہ را

لکھتا ہے اسطور راوی معتبر جبکہ قبطی سے کئی مسلم پکڑ

فوج اوسکی ہوگئی مضرور سب — دی خدا نے یہ اونھین فتح عجب
ہوگیا اوس شہر پر قبضہ تمام — اور مطیع آکر ہوی سب خاص و عام
موبدان کے جو پسر سے عہد تھا — کر دیا اوس بند سے سبکو رہا
بس دیا اوس شہر سی سبکو نکال — موبدان کے جو کہ تھی اہل و عیال
اوس پسر کے دلمین یہ آیا خیال — قوم مجھسے ہوگیا ناخوش کمال
مین گیا یہانسے نکل کر کر کہین — مجکو ہرگز زندہ چھوڑینگے نہین
راست کوئی میری سمجھینگے دروغ — حجتین سمجھینگی میری بے فروغ
جانیگے اسنی بتائی یہ سرنگ — آگئی جس سی مسلمان بے درنگ
ساتھہ جانا باپ کے ہے کام بد — رکھیگا ہر کوئی مجھسے صد و کد
چاہیے ہونا مسلمان دیندار — دین اور دنیا کے ہین نفع ہزار
سامنے خالد کے پھر وہ آگیا — صدق دلسے کلمہ طیب پڑہا +
بعدہ خالد نے پھر ایسا کیا — ملک اوسکی پاپ کا اوسکو دیا
کر دیا بس اوسکو وہانکا حکمران — اور مطیع اوسکی کئے خورد و کلان
ہوگئے صدہا وہانپر مسلمین — جو رہے سنکر ہوے جزیہ گزین
لکھا عمر العاص کو سب سرگذشت — جو ہوا تھا اور کیا جو بندوبست

روانہ شدن خالد طرف اسکندریہ و رسیدن خبر بگوش قیاری ضرار معہ ہمشیر خود و یکہزار یکصد مردمان لشکر ضرار ابن ازور

جلد آنا مجکو جو منظور تھا ۔ چھوڑے اپنی سب سپاہ مین یکجا
شہر کو کر رکھا تھا تمنے حصار ۔ آنا سمجھا محل مین دشوار کار
مجکو ایک راہ سرنگ معلوم ہی ۔ مقبرہ مین اوسکا در مضموم ہے
مقبرہ مین جو کہ اب آیا ہون یہان ۔ ایک سرنگ اسمین ہی مخفی اور یہان
ایک محل مین ایک یہان ہی اسکا در ۔ اوس سی ہو سکتا ہی ہر یک کا گذر
چاہا تھا اوس رہ سی جاؤن اندرون ۔ سو لیا تمنے پکڑا ے رہنمون
یون کہا خالد نے وہ مجکو دیکھا ۔ جب مین جانونگا کہ تونی سچ کہا
قبر کا جا کر دیا اوسنے نشان ۔ اوسکو کھودوایا ہوا ایک در عیان
جب کہ خالد پر عیان در ہو گیا ۔ اور لئے اپنے جوان وہانپر بلا
کر کے روشن وہان پہ شمع اور چراغ ۔ سب سرنگ مین گھس گئے وہ خوش دماغ
دوسرا تھا جو مکان مین اوسکا در ۔ پہونچے اوس راہ سی جوانان بے خطر
توڑ کر اوسکو گئے اندر سرا ۔ دیکھا وہ رینا کھڑی ہے یکجا
اوس سی پوچھا ہیگا یوقنا کہان ۔ اور ہیگا کس جگہہ پر موبدان
پہونچے یہ حسب البیان اوسکی وہین ۔ تھی مقید جس جگہہ پر مسلمین
قید مین سے مخلصی دیکر اونھین ۔ چلدئے وہ ساتھہ مین لیکر اونھین
موبدان جس جا پہ تھا پہونچی وہان ۔ دیکھا سب مدہوش ہین وہ گمرہان
قید مین اون سبکو جا کر کر لئے ۔ کچھ جوان اپنی تعین اوسجا گئے

شہر اسکندریہ مین وہ تھا مقیم — آتا تھا بہر کمک قوم رئیسیم
پانصد ہمراہ تھے اوسکے سوار — چھوڑ کر ایکجا اونھین وہ زشت کار
ساتھہ اپنی لیکے وہ دو کس غلام — بس جریدہ چلدیا بے تیز گام
سنکے خالد لیکے ہمراہ دو جوان — چلدیا بہر گرفتاری کسان
بس کمین گہہ مین گیا ایک جا ٹھہر — آگیا وہ موبدان کا وہان پہر
بعدہ ایک مقبرہ مین وہ گیا — چاہی تھا اوسکا کری دروازہ وا
اوسکو خالد نے لیا جا کر پکڑ — کرلیا قابو مین اپنے جلد تر
یون کہا خالد نے اوس سے سچ بتا — کسلیی تو مقبرہ مین ہی گیا
گر کریگا کچھ بیان تو برخلاف — قتل کردونگا تجھے مین یہان پہ صاف
یون کہا خالد سے اوسنے ایجوان — مجکو میرے باپ کو کردے امان
کردونگا جملہ بیان تفصیل وار — ورنہ ہوگا جھوٹ اسمین زنہار
اوسکو خالد نے پذیرا کرلیا — حال وہ اسطور سے کہنے لگا
حاکم اس شہر کا مین ہون پسر — جسکو تم گھیرے ہوی ہو نامور
مین ارسطولیس کی خدمت مین تھا — وہ ہی اسکندریہ مین رونق فزا
یہ خبر دی تھی کسینے مجکو وہان — آیا ہیگا لشکر اسلامیان
کرلیا ہے شہر میرے کو حصار — اس سبب میرا پدر ہی خوار و زار
پانصد لیکر کے مین اپنے سوار — آیا تھا بہر کمک ای نامدار

تاکہ مین اپنی بہن سے جا ملون — زندگی بھر ساتھہ مین اوسکی رہون
تم نہ گھبرانا کہ اب جاتی ہون مین — موبدان کو دیکھکر آتی ہونمین
بس گئی مجلس مین اوسکی یہ شتاب — دیکھا وہ مدہوش ہی خانہ خراب
اور اوسکی جسقدر تھین مجلسی — سبکے سب بیہوش ہینگے وہ شقی
دیکھکر فی الفور واپس آئی وہان — اور کہا مدہوش ہین سب کے یہان
پھر کہا یہان پر سرنگ ہی ایک نہان — شہر سے باہر گئی ہے بیگمان
ایک دروازہ سرنگ کا ہی درون — دوسرا دروازہ ہی اسکا برون
بعدہ پھر اوسنی کھودی ایکجا — وہان پہ ایک دروازہ نو پیدا ہوا
جب سرنگ کی درکو وا کرنے لگی — آہٹ انسان سماع اوسمین ہوئی
ہوگئے اوس سے علیحدہ وہ بفور — اور کان اودھر کئی اپنے بغور

آمدن خالد و گرفتار کردن پسر موبدان و رفتن در محل براہ سرنگ و گرفتار کردن موبدان و رہائی دادن یوقنا را از قید و قابض شدن بر شہر

اب مین اوس آہٹ کا کرتا ہون بیان — کیسی تھے آئی کہانسے تھی وہان
دور جاکر اسکی نکلے کی خبر — یہ ہی ایک قصہ طلب نیکو سیر
جو کہ یوقنا تھا مفقود الخبر — فکر خالد کو تھا اسمین بیشتر
فکر یوقنا کی تھی انکو کثیر — وہ کہین مارا گیا یا ہے اسیر
دی کسی جاسوس نی آکر خبر — ساتھہ شاہ کی موبدان کا تھا پسر

مستعد اس پر تھا وہ بخت سیاہ — بھیجون اسکندریہ مین نزدیک شاہ
لشکر خالد بھی اسمین آگیا — فوج یوقنا سے وہ آکر ملا
پوچھا خالد نے ہی یوقنا کہان — بس کرو احوال اوسکا سب بیان
حاضران فوج نے ایسا کہا — شہر مین لیکر جوان تھا وہ گیا
پھر نہین معلوم اوسکو کیا ہوا — زندہ ہے وہ یا کہین مارا گیا
سنکی خالد بس ہوئی اندوہگین — اور کہا قیدی ہوا ہی وہ کہین

آمدن مسماۃ رینا نامی زن ہمشیر ماریہ قبطی نزد یوقنا در محبس و اطمینان کردن بنا بر رہائیش

اب سنو یوقنا کا لکھتا ہون حال — ہوگیا جب قید وہ صاحب کمال
کوٹھری مین بند تھی وہ سبکی سب — گذرا دن اور آگیا جب وقت شب
رینا نامی موبدان کی ایک تھی زن — ماریہ قبطی کی تھی وہ زن بہن
ماریہ قبطی تھی زن والا تمیز — تھی رسول اللہ کے ہم بستر کنیز
طور ہدیہ کے مقوقس نی اوسے — بھیجی تھی خدمت رسول اللہ کے
ایک پسر اوسکے ہوا عالیمقام — کہتے ہین اونکا تھا ابراہیم نام
رینا گھر حاکم کے بین مختار تھی — رازہای گھر سے واقف کار تھی
تھا بہت حاکم کو اوسپر اعتماد — اسکو تھا اسلام سے پر اعتقاد
وقت شب اوس کوٹھری مین وہ گئی — اور یوقنا کی اطمینان کی
اور کہا دونگی تمھین یہانسی نکال — پہ مجھے لے چلنا اے نیکو خصال

آپنے یہ حکم خالد کو دیا ۔ لیکے لشکر پہونچو تم وہان اے فتا
اور یوقنا کو بھی دیکر سپاہ ۔ تابع خالد کے کیا باعزو جاہ
رخصت ہوکر چلدئے یہ سب کے سب ۔ آگے یوقنا تھا باقی تھے عقب
لیکے یوقنا وہ سب اپنے جوان ۔ فوج خالد سے ہوا آگے روان
راہ اسکندریہ پر تھا ایک مقام ۔ تحت مین تھا مصر کے مربوط نام
نام تھا حاکم کے وہانکا موبدان ۔ سہ ہزار اوسکے تھے چاکر مردمان
ملت ومذہب مین نصرانی وہ تھا ۔ سنکر اسلام تھا وہ بے حیا
لشکر یوقنا پہونچا جب قریب ۔ ٹھہرا ایک جاگہ پہ یہ والا نصیب
چھوڑ کر کے اپنا لشکر سب وہان ۔ ساتھ اپنے لیکر چوان
جا ہوا حاضر یہ نزد موبدان ۔ اور کیا جا کر کے یہ اوس سے بیان
لشکر اسلام آتا ہے ادھر ۔ چاہیے کرنی اطاعت زود تر
گر حفاظت مال وجان منظور ہو ۔ لاؤ ایمان ورنہین تو جزیہ دو
موبدان نے درجواب اوسکے کہا ۔ جو کہوگے مین کرونگا سب ادا
اب تو تم مہمان آئے ہو یہان ۔ کھانا کھا کر سو رہو تم بیگمان
اوسنی باتین کی بناوٹ کی وہان ۔ دم مین اوسکے آگئے یہ غازیان
مطمئن باتونسے اوسکے ہوگئی ۔ کردے ہتیار ہر یک نے جدے
موبدان نے قید سبکو کر لیے ۔ اور ایک کوشک مین بند کروادئے

ہی بنام نیل اے دریا عظیم — تو ہے مخلوق خداوند کریم
ہی تری حالت یہ ارحکم خدا — ہمکو کچھ اسمین نہین چون وچرا
گر ترا شیطان بیگا سد راہ — وہ بلاشک تجھکو کر دیگا تباہ
چلہیئے ہونا تجھے اب پر حذر — ورنہ پڑجاویگا تو اندر خطر
بعد عمر العاص کو ایک خط لکھا — اور وہ خط اوسکی اندر رکھدیا
چاہیے جسوقت ہووے نیل بند — پھونچو یہ خط لیکے وہان ای ہوشمند
نیل کے جو نام پر ہے خط لکھا — ڈال دینا اوسمین اے اہل صفا
دیکھنا دریا کا کیا ہوتا ہے حال — ظاہر ہوگی قدرت حق لایزال
اون دنون مین تھا وہی موسم قریب — جسمین ہوتا تھا یہ ہی قصیہ عجیب
پھونچے عمر العاص کو ایکدن خبر — بند ہوا ہے نیل پچھلے طور پر
پھونچے عمر العاص دریا پر بھی — ساتھہ اپنے لیکے اصحاب نبی
ڈالا اوسمین خط خلیفہ کا شتاب — شور وجوش اوسمین سے اوٹھا بیحساب
پانی اوسکا ہوگیا فوراً روان — ہوگئے خوش اوس سے جملہ زارعان
ہوگئی موقوف سب وہ رسم بد — آجتک جاری ہی وہ بی رد وکد

روانہ شدن خالد معہ یوفنا وقید شدن او در شہر مربوط

پھونچی عمر العاص کو پھر یہ خبر — بھاگ کر شاہ مقوقس کا پسر
ہیگا اسکندریہ مین وہ نابکار — جمع لشکر کرتا ہے لیل ونہار

بھیجا درخدمت امیر المومنین — حضرت فاروق سلطان الیقین
اور غنیمت جو کہ ہاتھ آئے وہان — کردیا خمس اوسکا یثرب کو روان
اور علم بن سارہ ہمراہ گیا — تا زبانی وہ کہے سب ماجرا
شہر کے اندر تھا ایک گرجا کلان — توڑ کر مسجد بنائی ایک وہان
جامع مسجد وہ بس مشہور ہے — کہتے ہین ابتک یہ معمور ہے

خمس فرستادن در مصر و بند کردن آنہم بدکہ عورات در نیل می اندازند

خمس لیکر کے علم ذی اقتدار — پہونچا یثرب مین حضور نامدار
دیکھکر اوسکو امیر المومنین — ہوگئے خوش اور کہا صد آفرین
اور زبانی عرض کی سب تندہی — مصر کے لینے مین جو جو کی گئی
آگیا پھر ذکر رسم مصریان — بس خلیفہ سے کیا ایسا بیان
ایک موسم مین وہان دریائے نیل — بہنے سے رک جاتا ہی وہ بی دلیل
زارعان مصر اور گردنواح — جمع ہو کر ہوتے ہینگے ہم صلاح
لاتی ہینگے ایک عورت ڈھونڈھ کے — مثل دولھن کے بناتی ہین اوسے
اوسکو پہرا کر کے زیور اور لباس — ڈالتے ہین نیل مین وہ بدحواس
ہوتا ہی کثرت سی وہ دریا روان — سیر ہوجاتے ہین اوس سے زارعان
سنکے حضرت نے اوٹھا کر کے قلم — نیل کی نام ایک کیا رقعہ رقم
لکھکے بسم اللہ اوسمین یہ لکھا — خط ہے من جانب عمر بندہ خدا

اور پڑھی تکبیر سبنی وہان پکار — پھونچے وہ اواز در بحر الحصار
فوج عمر العاص کی تھی جسقدر — پھونچی وہ تکبیر گویان جلد تر
فوج عمر العاص اور خالد کی سب — ہوگئے باہم یہ سب عالی نسب
سب ہوی کفار پر یہ تیغ ران — کر دیا میدان سب لالہ بسان
سیکڑون ماری گئے وہان قبطیان — جو رہے زندہ وہ بھاگے بدگمان
اور ارسطولیس شاہ بدگہر — سوی اسکندریہ بھاگا زود تر
کی جو مقتولون کی صبح کو شمار — لاش کفاران پائی پانچ ہزار
اور غنیمت ہاتھ آئی بیکران — کی گئے ایکجا اکٹھے سب وہان

مسلمان شدن جالوس برادر مقوقس و قابض شدن مسلمانان بر مصر و تیار شدن جامع مسجد

بعد زان پھر لشکر اسلامیان — پھونچا شہر مصر پر حملہ کنان
مصر مین اوسوقت شاہ جالوس تھا — مسلمین سے وہ بہت مانوس تھا
کنجیان قصر و خزاین کی تمام — پاس عمر العاص لایا نیکنام
صدق دلسے کلمہ طیب پڑھا — کی رسول اللہ کی صفت و ثنا
ہوگئی صدہا مسلمان اوسکی ساتھ — بس رہا شاہ وہانکا وہ نیکو صفات
قبطیونسے جو کوئی بددین رہا — اپنی ذمہ جزیہ شرعی لیا
مصر پر قبضہ ہوا اسلامیان — دین احمد ہوگیا وہان پر عیان
ابتدا سے انتہا تک جو ہوا — لکھا عمر العاص نی سرتا بہ پا

جانشین ہے جو مقوقس کا پسر | ظالم و سفاک ہے یہ فتنہ گر
تھا پدر اسکا وہ بھائی تھا مرا | بے گنہ قتل اسنے اسکو کر دیا
تم پہ تھے احسان اوسکی بیکران | انتقام اوسکا ہے واجب اے کسان
یون کہا سب نے ہوا ہے یہ ستم | ہر طرح سے آپ کی تابع ہین ہم
جانسے ہم ہین تمھاری جان نثار | دشمن اوسکے ہم ہین اے والا تبار
مصر کی شاہی مبارک ہو تمھین | اپنا تابع دار تم سمجھو ہمین
جسقدر تھے وہان رعیت اور سپاہ | سب ہوئے حاضر وہان بے اشتباہ
عہد اور پیمان جب سب کر چکے | مصر کے در بند سب کروا دیے
تھی دفاین اور خزاین حکمران | اونپہ قابض ہوگیا جانوس وہان

خبر رسیدن در لشکر معزول شدن ارسطولیس و بادشاہ شدن جانوس

مستعد تھا یہ مقوقس کا پسر | کیجے شبخون جاکے عمر العاص پر
نصف شب کو آکہا جاسوس نے | مصر پر قبضہ کیا جانوس نے
شاہ مقوقس سی کہ جو مانوس تھی | ہوگئے وہ سب مطیع جانوس سے
مصر مین سب بندوبست اوسکا ہوا | اور در مصر اوسنی بند کروالیا
یہ خبر سنتی ہی وہ گھبرا گیا | سوچتا تھا کیجے تدبیر کیا
ہوگئی افشا لشکر مین خبر | ہوگیا معزول یہ شاہ کا پسر
سنکی خالد نے پھر اپنے سب گروہ | جلد کی تیار وہ صاحب شکوہ

تھا مقوقس جو کہ شاہ ذوالکرام — بھائی تھا جانوس اوسکا نیک نام
ہر دو کس مین تھا بغایت اتحاد — دین احمد سے تھا اونکو اعتقاد
بیٹھکر ہوتے تھے دونو حکمران — عدل کرتے تھے وہ جون نوشیروان
گذرا رمضان ماہ شوال آگیا — اور مقوقس کا نہ کچھ پایا پتا
آیا وہ جانوس ارسطولیس پاس — فرقت بھائی سے تھا غایت اداس
بولا بھائی ہے کہان تبلایئے — کچھ نشان اوسکا مجھے جتلایئے
یون کہا اوسنے وہ ہیگا معتکف — دین نوسی ہوگیا ہے منحرف
مجکو بلوا کرکے اوسنے یہ کہا — منتقل تجکو کیا مین اپنی جا
ملک سی جب تک نہ جانگے مسلمین — گوشہ سی باہر مین آونکا نہین
کہتے ہی اوسکے اسے کھٹکا ہوا — قول و فعل اوسکا نہین یہ مطلقا
قتل اسنے کردیا وہ بیگناہ + — عنقریب ہوجائیگا یہ بھی تباہ
قتل اسنے جب کیا اپنا پدر — یہ نچھوڑے گا مجھے بھی فتنہ گر
حفظ جان اپنی ہی واجب اور ضرور — یہ نہایت ہیگا فتنہ پرشرور
سنکے یہ جانوس وہانسے چلدیا — اپنے دلسے مشورہ ایسا کیا
ٹوٹ جاوے اسکا جملہ بندوبست — اور مسلمانون سی یہ بادی شکست
مصر کے بلوائے جملہ ہوشیار — جو مقوقس کی تھے غایت دوستدار
اور ہر یک سی بلاکر یہ کہا + — دیکھو تم کیا ایک ستم برپا ہوا +

حاشیہ

مشورہ کردن ابن بقوقس از اعیان سلطنت بنا بر جنگ و در لشکر آمدن از شہر

ابن بقوقس نے یہ بلوائی تمام — جو کہ تھے ارکان دولت خاص و عام
اور مخاطب ہو کے ان سے یہ کہا — عربون سے تنگ ہون مین آ گیا
مکر و حیلہ مین بہت سی مین کیے — پر نہین بن آئے وہ تقدیر سے
پڑ گیا ہے ملک بن میرے فتور — ہو گیا بدنام ہون نزدیک و دور
اور صلح بھی نہین آتی نظر — جنگ انسے چاہیے اب زود تر
التوا جنگ اب اچھا نہین — تا نہ آجاوے کمک انکی کہین
وہ قلیل ہین اور ہین کثرت سی ہم — پھر بھلا کسواسطے ہو ہمکو غم
وہ عرب ہین یہان بھی ہینگے عربیان — وہ مسلمان ہین یہ ہین نصرانیان
مین نے دیکھا ہے انھین جو غور سے — آزمودہ جنگ ہین ہر طور سے
ہون مقابل وہ یہ کافی ہین انھین — بس نہین لڑنیکی کچھ طاقت ہمین
مین بھی خود چلکر کی لشکر مین رہون — اپنی لشکر کی کمان مین خود کرون
ہر کسی نے یہ کہا یہ خوب ہے — التوا جنگ اب معیوب ہے
شب کو لیکر بادشاہ اپنی سپاہ — آیا لشکر مین کہ تا ہو رزم خواہ

قابض شدن جابوس بر شہر مصر و باز تفویض کردن مسلمانان را

حق تعالے کو ہوا مد نظر — ہو مسلمانونکو فتح اور ظفر
اوسکا ایک پیدا کیا اسباب نو — مصر پر تا قبضہ اسلام ہو

سلامنے اوس شاہ کی جب یہ گئے | دیکھکر نصرانی انکو خوش ہوے
باہ شاہ بھی دیکھکر کے خوش ہوا | اور خلعت بے بہا سبکو دیا
بعدہ پھر چوبدارون سے کہا | انکو دو لشکر مین جو انسب ہو جا
کر دے لشکر مین پھر دیرہ سب | اونمین ٹھہرے یہ کروہ جاکر کے سب
اوس جگہ سے پاس تھا بحر الحصا | وہان تھی فوج مسلمین ذی اقتدار
اونمین عمر العاص تھی دیرہ کنان | منتظر تھے تا کمک آجاوے یہان
اور کمک آئی تھی اونکی جسقدر | اتفاق اونکو ہوا یہ تازہ تر
اس سبب جانے نہ پائی یہ وہان | رہ گئے یہ حیلہ کرنے کو یہان

فرستادن خالد یک قاصد بنابر اطلاع حال پیش عمر العاص

بعدہ خالد نے ایک اصحاب دین | بھیجا وہان جس جا تھی فوج مسلمین
اور کہا کہدینا عمر العاص سے | آئی ہین بہر کمک رہ کر کے سطے
اور کہنا اونسے جملہ سرگذشت | رکھین اپنی فوج کا سب بندوبست
حیلہ کرکے انکے ہین لشکر مین ہم | منتظر ہین وقت کی اے ذی کرم
جس گھڑی پر ہم پڑہین تکبیر کو | پڑھکے تم تکبیر کو یورش کرو
جب یہ عمر العاص پر ظاہر ہوا | اس سے ہر سلم کو آگاہ کر دیا
ہو گئے سب مستعد اور ہوشیار | دیکھیے کسوقت ہو ظاہر یہ کار
تھی یہ سب تکبیر کے یون منتظر | ہون اذان کے درمیانمین جون منتظر

شصورہ

روانہ شدن خالد وغیرہ چہار کسان و ملاقی شدن از لشکر اسلام و لشکر کفار در اثنار راہ

پس اوسی شب کو ہوی چارون روان — لی لیا پھر ساتھ مین یک راہ دان
رات دن چلتی تھے یہ والا تبار — دوا جا کر ایک جگہہ پکڑا قرار
اہٹ اسپان اور شتران کی سنی — سمجھے یہ ہی فوج دشمن کی کھڑی
پھر جو پہچانا تو وہ ہین مسلمین — مرسلہ ہین یہ امیر المومنین
اور رفاعہ قیس کا تھا جو پسر — اور بشار ابن عون نامور
ہر دو کس سردار اوس لشکر کی تھی — حکم ران اوسپر تھی وہ فرخندہ پے
اور وہ لشکر تھا جملہ ایک ہزار — اور جوان اوسمین تھی لائق کارزار
منزل حقیا ایلیا مین یہ ملے — ہر دو جانب سی نہایت خوش ہوے
چلدیے اوس جا سے باہم مسلمین — ایک یہ سب ہوئی منزل گزین
وہ جگہہ مشہور تھی نخلہ غدیر — دیکھا وہان پر ایک ہی لشکر کثیر
بس گئے یہ ٹھہر ایک جا دین پناہ — مصر تھا اوس جا سی دو روزہ کا راہ
اتفاقاً وہ شب تاریک تھی — پیش و پس سی بیخبر تھے وہ سبھی
بھیجا ایک جاسوس کو لاوے خبر — کون ہین کتنے ہین جاتی ہین کدہر
بس بموجب حکم ایک کس وہان گیا — سب مفصل حال اونکا آکہا
یہ نصارا ہینگے سکنای عرب — آئین ہین بہر مدد اس شاہ کی سب
فوج انکی ہینگے زائد سہ ہزار — چلتے چلتے تھک گئے وہ بدشعار

گو ہمارے بھی ہوے وہاں پر شہید — لیکہ سب مارے گئے وہ ناسعید
جمع کرتا ہے وہ اب نصرانیان — پاس میرے تھوڑے ہین اسلامیان
جب کہ یہ خط پہونچا عمر العاص کا — پڑھکے حضرت نے تاسف بس کیا
اتنا عمر العاص کیون غافل رہے — اشقیا اونپر جو آکر گر گئے
بو عبیدہ کو لکھا خط بے دہڑک — بھیجو عمر العاص کی جلدی کمک
اور مدینہ سے بھی مردم ایک ہزار — بھیجے بس بہر مدد والاتبار
بو عبیدہ کی یہ پہونچا خط بنام — مرسلہ حضرت عمر عالی مقام
پڑھکے خط کو سوچ ہوی اونکو بجد — کیسے بھیجون جلد تر وہان پر مدد
اس جگہ سے مصر ہیگے دور تر — اور انجام رسد ہو کسقدر
بو عبیدہ سے یہ خالد نے کہا — آپ کو کیا سوچ ہے دیجے بتا
بھیجنے چاہتے ہو تم کتنے جوان — کیجیے مجھسے مفصل وہ بیان
بون کہا بھیجونگا مردم چار ہزار — گھوڑون اور شتر ون سے سب وار
اور انجام رسد رہ کا ضرور — دشمن دین کا ہے رستہ مین فتور
یون کہا خالد نے ہینگے ہم جو چار — اور حقیقت مین مقابل چار ہزار
ایک بین اور مالک اشتر دوسرا — اور مقداد ابن اسود تیسرا
عامر ابن یاسر ہے جو نامدار — چار رئیس ہر یک ہی مثل ایک ایک ہزار
بو عبیدہ سنکے غایت خوش ہوے — اور کہا بے شک ہو تم جیسے کے

قتل اونکو یک قلم وہانپر کیے | اور لباس ہتیار اونکے لیلیے
اور پھر اونکا لیا ہمگی لباس | جمع کر لین تھے صلیبین اونکی پاس

رسیدن لشکر اسلام در گرجا گہر و قتل کردن نو بلس پادری

لیکی لشکر پھر ہوی خالد روان | پہونچے ایک جا وہان پہ تھا گرجا گران
سامنے اوسکے بڑا میدان تھا | نام مرقص کہتی تھے اوس دیر کا
رہتے تھی اوسمین بہت سی پادری | کرتے تھی تعلیم ملت عیسوی
دیکھنے کو انکے باہر آئے وہان | پوچھا تم کون ہو گے جاؤ گے کہان
بولے خالد ہینگے ہم نصرانیان | آئے ہین بہر کمک ہم شاہ کی یہان
نو بلس نام ایک رہنا یون مین تھا | دیکھکر خالد کو یون کہنے لگا
جتا ہون آپکا خالد ہے نام | تمنے ہی خالی کیا ہے ملک شام
آپکی ن ساتھ یہ سب مسلمین | یہ تمھارے ہینگے حیلہ بالیقین۔
شاہ کین بھیجا ہون یہ خبر | حیلہ کر کے آئے ہین مسلم ایدہر
جلد کر تونکو یہان آکر کے قید | آئی ہینگے یہان یہ یہہ بامکر و کید
یون کہا خالد نے قائم کر حواس | یہ غلط ہے سب طرح تیرا قیاس
ہم مسلمان ہوتی کیون آتے یہان | بلکہ جاتے مسلمین ہینگے جہان
ہمکو بتلاتا ہے تو جو پر دغل | آگیا کچھ سر مین ہی تیرے خلل
دوستون کو بھی ہی تو دشمنان | دشمنونکو جانے گا تو دوستان

مردمان فوج کرتے تھے کلام — تھک گئے ہین چاہیے یہان پر مقام
ایک عرصہ سے چلے آتے ہین ہم — ہوگئے تاب و توان سب اپنی کم
افسر فوج اونکے نے بھی زود تر — یون کہا ٹھہرو یہان تم بے خطر

رسیدن لشکر اسلام و لشکر کفار و قتل و گرفتار کردن کسان

آکی خبر نے کہا یہ سب تمام — ہیگا یہ لشکر نصارا زشت کام
بولے خالد اے گروہ مسلمین — ڈھیل اسمین چاہیے کرنی نہین
جلد ہو جی اپنے گھوڑون پر سوار — حق تعالی نے یہ بھیجا ہے شکار
بس بموجب حکم تیار ہو گئے — اور سوار ہو کر ادھر کو چل دیے
کوئی سوتا اور کوئی تھا جاگتا — پر نہ اونمین سے کوئی آگاہ تھا
کر لیا جا کر حصار اشقیا — اور گروہ اپنے کو یہ سمجھا دیا
انمین سے جو بھاگے تم لینا پکڑ — باگ ڈورونسے اونھین دینا جکڑ
آزمودہ کار تھے جو جو جوان — گھس گئے وہ فوج اعدا کی یہان
تیغ کو وہ اپنی بس کر کے علم — کرتے تھے کفار کے سر کو قلم
جو رہی اوس جادہ آئی زیر تیغ — اور جو بھاگے بند ہوی وہ بیدریغ
وقت صبح کی جو کیے اونکے شمار — قتل اینکجا وہ ہوی تھے ایک ہزار
اور ایسی تعداد مین وہ زشت کام — جو کہ بھاگے تھے گئے پکڑے تمام
دعوت اسلام اونکو کے گئے — وہ ہوے پھر یک زبان منکر سبھی

خوش ہوے اس قتل سی رہبان کمال | دی صلیبین دیر سی اونکو نکال ۔
ان صلیبون کو یہ ہر یک باندھے | جو کروگے حیلہ وہ پورا رہے
سب تمھین جانینگے ہین نصرانیان | اور نہین سمجھینگے ہین اسلامیان

روانہ شدن خالد مع لشکر بحضور بادشاہ و آمدن امرایان شاہی بنا بر استقبال

وہ صلیبین سب فی لے لئکالیان | ہوگئے ہم شکل سب نصرانیان
بعدہ خالد نے وہ کس مسلمین | کردے اونکو کلیسا پر تعین
تاکوئی یہانسے نہ جاناہر کہین | اور باہر کا یہان آوے نہین
مخفی رکھنا اسکا ہیگا بالضرور ۔ | واشگافی مین ہی اسکے بس فتور
بھیجا ایک کس معتمد پھر نزد شاہ | تاکہی آتی ہے نصرانی سپاہ
اوسنی جاکر بادشاہ سے عرض کی | آپکے آئی کمک ہم عیسوی ۔
بادشاہ سنکر بہت خورم ہوا | اور بلاکر اپنے اعیان سی کہا
اونکے استقبال کو تم جاو وہان | عزت و حرمت سی اونکو لاو یہان
چند امرایان لیسکر کچھ سپاہ ۔ | چلدیے ایوان سے حسب الحکم شاہ
یہانسے لشکر لیکے خالد چلدیے | رہ مین امرایان شاہی سی ملے
ہر دو جانب سی ہوا وہان شوق و ذوق | عزت و توقیر ہوی از فوق فوق
پھر یہ اعیان نے دیا اونکو پیام | سامنے شہ کی چلو اے نیکنام
چلدیے ساتھہ اونکے سب اسلامیان | تھے یہ ہم وضع و شبیہ نصرانیان

شناختن رہبانان خالد را و قتل کنانیدن نوبلس پادری را بسبب عناد

نوبلس سے پادری تھے برخلاف — مارا جانا اوسکا چاہیے تھی وہ صاف
نوبلس بھی کو تھا از نصرانیان — اعتقادی فرق تھا اونکے یہان
تھی کلیسا مین کہ جتنے پادرے — اونکو کافر کہتا تھا وہ ہر گھڑی
آچکا تھا پادریون کو یقین — یہ بلاشک ہی گروہ مسلمین
ٹھہر کر پھر اون سبھون نے کی صلاح — صلح کرنا مسلمین سی ہے فلاح
نوبلس کو قتل کروا دیجیے — تاکہ جملہ راز یہ مخفی رہے
جو کہ افسر پادریون کا تھا وہان — اوسنی خالد سے کیا آکر بیان
آگیا ہے ہمکو یہ کامل یقین — یہ جماعت ہے تمھاری مسلمین
مل گئے انجیل سے جملہ نشان — فتح شاہ پر پاوگے تم بیگمان
ہم تمھارے ہینگے بیشک رازدار — اور نہین افشا کرین گے زینہار
دو تمنا ہین ہماری تمسے یہان — ایک تو تمسے رہے ہمکو امان
دوسرے ہی نوبلس جو مدعے — قتل کر دیجے اوسے یہان پر ابھی
تا تمھارا اور ہمارا جملہ حال — یہ رہے گا مخفی اے والا کمال
عہد و پیمان جب کہ باہم ہوگیا — نوبلس لاکر حوالہ کر دیا
نوبلس کو دعوت اسلام کی — وہ ہوا منکر ازل سے تھا شقی
قتل کر ڈالا اوسے وہان بی دھڑک — مٹ گئے رہبانیون کی دلسی کڑک

جو کہ یوقنا تھا غایت تر شجاع — اوسکے باعث سی ہوا یہ انتفاع
جو کہ تھا وہ بادشاہ خود پسند — اوسکی دلکو پھونچا یہ غایت گزند
چار سو چھتیس ہوی مسلم شہید — اور بہت ماری گئے وہان پر پلید
اوسکا ایک بھائی جو عموزاد تھا — وہ بھی اوس میدانمین مارا گیا
سنکی اوسکو بس ہوا ایک تازہ غم — روکے کہتا تھا ہوا یہ کیا ستم
جب تلک اوسکا نہ لونگا انتقام — روز روشن ہی مری آنکھونمین شام
خط کیی چارون طرف اوسنی روان — چاہیے میری مدد کو اویہان
ورنہ مذہب حضرت عیسی نبے — یہ نہین ہرگز رہیگا یہان کبھی
دین نوسی جاگی بھر دنیا تمام — آنا ہو جلدی سے آو والسلام
پھونچے خط اوس شاہ کی جس جس کی نام — چلدے تیار ہو کر وہ تمام

فرستادن چار کس مسلمین بو عبیدہ و یک ہزار مردم حضرت عمرؓ بنا بر مدد عمر العاص

لکھا عمر العاص نے بھی ایک خط — نام پر حضرت عمرؓ کے اس نمط
کی ارسطولیس نے ہمسے دغا — صلح کے پیغام وہ دیتا رہا
روز جمعہ ہم تھے مشغول نماز — ہم پر آئی اوسکی فوج فتنہ ساز
چار سو چھتیس ہمارے آئے کام — پھونچا یوقنا وہان بس تیز گام
آکی یوقنا نے قتل اونکو کیا — قتل جو کرتے تھے ہمکو بے حیا
پڑھ چکے جب ہم نماز اے نیکنام — پکڑی پھر تلوار ہم سبنے تمام

جب کہ وہ گوشہ سی آویگا برون
تب معہ فوج اوس مین جاکر ملون

اوسکا بس اسلام ہوجاگا عیان
مسلمین ہوجانگے اکثر قبطیان

اس سبب سی یہ رہے وہانپر ٹھہر
منتظر تھے ماہ عید آوے نظر

اور ہوا اونپر نہ یہ ہرگز پدید
کر دیا ہے اوسکو ظالم نے شہید

اور یوقنا معہ اپنی سپاہ
بس گیا لینے رسد بی اشتباہ

یہ خبر پہونچی بشاہ اشقیا
ہی رسد لینے کو یوقنا گیا

فوج مین سے اپنی مردم چار ہزار
چھانٹے شاہ نے آزمودہ کارزار

اور جو بھائی اوسکا عمون زاد تھا
بس سپہ سالار اونکا کر دیا

یون کہا تم ایک کمین گاہ مین چھپو
منتظر تم یوم آدینہ رہو

جب جماعت مین پڑھین وہ سب نماز
دفعتہ تم اونپہ کرنا ترک دتانہ

قتل تم ایک ایک کو کیجو وہان
اور نہ چھوڑو نام کو اونکا نشان

بس بموجب حکم شاہ اشقیا
ایک کمین گاہ مین وہ لشکر جا چھپا

یوم وہ وقت جمعہ تابع رسول
چند صفون مین تھی جماعت مین شمول

جب کہ سجدہ مین گئے یہ مسلمین
تب کمین گاہ سے یہ نکلی بدترین

مسلمین پر یہ ہوئی وہان تیغ رسان
کاٹ ڈالے سیکڑونکی سر وہان

اتفاقاً پہونچے یوقنا وہین
قتل ہوتے تھی جہان پہ مسلمین

کھینچ کر تلوار اونپر جا پڑے
قتل صدہا کافران فوراً کیے

رخصت ہو کر چلدیا بہ نیک نام — رہ مین دردان نے کہا قصہ تمام
خیریت سی پہونچے عمر العاص وہان — اپنے لشکر مین فروکش تھا جہان
دیکھکر انکو وہ جملہ خوش ہوی — شکر حق ہے تم جو بچکر آ گئے

آمدن قاصد شاہزادہ نزد عمر العاص بطلب یازدہ کس اسلامیان

روز سوم بھیجا قاصد شہ نے وہان — اور کہا لائے نہین وہ دس جوان
سنکی غاری نے یہ قاصد سے کہا — شاہ تمہارا ہے فریبی پر دغا
جو ارادہ اوسکا تھا وہ کھل گیا — حق تعالی نے لیا ہمکو بچا
یہ ہمیشہ سی حکیمون کا ہے قال — ایلچی کو کچھ نہین ہوتا زوال +
رہبر اوس کمبخت کا شیطان ہے — ایلچیون کا عدو جان ہے
تجکو چاہین قتل کر سکتے ہین ہم — پر نہین منظور ہمین جور و ستم
دین ہمارے مین نہین ہی کچھ دغا — کار شرع کا ہے باصدق و صفا
اوس سی کہدو جلد وہ تیار ہو — آیا چاہتی ہیگی فوج جنگ جو +
جاکے قاصد نے کہا سب حال و قال — وہ ہوا سنکر پشیمان بدسگال
جمع لشکر اوسکے تھا پہلے سے ہی — چار طرفون سے بلائی اور بھی

تاختن آوردن کفاران بر اسلامیان و شہید کردن مسلمانان آن تعداد چہار صد و چہتیس

اور عمر العاص کو یہ تھا خیال — ہی مقوقس بادشاہ خوش خصال
جو کہ ہے اسلام مین وہ پاک و صاف — کر چکی گا جب کہ پورا اعتکاف +

دیکھوگے جب فوج تم اسلام کی — فوج اپنی سمجھوگے پھر نام کی
بی دہڑک کی جب اونھون نی گفتگو — ہوگیا حیران وہ شاہ زشت رو
یون کہا اوس شہ نی ای والا خطاب — باپ سی مین پوچھکر دونگا جواب
پوچھتا ہون تمسے پر ایک بات یہان — تمسے بڑھکر کوئی لشکر مین ہی وہان
یون کہا بڑھکر ہین مجھسے سب جوان — سب سی مین کمتر ہون ای شاہ زمان
جوکہ تھے حضار مجلس قبطیان — شاہ سے بولی وہ اپنے در زبان
فوج کا اپنی ہے یہ پشت پناہ — قید کرلو اسکو تم اے بادشاہ
دوسرے کی اسقدر کیا ہیگی تاب — بادشہ سے جو کرے ایسی جواب
قید اسکو تم اگر کرلوگے اب — بھاگ جانکی مسلمین پھر سبکی سب
جوکہ دروان سمجھے تھا اونکی زبان — کردیا آقا سے چپکی سے بیان
بولے عمر العاص پھر شہ سی وہین — میرے کہنے کا نہ آوی گر یقین
لاؤن دس کس مین مسلمان جاکی وہان — اونسے جیسا چاہیے لو امتحان
ہین شجاعت اور فصاحت مین فزون — سامنے اونکے مین مثل خس کی ہون
قبطیونسے پھر زبان قبط مین — بولے شاہ یہ ہیگا منظور اب ہمین
جمع جب ہوجائنگے یہ گیارہ کسان — قتل اون سب کو کرو تم بی گمان
پھر کہا شہ نے یہ عمر العاص کو — جاؤ تم لے آو وہ دس نیک خو
باپ سی بھی پوچھ رکھونگا جواب — لیکن آنا چاہیے تمکو شتاب

قیس ابن سعد کر کے راہ طے — پھونچا لشکر اپنی مین وہ نیک پے
یہ ملا جاکر کے عمر العاص سے — یون کہا ہیگا مقوقس نیک پی
خفیہ وہ ہے مسلمان دیندار — معتکف ہی اندنون وہ ذی وقار
سنگی اسکو خوش ہوی اسلامیان — ایکدن ہوجا گا ظاہر او عیان
قبضہ جب بلبیس پر کامل ہوا — لشکر اسلام تب آگے بڑھا
سرگروہ لشکر کے عمر العاص تھے — طی منازل مصر فرمانی لگے
پھونچے یہ قیلوب مین والا تبار — روز دوم پھونچے در بحر الحصار
وان سی تھی دار الخلافت بس قریب — رہتا تھا اوس جا پہ وہ شہ بد نصیب
دی خبر وارون نی اوس شہ کو خبر — لشکر اسلام آتا ہے ادہر
کر کے تیار اوسنی لشکر کو کہا — مین لڑونگا اونسے بی خوف و رجا
شہ کو اعیان سلطنت نی یہ کہا — پہلے پوچھوا ونسے کیا ہی مدعا
اور بلاؤ اونکا کوئی معتمد — گفتگو اوسے کرو بے ضد و کد
پھر بلا کر اک کیا قاصد روان — اور لکھا تم مین سی یک آدمی یہان
تا ہمارے اوس ہی ہو دی گفتگو — بی سبب کیون ہوتی ہو تم جنگ جو
حاضر آیا اونکا ایک قاصد یہان — کہنے کی موجب کیا اوسنی بیان
ایک دیرہ مین اوسے ٹھہرا دیا — ہو کی باہم مشورہ سبنی کیا
کون جا کر گفتگو اوس سے کرے — اوسکی شوکت سی نہ وہ ہر گز ڈرے

مسلمین پر تم کرو لشکر کشی — پاؤ گے تم فتح اے سرو سہی
متحد سب عہد و پیمان سے ہوئے — رخصت ہو کر اپنے اپنے گھر گئے
دشمن جان پدر کا یہ ہوا — یہ ازل سے تھا شقاوت من بہرا
شاہ مقوقس کا کہ جو تھا آبدار — سرخ دینار اوسکو بخشے دو ہزار
اور کیا انعام کا امیدوار — جب کہ سب انجام ہو جاوی گا کار
زہر دیکر شاہ کو تو مار ڈال — مال و زر سی تجکو کرد و نگا نہال
زہر قاتل اوسنی پانی مین ملا — بس دیا اوس شاہ کو اوسنی پلا
پیتے ہی پانی کے وہ شہ مر گیا — اور اوس بدبخت سی آکر کہا
کام شہ کا کر دیا مین نے تمام — اب مجھی انعام دو ای نیک نام
لیکے اوس قاتل کو وہ ہمراہ گیا — جس جگہہ پر معتکف وہ شاہ تھا
یا پ کو دیکھا کہ ہے مردہ پڑا — جمع خاطر ہو گیا یہ بے حیا
مار ڈالا اوسنی اوس قاتل کو وہان — تا نہ افشا ہووے یہ راز نہان
خفیۃً دونون کو مدفون کر دیا — اور کسی پر یہ نہ کچھ ظاہر ہوا
سب یہی جانے تھے شاہ ہی معتکف — گو کہ اکثر ہو گئے تھے منحرف
مار ڈالا اوسنی جب اپنا پدر — ہو گیا یہ مستقل شاہ بے خطر
اب رہونگا لکھتا شہزادہ کو شاہ — تا نہ واقع ہووے اسمین اشتباہ

واپس آمدن قیس از نزد مقوقس و بیان کردن اسلام او

اور ہوا شکور جملہ مسلمین | اور کہا صد آفرین صد آفرین

زہر دادہ قتل کردن مقوقس را ارسطولیس پسرش

تھا مقوقس بادشاہ نیں کا صاف | کرتا تھا رمضان مین وہ اعتکاف
جن دنونمین قیس تھا وان جای گیر | اون دنون تھا ماہ شعبان کا اخیر
خفیہ سیکھی تھا شرط اسلام کی | جو کہ باتین شرع مین تھین کام کی
اور ارسطولیس اوسکا ایک پسر | تھا ولی عہد اوسکا لیکن بدگہر
ماہ رمضان مین وہ ہوتا حکمران | ملکی مالی کام کرتا تھا عیان
قیس کو بس عزت و تکریم سے | کر دیا رخصت انہین تعظیم سے
حسب عادت معتکف وہ ہوگیا | اور پسر اوسکا ہوا فرمان روا
دشمن اسلام وہ بدکار تھا + | باپ سی اپنے مگر لاچار تھا
باپ اوسکا ہوگیا جب معتکف | ہوگیا یہ اوس سے ظالم منحرف
وان پہ اعیان اور جو سردار تھے | جمع اوسنی ایک جاگہہ پر کئے
اور کہا اونسے جو ہے میرا پدر + | خفیہ وہ ہے مسلمان نامور
ملت و مذہب قدیمی جو کہ تھا | ہوگی برگشتہ لیا ہے دین نیا
ملک یہ ہی جسقدر زیر نگین | دینا چاہتا ہی بقبضہ مسلمین
گر کرو تم ملکے سب میرے مدد | دور کرو ون جملہ شر بے رد و کد
یون کہا اون سبنی اے والا تبار | ہم مطیع ہین آپکو ہے اختیار

بھاگ اوٹھے میدانسے جب یہ سنا ۔ مسلمین نے قبضہ سلسلہ کو کیا ۔
پائی عمر العاص نے اوپر ظفر ۔ قبضۂ اسلام ہوا ابلیس پر
بھاگ کر میدان سے سب قبطیان ۔ پہونچے افتان پاس شاہ مصریان
یانکا قصہ شاہ سے جاکر کہا ۔ اور پکڑا جانا ارمانوسہ کا ۔
شاہ پکڑے جانی اپنی دخت سے ۔ آب دیدہ اور رنجیدہ ہوے

روانہ کردن آرمانوسہ دختر نزد مقوقس پدر او بہمراہی سعد بن قیس

بعد عمر العاص نے سب سے کہا ۔ یہ مقوقس کی ہے دختر ذی حیا
شاہ مقوقس یہ مطیع اسلام ہی ۔ اسپہ احسان کرنا اچھا کام ہے
اسنے تحفہ بھیجے تھے پیش نبیؐ ۔ کرلئے منظور حضرت نے سبھی
اور جب حضرت کا تھا قاصد گیا ۔ اسنے یک عزت سی دی تھی اوسکو جا
عزت وحرمت سی اوسکی دخت کو ۔ مال اور اسباب اوسکا جو کہ ہو
اوسکو صد اعزاز وحرمت سی تمام ۔ بھیجو پاس اوسکی پدر کے لاکلام
ہمکو بدلہ اون تحایف کا ضرور ۔ اوسنے بھیجا تھا جو حضرت کی حضور
قیس ابن سعد تھا یک کس جوان ۔ زہد وتقوی مین تھا یکتای زمان
ساتھ دیکر اوسکی چندین حافظان ۔ نزد شاہ مصر کے کردی روان
دیکھکر شاہ اپنی وہ گوشہ جگر ۔ شاد ہوا جو ہو رہا تھا دیدہ تر
قیس کی بس عزت وتکریم کے ۔ بیٹھنے کو جلے اپنے پاس دی

لکھوا ونکو پاسکے لشکر آوین یان — جنگ کیجی مسلمین سی چلکے وان
یون دیا پھر شاہ نے اونکو جواب — اونسی ہے دشوار ہونا کامیاب
ملک عربستان اور سب روم شام — ہوگئے ہین اونکے قبضہ مین تمام
لاسکا ہرقل بھی جب اونکی تتاب — پھر بھلا کون ہوگی اونسی کامیاب
مال وملک فوج ولشکر بیحساب — ہوگئے وہ سبکے سب آخر خراب
دین اور اسلام اونکا ہی صحیح — دی گئے اونکو خبر حضرت مسیح
جنگ کرنا اونسے بس معیوب ہی — صلح کرلینا اونھون سے خوب ہے
سنکے اعیان سب ہوے گردن فرو — اور کہا سب نے کہ تم مختار ہو +
پھر مقوقس نے یہ ختم کو لکھا — جنگ اون لوگونسے کرنا ہی خطا
پیش آنا اونسے باعجز ونیاز — ہی یہ مقبول خدائی کارساز
چاہئے اونسے کرو ایسا بیان — بی تامل بے خطر آجاوین یان
مین نہین اونسے کرونگا کچھ دغا — جسقدر ممکن ہے کیجاگی وفا
پاس جب ملکہ کے یہ پہونچا جو خط — اوسکا دعوی ہوگیا بالکل غلط
کردیا خط پاس یوقنا روان — پڑھکی سمجھے کچھ ہی یہ حیلہ یہان
پہونچے عمر العاص بھی بہر کمک — پاس یوقنا کی وان پر یک بیک
قوم قبطی جو کہ تھی موجود یان — مسلمین پر وہ ہوے بلوہ کنان
پھر لگی وہ قوم لڑنے اونسے آ — اور گئے ماری بہت وان اشقیا

یون دیا یوقنا نی اوسکو جواب — تم چلو آتا ہون مین واپر شتاب
جب کہ قاصد ہو گیا وہانسے روان — اپنے یوقنا نے بلوائی جوان
یون کہا ملکہ پہ ظاہر ہو گیا — مین نے جو کچھ مکر و حیلہ تھا کیا
یون کہا سنئے کہ ہم ہین جان نثار — جو کرو تم آپکو ہے اختیار
ملکہ نے پھر انتظاری دیکھکر — دوسرا بھیجا کہ لاؤ جلد تر
یہ دیا یوقنا نے اوسکو جواب — بس طلب کرتا ہے اونکا صوابدید
کچھ ملازم ہم نہین ملکہ کی ہین — جو کہ ہر دم پاس ہم اونکے رہین
جا کی قاصد نے کہا ملکہ سے حال — پر غضب وہ ہو گئی سنکر کمال
کر لیا یوقنا کا شب کو حصار — اور ہوئی جسوقت صبح آشکار
اپنے لیکر نکلا یوقنا جوان — اور مقابل ہو گیا ملکہ کی دان
صبح سے تا شام یہ لڑتے رہے — اپنی اپنے دیرون پر پھر پلٹ گئے
وقت صبح پھر ہوئی آغاز جنگ — اور لگی تلوار چلنے بے درنگ
کچھ ہوئے یوقنا کی مردم شہید — پر بہت مارے گئے مردم پلید

رسیدن خط مقوقس نزد ملکہ متضمن فہمایش و گرفتار شدن ملکہ

پھونچا خط ملکہ کا جسدم باپ پاس — پڑھکے اوسکو ہو گیا وہ بدحواس
مشورہ اعیان سے شہ نے کیا — بس بتاؤ اسمین ہے تدبیر کیا
یون کہا ہر یک نے اے پشت پناہ — آپکے تابع ہین چندین بادشاہ

جاکی باتین ملکہ سے ایسی کیے ۔ ہر طرح سی اوسکی تسکین ہو گئی
چلنے کی تیاری اپنی کیجے ۔ مین صرف آیا ہون لینی کے لئے
یون کہا ملکہ نے ای عالی نسب ۔ بی اجازت باپ کی جاتی ہون کب
اپنے ڈیرہ پر گیا یہ پر کمال ۔ کر لیا دریافت وانکا حال و مال
مردمان فوج زن تھے دس ہزار ۔ نصفی پیادہ اور نصفی تھی سوار

مطلع شدن ارمانوسہ از حیلہ سازی یوقنا و جنگ شدن از ملکہ

آکی جاسوسون نی ملکہ سے کہا ۔ لشکر اسلام آتا ہے چلا
سرگروہ لشکر کا عمر العاص ہے ۔ آئی ارفخ مین منازل کر کے طے
آیا یوقنا بھی جاسوسانہ یان ۔ اوس سی بچتے رہنا ای ملکہ زمان
ہو گیا سب روم کا لشکر تباہ ۔ اور گیا شہزادہ ہے دریا کی راہ
حال یہ ملکہ کو ظاہر ہو گیا ۔ جو کہ آیا تھا کوئی جاسوس تھا
اور یوقنا یہ ہے تھا بالیقین ۔ ہو گیا ہے یہ بزمرہ مسلمین
اور اپنے باپ کو لکھا یہ چسال ۔ بھیجو یہان جلدی کمک ای خوش خصال
بعدہ حضار مجلس سے کہا ۔ اوسکو بلواتی ہون یان آیا جو تھا
جب کہ وہ ہمراہ کسان آدمی یہان ۔ قتل کرنا اون سبھونکو بی گمان
پاس یوقنا کی بھیجا ایک کس ۔ اور کہائی آدیسان اب اوسکو بس
جلکے یوقنا سی قاصد نے کہا ۔ تمکو بلواتی ہین ملکہ اے فتا

لکھہ چکی تھے سابقاً اونکو بتے ہوچکی تھی دعوت اسلام کی
مستعد تھا لاونے اسلام کا لیکن اپنی فوج سے تھا ڈر گیا
چند ہدیہ بھیجے تھی پیش رسول کر لئے تھی اونکو حضرت نے قبول
اور ہوی تھے اوس سے راضی مصطفےٰ حال پیغمبر مین ہون وہ لکھ چکا
اوسکی یک بیٹی تھی ارمانوسہ نام خوبصورت تھی نہایت خوش خرام
قسطنطین تھا روم کی شاہ کا پسر اوس سے کی تھی اوسکی شادی خوب تر
اور مقوقس نے برسم خاص و عام بس دی بیٹی کو اپنے دو مقام
یک بلبیس اور عرنا دوسرا منتخب اوس ملک کے تھے ہر دو جا
آنکر بلبیس مین ٹھہری وہ زن شوہر اوسکا تھا حلب مین خیمہ زن
مسلمین سے برسر پیکار تھا اسکو یان ٹھہرا کے وہ تھا وان گیا
مردمان فوج تھے یان دس ہزار دو ہزار عرنا مین تھی پیادہ سوار
حکم اوس زن کا تھا اپنی فوج کو ملک دیگر کا کوئی آنے نہ دو
پھونچا یوقنا جو وان لیکر جوان مانع آئی فوج زن اوسکو وہان
یون کیا مشہور یوقنا نے وان مرسلہ شہزادہ کا آیا ہون یہان
جو کہ ارمانوسہ اوسکی زوجہ ہے آیا ہون مین اوسکی لینے کے لیے
اور وہ شہزادہ فیساریہ مین تھا راہ دریا ملک اپنے کو گیا +
جب کہ اوس ملکہ نے یہ پائی خبر بس وہ یوقنا بلایا زود تر +

اور یزید ابن سفیان تیسرا — ساتھہ عمر العاص کے وہ بھی گیا
اور یوقنا بھی مردم چار ہزار — ساتھہ مین اپنے وہ لایا نامدار
پہلے یوقنا تھا ایک کافر پلید — ہو گیا تھا یہ مسلمان سعید
کفر مین تھا یہ حلب پر حکمران — اسلئے اب ہی امیر اسلامیان
مصر کو سب کر دیی اوسنی روان — ساتھہ اونکی دیکے ایک لشکر گران
مختلف رستون کو یہہ سب چلدئی — منزل ارفح مین یہ سب مل گئے
بولا یوقنا یہ عمر العاص سے — سبکے سب تم ٹھہرو یان ای نیک پے
مصر کی جانب کو اب جاتا ہون مین — اور خبر اوس ملک کی لاتا ہون مین
سب نی کر لی بات یہ اوسکی پسند — چلدئے کچہ لیکے لشکر ہوشمند
چھوڑتا ہون اب مین اس قصہ کو یہان — مصر کا لکھتا ہون تھوڑا سا بیان

ذکر مقوقس و قسطنطین پسرش و حیلہ کردہ رفتن یوقنا نزد ارمانوسہ

تھا مقوقس بادشاہ مصر کا — قوم قبطی کا تھا از بس پیشوا
تھا نہایت مرد زیرک پر شعور — اور کتب عرشے پہ تھا اوسکو عبور
گردش افلاک سے آگاہ تھا — بت پرستی مین گمراہ تھا
حلیہ تھا پاس اوسکی ختم المرسلین — لکھہ گئی تھے جیسے عیسی پاکدین
حال آیندہ سے تھی اوسکو خبر — بیرق اسلام آوینگے ادہر
ہوویگا قبضہ یہان اسلامیان — قوم قبطی کا نہ رہوے گا نشان

جب کہ وان پر مجمع کامل ہوگیا — بس ہر یک کو قید وان پر کرلیا
اور بلوا بھیجے اپنے سب جوان — جو نگہبان قیدیون پر تھے وہان
قیدیون کو لیکے وہ حاضر ہوے — دیکھکر حیران اونھین سب ہوگئے
اونسے جنے کرلیا ایمان قبول — کرلیا اپنی جماعت مین شمول
جو کوئی اسلام سے منکر ہوا — بس تہ تیغ اوسکو فوراً کر دیا
حسب شرع کے غنیمت کی روان — اور خمسہ عامر کو دی گذر اجویان
اور خالد کو لیا وان پر بلا + — شہر اونکے قبضہ مین سب کر دیا
جب فراغت اونکو یانسے ہوگئی — دوسرے جانب کو کی لشکر کشی
چلدئے لیکر وہ اپنے سب جوان — بس جزایر کے طرف باعز و شان
اور کیے فتح جزائر بے شمار — کار جنگ مین تھے نہایت ہوشیار

آمدن فرمان عمر الخطاب بنام عبیدۃ الجراح بنا بر فوج کشی بر مصر

یون امیر المومنین نے خط لکھا — نام عبیدہ کی کہ اے اہل صفا
لشکر قیصر کو دی تمنے شکست — تم سے راضی ہو خدا ای نیک بخت
چاہیے اب تمکو عمر العاص کو — دیکے لشکر بھیجو سوے مصر کو
ایک عامر اور دیگر عامر سے — ساتھہ اوسکے کرد و بہر یاوری
اور تم جس جس کو سمجھو ہوشیار — کرد و اوسکے ساتھہ مین ای دیندار
حسب فرمودہ امیر المومنین — کردیے ساتھہ اوسکے یہ بہر معین

اسنے بتلایا اوسے قوم و نسب | اور آنیکا کہا یہ ہے سبب
تھا مین نصرانی ہوا پھر مسلمین | پھر جو دیکھا حال مسلم کچھ نہین
جو وہ کہتے ہین نہین کرتے وفا | دلمین رکھتے ہینگے کاوش اور دغا
مینے دیکھا حال اونکا جو بغور | پھر گیا دل اپنا اوس دین سے بفور
اونسے برگشتہ مین ہو کر چلدیا | دین سابق پر ہون اپنے آگیا
سنکے یہ حرفاش نے ایسا کہا | خوب ہوا تو دین پر اپنے آگیا
ہوگئی پھر دونو ہم شیر و شکر | اور لگے طی کرنے باہم وہ سفر
ایکدن یوقنا دلمین سوچ کر | لایا دو صد مسلمین کو وہ پکڑ
تاکہ ہو حرفاش کو زیادہ یقین | ہیگا یوقنا عدو مسلمین
سنکی وہ اس حال کو شادان ہوا | اور کہا یوقنا کو صد مرحبا
قیدیون سے چپکے یہ کہدیا | ہون مسلمان لیکہ ہی حیلہ کیا
بعدہ حرفاش اور اوسکی سپاہ | کر لئے سب قید وقت صبح گاہ
دو ہزار اپنے جوان کر کے تعین | اور کہا جانے ندوانکو کہین
جب بلاؤن تمسکو آجانا وہان | قیدیون کو ساتھ لے آنا وہان
مابقا پھر فوج کو لیکر وہ ساتھ | پھونچا طرابلس مین وہ نیکذات
اور کہا مشہور مین بھیجر مدد | مرسلہ شاہ آیا ہون بے ردوکد
ساکنان شہر خورم ہوگئے | آکہوے حاضر ہر یک چھوٹے بڑے

فوج مین تھی اوسکی غایت عزوشان — چار ہزار اوسکی تھے ہمراہی جوان
ہوکی حاضر اوسنے عامر سے کہا — یہ ہم اب کیجئی مجکو عطا +
جانتا ہون خوب اونکے دانوگھات — مین کرونگا فتح وہ اے نیک ذات
کہنے کو اوسکے پذیرا کر لیا + — فوج کو لیکر وہ اپنے چل دیا

فتح یافتن عبداللہ یوقنا بر شہر طرابلس از جملہ دیگر جزایر

تھا جو قسطنطین ہرقل کا پسر — مسلمین سے رہتا تھا آزردہ تر
اوسکو سکنای طرابلس نے لکھا — بس کمک بھیجو ہماری تم شہا
کیا بعید ہے یان پر آوین مسلمین — اونکے ہم ہرگز مقابل کے نہین
اوسکی تھا حرفاش نامی ایک امیر — اور وہ تھا حضار مجلس مین مشیر
فوج دیکر اوسکو شہ نے سہ ہزار — اور کہا اوسکو کہ رہنا ہوشیار
تم طرابلس مین کر وجا کر مقام — اور رہو اونکی کمک کرتے مدام
مسلمین سے وہ رہی محفوظ جا — اور رہین سکنا وہانکے خوش سدا
شاہ سے رخصت وہ ہوکر چل دیا — اور لشکر اپنے ہمراہ لے لیا
یہ ہوا ایک جاپہ دیرہ کنان — فوج یوقنا کی بھی پہونچی وہان
ہوگیا حرفاش حیران دیکھکر — آگئی فوج مسلمان کیا ایدھر
بڑھکے یوقنا نے حرفش سے کہا — مین تمہارا خیر خواہ ہون بلریا
پوچھا اوسنے کیا ترا نام و نشان — تم کہان سے آئی جاؤگے کہان

فتح یافتن مسلمانان بر جماعت کفار کہ در نخلہ جمع شدہ بودند

بوعبیدہ کو کسینے دی خبر + جمع نخلہ مین ہین کافر بیشتر
یون کہا حضرت نی عمر العاص کو جلد جا کر وان پہ ہو جی جنگ جو
پھونچے عمر العاص وان لیکر سپاہ فوج دشمن کو کیا جا کر تباہ
ہو گئے دشمن وہانسے سب فرار اور غنیمت ہاتھہ آئی بے شمار

شکست یافتن قسطنطین پسر ہرقل شاہ روم کہ در قیساریہ جمع شدہ بودند

تھی صحابی ایک علم بن ساریہ دی مہم اونکے تئین قیساریہ
چلدئی یہ فوج سے لیکر جوان سوی قیساریہ کے باغرور شان
تھا وہان موجود ہرقل کا پسر ساتھہ مین تھی فوج اوسکی سخت تر
پھونچی پھر قیساریہ پر فوج دین جنگ برپا جا کیا از کافرین
لشکر اسلام نی پائی ظفر + ہو گئے مفرور وانسے بد گہر
تھی کسی جا گہر پہ عام حکمران بوعبیدہ کا یہ پھونچا حکم وان
ہی سواحل پر طرابلس ایک مقام جمع ہین کفار وان پر زشت کام
بھیجو ایک جرار لشکر تم وہان اور کرو اسلام دین کو وان عیان
فوج مین یوقنا تھا ایک دیندار وہ حلب مین حکمران تھا ذی وقار
پہلے وہ کافر تھا پھر مسلم ہوا دین احمدؐ پر تھا ہر دم جان فدا
تھا بہت ہوشیار و زیرک نیک زاد وایما شامل رہے تھا وجہاد

وہ میسر ہمکو دن حق نے کیا — آپ فرماوین اذان اے رہنما
پہلے تو کچھ عذر لائے درمیان — پھر کھڑے ہوکر لگے پڑھنے اذان
اشہد ان محمدؐ جب پڑھا — اضطراب دل نے گھیرا اونکو آ
وہ رخ تابان نہ جب آیا نظر — بہکی آیا آنکھونمین خون جگر
سب کے سب اصحاب وان رونے لگے — آنسون سے اپنا منہ دھونے لگے
آگیا روی محمدؐ کا خیال — روتے روتے ہوگئے وہ سب نڈھال
پھر خلیفہ نے پڑھائی وان نماز — جو رسول اللہ کے تھے ہمراز
جب نماز دونسے فراغت پاچکے — وعظ حضرت اسطرح کہنے لگے
اے مسلمانو کرو شکر خدا + ملک شام حق نے کیا ہمکو عطا
کبر و نخوت سے ہمیشہ بھاگنا — انکو دشمن جان و ایمان جاننا
ہر گھڑی اللہ سے چاہو پناہ — فضل سے اوسکے ہر اک کا ہی نباہ
لیکہ شیطان سے رہو ہر دم بعید — ہی تمھارے واسطے امر سعید
بعد لشکر مین سے اکثر جوان — بھیجے اوس جا پر کہ چاہتے تھے جہان
اور رکھا بعضونکو اوس جا پر تعین — جتنے تھے لرزان و خائف مشرکین
اور دیا بعضونکو اوجلی سے بدل — جنکے رہنے سے وہان ہیجا خلل
پھر امیر المومنین ہوکر سوار — چلدیے یسرب کو وہ عالی تبار
خیریت سے داخل یسرب ہوئے — ہوگئے آنے سے خوش چھوٹے بڑے

دیکھون تھا جب مسجد نبوی کا حال
بندھتے تھے وہان پر مجھے سو سو خیال

یان کھڑے ہوتے تھے اور بیٹھین تھے یہان
وعظ یان فرماتے تھے لیٹین تھے یہان

اور گلی کوچہ مدینہ کے تمام
دیتے تھے غم کی خبر مجکو مدام

دیکھتا تھا جب در دولت سرائے
شعلۂ غم نکلکے تھا سر تا بہ پائے

سامنے اونکے مین جب پڑہتا اذان
نام جب آتا محمد بر زبان

دیکھہ یون تھا چہرہ تابان کو جھٹ
بس خوشی سے دل کو کھل جاتی تھی پٹ

جب رخ روشن نہ دیکھا مین وہان
اور غم کا پایا مین ہر جا نشان

اسلئے وہانسے ہوا ہون مین فرار
تا کسی صورت سے ہو دل کو قرار

آج یان ہون اور ہون کل کو کہین
ایک دم کو چین دل دیتا نہین

چھانتا پھرتا ہون ہر جا خاک کو
پر نہ دیکھون ہون شہ لولاک کو

دیکھکر خلقت یہ بیگانہ مجھے
کہتے ہین مجنون و دیوانہ مجھے

خوش ہون دلکو کھو لکر روتا ہون مین
شاغلی اوس ذات کا ہوتا ہون مین

نہ مرا مانع ہے کوئی نہ مضر
نہ مرا ناصح ہے کوئی نہ مشیر

ہوگئی ہے زندگی مجکو وبال
کر دیا ہجران نے مجکو پایمال

ایسے جینے سے تو مرنا ہے بھلا
پر نہین ہے موت پر قابو مرا

آگیا وہین وہان وقت نماز
یون کہا سنکے بصد عجز و نیاز

مدتون سے یہ تمنا تھی یہان
کسطرح سے آپکی سنیے اذان

لگے رہ مین کسی کو وہ بلال — جو مؤذن تھے نبیؐ ذوالجلال
وہ مقرب تھا نبیؐ مصطفےٰ — بن سُلائے اونکے یہہ سوتا نہ تھا
یہہ خبر دی اوسنے اور اونکی تئین — اس جگہہ پر ہین بلالؓ پاکدین
پھر امیر المومنین کو بھی خبر — پہونچی یہان پر ہین بلال خوش سیر
بھیجے مردم ڈھونڈ کر لاؤ اونہین — چھوڑیو مت جس جگہہ پاؤ اونہین
اور مرے جانب سی کہدینا سلام — آپکا مشتاق ہون اے نیکنام
بیٹھا دیکھے روتی ہینگے ایکجا — اسنے بڑھکر کے سلام اونکو کیا
عرض کی بلواتے ہین تمکو عمرؓ — یہان سے آپہونچا ہی لشکر پر ظفر
سنکے خوش خبری اوٹھے وہ پاکدین — آئے جس جا تھے امیرؓ المومنین
بینے اوٹھہ کر کے کیا اونکو سلام — اور ملے ہر ایک سی وہ نیکنام
کی خلیفہ نے یہہ اونسے گفتگو — کیسے ہو تم اس جگہہ اے نیک خو
کس لیے تمنے کیا ترک وطن — اور لیا یہ کس سبب رنج و محن
کیا اذیت تمکو پہونچی ہے وہان — جو کہ وہانسے اوٹھہ کی تم آئی ہو یہان
کہتے ہی اونکے ہوئے گریہ کناں — کیا کرون مین حال کو اپنی بیان
جب سی رحلت اس جہانسے کر گئے — بار غم و فرقت کا مجکو دھر گئے
کر دیا مجکو جدائی نے تباہ — نکلے تھا ہر دم زبانسے نالہ و آہ
کھولکر دلکو نہ رو سکتا تھا وہان — دیکھون تھا جس جا حضرتکا نشان

ملکنی رہن العبد نامی ایک تھا وہان — وہ تھا خوش اخلاق و غایت خوبیان
سنے اوسکو کر دیا مختار عام — تا کرے جا کر کے وہ انجام کام
پر جلاوطنی نہو ہمکو کبھو — ہی یہہ ہم سبکی تمنا ارزو
آکے درخدمت امیر المومنین — عرض کی اوسنے کہ ای سلطان دین
رحم فرماؤ ہمارے حال پر — جانشین ہو مسند خیر البشر
ہم ہین مفلس اور غریب اور بے نوا — رزق سے محتاج ہینگے ہم سدا
لڑنے کی ہم مین نہین طاقت کبھو — ہم عبادت کرتے یہان ہین جانشین
جای پید ایش ہی یہہ عیسیٰ مسیح — یہہ عبادت گاہ ہماری ہی صریح
یہہ معزز ہی ہمیشہ سے مقام — خون ناحق اس جگہہ پر ہے حرام
حسب طاقت ہم سے جزیہ لیجئے — دائما یہان ہمکو رہنے دیجیے
آپنے کہنا کیا اوسکا قبول — جزیہ بھی ٹھہرا دیا سہل الحصول
لکھکے یک فرمان ایسا دیدیا — قوم یہہ رہتی ہے یہان دایما
اور تعرض نہ کوئی ایسی کرے — جب تلک چاہین یہان رہتی رہین
عہد و پیمان جب یہہ محکم ہو گیا — آمد و شد شہر مین سب کا ہوا
پاس اونکے ہی وہ فرمان ابتلک — پای بند اوسکے ہین شاہان ابتلک

ملاقات شدن خلیفہ از بلال مؤذن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

شہر و لشکر ہو گیا بھر ایکسان — یہانکی آتے جاتی وہان اور وہانکی یہان

آگئی ٹھہرے ابوعبیدہؓ کے یہان — جوق جوق آتے تھے وہان خورد و کلان
کرتے تھے آکر سلام اسلامیان — ہوتے تھے وعلیک سے وہ تر زبان
حاضر ہوتے تھے وہان جو مسلمین — ہوکے خوش کرتے تھے اونکو آفرین
تھی جو عالم اور رہا شہر مین — ابوعبیدہؓ نے یہہ کہہ بھیجا اونہین
آگئے ہین وہ امیرالمومنین — نام ہے اونکا عمرؓ سالار دین
اور کسکو اسمین شک ہو کچھ اگر — حلیہ کو کرلے مطابق آنکر
ہوگیا ہر ایک مین یہہ اشتہار — آگئے وہ تھا جنھونکا انتظار
افضل العلما جو تھا نصرانیان — دیکھنے آیا وہ چھپ کر کے وہان
اوسنے دیکھا آکے حلیہ آپکا — بس مطابق پایا جو جو تھا لکھا
جاکے اوسنے شہر مین الساکھا — یہہ منطف ہین بارض ایلیا
جس طرح پر ہو سکے صلح کرو — ورنہ تم مخذول ہوگے بس ڈرو
یہہ اوسیکے جا پہ ہی مسند نشین — ہوچکے ہین جو کہ ختم المرسلین
لکھ گئے حضرت مسیح تھے سب نشان — بس ظہور اونکا ہوا ہی اب یہان
پھیل جاوینگے کروہ مسلمین — اونکی قبضہ مین سب آویگی زمین
اون سبھونسے یہان یہ رہا وہی نظر — ہوا امیرالمومنین نام ہو عمرؓ
پاس میرے حلیہ سب مرقوم ہے — ہین بلاشک یہہ وہی معلوم ہے
سب نے ملکر مشورہ پھر یون کیا — بس ادا ی جزیہ اپنے سر دیا

اپنے یاران اور اصحابان سے — پوچھا اسمین راے کیا فرمایئے
راے ہر یک مین رہا پھر اختلاف — اور کسی سے یہہ ہوا مطلب نہ صاف
کی علیؓ مرتضیٰ سے پھر صلاح — یون کہا تم جاؤ ہے سبکی فلاح

روانہ شدن حضرت عمرؓ بسوی بیت المقدس و صلح شدن بر ادای جزیہ

مرتضیٰ کو کر کے وہان قائم مقام — چلدیے وہ ایلیا کو خوش خرام
بوعبیدہؓ کو بھی یہہ لکھدی خبر — پہونچونگا اللہ جو چاہی جلد تر
پارچہ پوشش کے اسپ یک تیز رو — بوعبیدہؓ لیکے نکلے نذر کو
کرین استقبال امیرؓ المومنین — آئے ہمراہ اونکے چندین مسلمین
دیکھا پیدل آتے ہین حضرت عمرؓ — اور غلام اونکا سوار ہی اونٹ پر
پارچہ گہنہ ہین یہ وہ پہرے ہوئے — اور مہار بھی اونٹ کی پکڑی ہوئی
پوچھا باعث اسکا کیا ہے نامدار — یون کہا تھی اسکی نوبت ہو سوار
عدل اور انصاف سے تھا یہہ برون — اسکی نوبت مین سواری مین کرون
اسپ اور کپڑے وہ نذرانہ کیے — دیکھکر اونکو خلیفہ خوش ہوے
پہنے کپڑے اور گھوڑے پر چڑھے — تھوڑا سا چلکر کے پھر وہ تھم گئے
اوتری گھوڑے سے وہین وہ زود تر — پہنے کپڑے سابق اپنے زود تر
اور کہا سامان ہی یہہ پر غرور — مجھسے رکھنا چاہیے بس اسکو دور
مین یون ہی چلتا اگر کچھہ اور بھے — دیکھتے مجھ پر گذرتا کیا بھے

لاسکے وہان وہ نہ تاب مسلمین | گھس گئے وہ شہر مین سب کافرین
شہر کے سب کر لیے دروازے بند | تا نہ پہونچے مسلمینون سے گزند

فہمایش کردن عالم نصارا کہ اس ملک کو بجز حضرت کی کوئی فتح نہین کر سکا

یک نصارا کا تھا وہان عالم بڑا | سب کو بلوا کر کے اوسنے یہہ کہا
عمر ساری بوعبیدہؓ گر لڑین | شہر پر ہرگز نہ فتح پاسکین
فتح یہان پاوینگا وہ اہل کرم | تہ حرف ہین نام کے اوسکی رقم
یعنی اونکا نام ہیگا بس عمرؓ | ہے اونھون کے نام پر لکھی طغرہ
اور نہین تمین کوئی اس نام کا | دوسرے یہہ ہوا میر اسلام کا
صلح کی باتین کرو انسے یوہین | اور بلاؤ یہان امیرؓ المومنین
تا مطابق حسلیہ سے اونکو کرون | ہونے والا جو ہو سو تمسے کہون
شہر مین سے اسطرح آیا پیام | جزیہ دینگے تمکو ہم اے نیکنام
پر تمھارے عہد کا ہم اعتبار | کر نہین سکتے ہین اے والا تبار
آوین یہان پر گر امیرؓ المومنین | وہ کرین پیمان تو ہو ہمکو یقین
بوعبیدہؓ نے لکھی عرضی وہین | بھیجی درخدمت امیرؓ المومنین
آپ یہان تشریف لاؤ یا عمرؓ | ہوگا احسان آپکا اسلام پر
شہر یہہ ہاتھ آوی بی جنگ وجدال | اور نہ ہونے پاوی کچھ قتل وقتال
پڑھکے یہہ عرضی امیرؓ المومنین | سوچتے تھے جاون وہان مین یا نہین

اور رہینگے فوج پر جتنے امیر — اپنی اپنی جا پہ ہون سب جای گیر
اپنے حربہ ہو کوئی کرلے درست — اور رہین ہر طور سی چالاک و چست
حکم ہے بیت المقدس پر چڑہین — اشقیاؤن سے وہان جاکر لڑین
یون کہا ہر یک نے ای والاحشم — ہم مطیع ہین جب تلک دم مین ہی دم
آپکا سب حکم لا دینگے بجا — گر خدا چاہے نہ ہوگی کچہ خطا
بس بموجب حکم کے لشکر تمام — جمع یکجا پر ہوے سب خاص و عام
بوعبیدہؓ نے بوقت صبح گاہ — کرلیا ہر ایک کو زیر نگاہ +
نقص جسکے حربہ مین آیا نظر — لی لیا اوس ہی دیا اوسکو دگر
چند حصہ پھر کیے لشکر کے وہان — ایک حصہ کو کہا یہہ ہو روان
دی امارت سب پہ عمر العاصؓ کو — اور کہا تم بھیجو اول نیک خو
فاصلہ دی دی کے ہر یک حصہ کو — کرتے تھے وہان کو روان یہ نیکخو
تا نہو تکلیف اسمین فوج کو — اور دب جاوے عدو جنگ جو
جب روانہ کرچکے حصہ تمام — پھر روان خود ہو گئے عالیمقام
منزلین بیت المقدس کرکے طی — لشکر اسلام مین شامل ہوے
پھر دیا یہہ حکم عمر العاصؓ کو — شہر کو چارون طرف سی گھیر لو
گھیرا عمر العاصؓ نے وہ شہر سب — ساکنان شہر نکلے لڑنے تب
جنگ یک جا کر وہان برپا ہوا — فیصلہ تلوار نے وہان کر دیا

آیا فرمان یک امیر المومنین — بو عبیدہؓ کی بنام ای پاکدین
کرکے تم ہر جاے کا اب انتظام — ٹھہرو جا شہر دمشق مین تم تمام
تم رہو آرام سے وہان جب تلک — تا نہ پونہچی حکم ثانی تب تلک
بو عبیدہؓ انتظام ہر جاے کا — کر چکے تھے پہلے ہی سب جا بجا
آتی ہی اس حکم کے افواج سب — شہر مین داخل ہوی والا نسب
اور لگے آرام سے رہنے وہان — ہو گئے اسودہ جو تھی خستہ جان
جو کہ خستہ اور شکستہ تھا کوئی — ہو گئے آسودہ وہ رہکر سبھی
آخرش وہان ہو گئی سب تندرست — مثل سابق بنگئی چالاک چست

آمدن فرمان امیر المومنین بنام بو عبیدہؓ جہت لشکر کشی بر شہر بیت المقدس

رہتے رہتے وہان جو عرصہ ہو گیا — بو عبیدہؓ کو خلیفہ نے لکھا
ہی یقین مجکو بہ رب العالمین — خیریت سے ہوینگے جملہ مسلمین
اور کسالت اور کہولت جنگ کی — اونمین کچھہ باقی نہین ہو گی رہی
ہو گئے ہونگے وہ ہر یک تندرست — رہتے ہونگے وہ بہت چالاک و چست
چاہیے بیت المقدس پر چڑہو — اشقیاؤن کو مطیع اپنے کرو
ور جو لڑنا چاہین تم اونسے لڑو — اور جو صلح چاہین تم صلح کرو
بو عبیدہؓ نے بلا کر خاص و عام — حرفاً حرفاً سب پڑہا فرمان تمام
بعد ازان پھر آپنے ایسا کہا — جمع لشکر صبح کو ہو ایک جا +

جا کے ماری تیغ اوسکے بی دہڑک — خود و سر گردن کو کاٹا بے دہڑک
وہ گرا گھوڑے سی وہان پر تلخ کام — نکلا دیگر لینے اوسکا انتقام
وہ جو آیا کچھہ نہین تھا اوس سی کم — بلکہ کچھہ بڑھکر تھا اوس سے پر ستم
وہ گیا اکر اولجہہ انسے تبہی — مہلت اوسکو ایکدم کی بہی نہ دی
کرتے تھے آپسمین دونون داو و پیچ — وہ اسے کھینچے تھا یہہ لیتا تھا اینچ
کشمکش سی دونون دریا مین گرے — دیر تک پانی مین بھی لڑتے رہے
آخرش مالک کا قابو چل گیا — کر لیا سر اوسکا وہان تن سی جدا
پھر صف جنگ ہر دو لشکر مین ہوا — بھاگ اوٹھے وہ سامنے سی اشقیا
مالک اشتر کو ہوئی حاصل ظفر — شکر حق سبنے کیا وہان بیشتر

آمدن خط ابو عبیدہ بنام مالک اشتر لطلب آن

دیکھا آتا ہیگا اک ناقہ سوار — پویان پویان ہاتھہ سے چھوڑی مہار
اوسنے خط یک مالک اشتر کو دیا — بو عبیدہ نے بنام انکی لکھا
گر خزینہ زر ہو میرے روبرو — ایک مسلمان سے نہ بڑھکر ہو کبھو
چاہئے اس خط کو پڑھتے ہی تمام — پاس میرے پونہچو سب ای نیکنام
پڑھتے ہی خط کو نچ لشکر کر دیا — جلد پونہچے پاس عبیدہ کی وہ جا
بو عبیدہ سی کہا سب آکی حال — خوش ہوئے سنکر نہایت خوش خصال

آمدن فرمان امیر المومنین بنام ابو عبیدہ بنا بر قیام پذیر شدن در دمشق

پر نہ آیا زخم ایسا کارگر +
مغفر مین جسکے سبب پونہچے ضرر

اپنے قائم کرکے سب ہوش و حواس
آئے اپنی فوج مین یہہ بی سراس

خیریت سی فوج مین وہ آگئے
زخم کو دہو کر وہ یون کہنے لگے

ہوگیا مجبور مین تلوار سے
ورنہ کردیتا مین دو ٹکڑی اوسے

یہہ مری تلوار کی ہیگی خطا
میرے ہاتھون سے وہ زندہ رہ گیا

جب کیا تلوار کا حد سے گلا
اونکے یک بیٹے نی یہہ اونسے کہا

برش اس تلوار کی کچہہ کم نہین
پر نہین تھا حکم رب العالمین

یون کہا پھر اوسنی خالہ زاد سی
تیری جو تلوار ہے تو مجکو دے

تاکہ پھر اوس سی مقابل جاکی ہون
انتقام زخم سر اپنے کا لون

یون کہا ہر ایک نی تم ہو ناتوان
لڑنیکے طاقت ہی اب تمین کہان

بولے وہ یہہ ہے شجاعت سی بروں
زخم کہا کر اوس سی چپکا ہو رہون

ہن بلاشک جاونگا لڑنیکو اب
اور نہ مانونگا کہینگے گو کہ سب +

پھر کہا بھائی سے یہہ فرمائیے
دینے مین تلوار کے کیا عذر ہے

یون کہا اوسنے کہ ہی اتنی مراد
مجھسے تو شمشیر بدلے نیک زاد

آپ کرتے ہین یہہ خواہش مجھسے جو
مجکو بھی منظور ہے اے نیک خو

پھر نہین واپس کرونگا مین کبھی
کرتا ہون یہہ شرط مین تمسے اخی

لیکر وہ شمشیر اوس سے چلدیی
اور مقابل اوس سی میدان مین ہوئے

فوج انکی ساتھ مین تہی بس قلیل
اسلیے کی جنگ کی کرنے مین ڈھیل

منتظر تہے تاکہ آجاوے کمک
جب کرونگا جنگ ملکر بے دھڑک

بیسرہ نامی کو دیکر کچھہ سوار
یعنی تہے تعداد مین وہ یک ہزار

بوعبیدہ نے کہا اے خوش لقب
پاس پونہچو بھائی کے جلدیسے اب

دونون ملکی ہم صلاح ہوکر وہان
لڑنا تم اوس قوم سے بے خوف جان

بیسرہ لیکر یہہ لشکر وہان گئے
مالک اشتر دیکہہ انکو خوش ہوئے

صبح کو پونہچے میدان وغا
آئی وہ بھی سامنے سے اشقیا

باندہ کرکے ہر دو جانب سے وہ صف
مستعد جنگ کی ہوئے ہر دو طرف

فوج دشمن مین سے نکلا یک جوان
منتخب تہا فوج مین وہ پہلوان

تہا عظیم الجثہ غایت سخت تر
اور لگا کرتے وہ آکے کر و فر

رعب اوسکا ایسا سب پر چھاگیا
لڑنے کو اوس سے نہ کوئی وہان گیا

اوپر چھائی اوس سے وہان ہر یک کی جان
ہوگئے مایوس مالک سب سے وہان

مالک اشتر خود ہی ہوکر کے سوار
پونہچا لڑنے کے لیے خود نامدار

ہوگئے یہہ جاکے اوس سے دوبدو
اور لگے تلوار چلنے ہر دو سو

مالک اشتر نے کیئے چند اوسپہ وار
ایک نے بہی کچھہ کیا اوسپر نہ کار

داد دیکر اوسنے مالک کے بسر
ایک لگائی تیغ غایت سخت تر

خود کاٹا اور سر زخمی ہوا
کہاکے یہہ اوس تیغ کو چکرا گیا

حاضر ہو کر عرض کے سننے وہان ہم مین لڑنیکے نہین تاب و توان
دیجیی ہمکو امن بھر خدا آپ ہین اہل سخا صاحب وفا
جزیہ ہم پر اب مقرر کیجیے پیش کش لینی جو ہو سو لیجیے
بوعبیدہ نی جو کچہ تجویز کے حلیبون نے بات سب وہ مان لے
متفق ہو کر کے جزیہ لکہدیا کر دیا سب شہر اور بازار وا
اور نواح مین تہے مواضع جسقدر کی اطاعت سننے وہانسے آنکر
کچہہ ہوا واقع نہ وہان جنگ و جدل آگیا قبضہ مین وہ سب بی خلل
کی بہت تاکید اپنے فوج کو اب کسی ڈہب سی زبان انکا نہ ہو
بوعبیدہ نی خلیفہ کو خبر بہیجی یہہ پائے حلب پر بہی ظفر

رفتن فوج اسلام بر بندر روم ہمراہی مالک اشتر و فتح یافتن بر بندر روم

مالک اشتر فوج مین تہا یک جوان خوبصورت خوب سیرت پہلوان
بوعبیدہ نی اونہین کچہ فوج دی اور کہا تم ہوا میرا سپہ انحی
پہلے نسے ہی کچہ فاصلہ بر بندر روم جمع ہی یکقوم وہان بدبخت و شوم
اونکو جاکر تم کرو زیر و زبر + وہان مچایا ہے اونہون نے شور و شر
پونچی گی جلدی کمک وہان تے میرے پاس اونکی کثرت سی نہ تم ہونا ہراس
ساتھہ لیکر فوج وہانسے چلدیے اور بہت جلدی کیا وہ راہ طے
جب وہان پہونچے تو یہہ ظاہر ہوا تین ہزار ہین اس جگہہ پر اشقیا

تہا قدیمی یہہ ہمارا ملک شام — رہتا تہا مین آیمین خوش اور شاد کام
تونی مجہسے ملک یہہ چہٹوا دیا — جو تہی صحرائی اونہین دلوا دیا
اور جو تہی اپنے مدبر اور مشیر — کر دیے قید قضا مین وہ اسیر
تہی محافظ جو مری پنج لکہہ سپاہ — دم کے دم مین کر دی وہ تونی تباہ
اور نہ آیا تجکو ہرگز کچہہ خیال — میرا سب لٹوا دیا مال و منال
کس بہروسہ پر رہون اب مین یہان — جان نثارون کا نہ پاتا ہون نشان
ای زمین ای آسمان تمکو سلام — ہو چکا قصہ ہمارا سب تمام
ہوگی مرضی پہر تمہارے گر کبہو — آؤنگا باعزت و اور آبرو +
اور علاوہ اسکے جو چاہا کہا — پر نہایت اوسنی کی زاری بکا
وہانسے قسطنطنیہ کو وہ تو چلدیا — کیونکہ تہا وہانکا بہی وہ فرمان روا
تخت پر وہانکے ہوا مسند نشین — شام کے ملکونمین پہر آیا نہین

رفتن فوج اسلام بر حلب و قبول کردن جنگ بیہ دادن

بوعبیدہ جنگ سی پر موک کے — جب کہ فارغ ہر طرح سی ہو چکے
ایکدن اپنے بلائے فوج سب — اور کہا چل گہیرو اب شہر حلب
جملہ وہ تیار ہو کر چلدیے — اور لگے راہ حلب کو کرنے طی
کر کے طی جملہ منازل اور سفر — متصل پہونچے حلب کی آنکر
منتخب ہو کر کے روسای حلب — بوعبیدہ پاس آئی سب کی سب

اونمین سے کوئی نہین ہر گز بچا — سب ہوئی میدان مین تم پر فدا
یون کہا ہرقل نی وہ ہی یاد بات — قاصد آیا تہا رسول نیکذات
اور لکہا تہا دعوت اسلام کو — ورنہ پچہتاؤگے پہرای نیک خو
مین کہا تہا کرتا ہون ایمان قبول — ہین محمد مصطفے حق کے رسول
منحرف اول مین تو سب سی ہوا — تونی بلوا ایک کہڑا کروادیا +
مینے پہر لاچار رہو کر یہہ کہا — امتحانا مینے یہہ تہا کہدیا
دیکہو اب اوس بات پی بگڑا ہی طور — وہ کہان ہی جو کہ کرتے تہے غرور
عرض کی اوسنی کہ یہہ سب ہی صحیح — دین نو کو اب بہی جانو ہون قبیح
شاہ کو یہہ ناپسند مین ہوا + — فورًا اوسکو قتل دہان کروادیا
بعدہ ہرقل گیا اک کوہ پر — اور لگا کہنے وہ ہو کر دیدہ تر +
وای ویلا اے زمین شام کی — یہانسے رہنے کی نہ مہلت مجکو دی
بار میرا ایسا کیا تہا سخت تر — جو کیا اس ملک سی مجکو بدر
پہر مخاطب وہ ہوا سوی فلک — یون لگا وہ رو کی کہنے بی دہڑک
ای فلک مجہسے ہوا تو کیون خفا — جسکے بدلہ مین دکہای سو جفا
اسقدر مجکو کیا جو تو نے تنگ — مجہسے بدلا تونی جو صد رنگ ڈہنگ
کجروی سے اپنے تو آیا نہ باز — کایا چکر مین مرا سامان وساز
تونی گردش دی مجہی گردون دون — بخت میرا کردیا سب وازگون ،

پڑیکی عرضی یون خلیفہ نی کہا | لشکر اسلام کو ہے مرحبا
بوعبیدہ ہیگا غایت مرد دین | آفرین صد آفرین صد آفرین
بوعبیدہ کا ہوا یثرب مین نام | کر دیے کفار سب اوسنی تمام

فرار شدہ رفتن گروہ کفار در انطاکیہ نزد قیصر روم

وہ گروہ انطاکیہ مین جو گئے | لکھتا ہون اب حال اوسکا مین سہی
منتظر ہرقل تہا تا آوی خبر | گذرا جو کچھہ ہو وہ سب لاوی خبر
اوسنی یون دربانیون سی کہدیا | جو اودہر سے آدی پوچھو ماجرا
ایک سراسیمہ جماعت آئی وہان | پوچھا اونسے کیجیے فتح کا بیان
یون کہا اونسے ہوی فتح نمود | پر نہ معلوم ہی ہوہی کسکو سود
دوسری آئی جماعت ایک اور | پوچھا اونسے تم بتاو کیا ہے طور
یون کہا فتح ہوی ہی عربیان | پھر نہین معلوم ہوا کسکا زیان
جو سنی تہی جاکی ہرقل سے کہی | پر نہ اطمینان اونسی کچھہ ہوئے
یک خزیمہ نامی سردار ونسی تہا | فوج آوارہ سے وہ بہی آگیا
آکی ہرقل کو کیا اوسنی سلام | اور کہا بس معرکہ اوسنی تمام
روشناس اوس سے تہا ہرقل بادشاہ | یہہ قدیمی تہا ملازم بارگاہ +
یہہ بہی اوس لشکر مین تہا یہہ بہاگیا | بہاگ کر کے وہانسے یہہ بہی آگیا
پوچھا سردار ونکو وہ ہینگی کہان | یون کہا قربان ہوی سب تمپہ وہان

ساتھہ میرے ہو کی ہلہ کیجیے | اور اب داد شجاعت دیجیے
یون کہا اون سبنی خالد کو پکار | ہم تمہارے ساتھہ ہین ای شہسوار
ہم نچھوڑینگے کبھی تنہا تمہین | تم چلوگی جسطرف ہم ساتھہ ہین
بعدہ خالد ہوے تکبیر گو | اشقیا سی جا ہوے سب دو بدو
مار تلوارین گرائے بر زمین | خون سے رنگین ہوی وہ سرزمین
ہو گیا خالی وہ میدان وغا | اور رہا وہان پر نہ دشمن کا پتا
بو عبیدہ سیر کرنے کو اوٹھے | اور غنائم جمع کروانے لگے
دیکھا باہان ایک جا مردہ پڑا | اور نہ اوسکی زخم کوئی ہے لگا +
چڑہ کی آئی تہی یہان پنج لکھہ سپاہ | حق تعالی نے کیا سبکو تباہ
لشکر اسلام نی پائے تطفہ | جو کہ وہم و فہم سے تہی دور تر
ہو گیا سچ وعدۂ پروردگار | وہ تہی پنج لکھہ یہہ تہی اٹھائیس ہزار
غلبہ اوس کثرت پر قلت کو دیا + | سچا تو سچے محمدؐ مصطفےٰ
اور غنیمت ہاتھہ آئی اسقدر | لگ گئی انبار اوسکے آنکر
مثل اسباب اور حربہ اور خیام | میوہ و اجناس اقسام طعام
اور مہاران شتر خیل دواب | اور دیگر قسمہای بی حساب
حسب شرع کرکے قسمت یکسان | باقی نزد خلیفہ کے روان
عرضی ایک پہر فتح پانی کی لکھے | ابتداء سے درج سب تفصیل کے

اضطراب دل سی اوسمین جاگری — سبکی سب وہ ڈوب کر کے مر گئے
ایک گروہ بھاگے بسوی دشت زار — مر گئے ماری گئے وہ نابکار
بعض وہان طعمہ درندون کی ہوی — جو بچے بھوکے پیاسے مر گئے
اور ہوے انطاکیہ کو کچھہ روان — پھر کرونگا اونکا مین قصہ بیان
ایک گروہ وہان ہو گئی سب سی الگ — اور لگی کہنے کہ دم ہے جب تلک
بھاگ کر مرنا بہت معیوب ہے — لڑ کے مرنا ایک جا پر خوب ہے
اونمین جو عباد اور زہاد تھے — پڑھتے تھی انجیل وہ للکار کے
اور یہہ کہتے تھی خدایا یا کریم — ملت عیسی پہ تھے ہم مستقیم
ایسا ہمسے کیا ہوا سرزد گناہ — ہو گئے جو دم کے دم مین ہم تباہ
اور محمدؐ کے جو تھے وہ تابعین — فتح بخشے اونکو رب العالمین
واسطے عیسی مسیح کی یا خدا — پنجۂ آفت سی لے ہمکو بچا
عہد و پیمان کر کے پھر وہ ہمگنان — مسلمینون پر گرے وہ سخت جان
مسلمینون سی لڑی وہ اسقدر — بس دیے کہرا انکو سر بسر
مسلمین اونسے پس پا ہو گئے — چھوڑ کر میدان کو پیچھے ہٹے
یون کہا خالد نے پھر للکار کے — ڈرتے ہو کفار سے تم کس لئی
ہم اگر زندہ رہے غازی ہوے — اور شہادت مل گئے کر مر گئے
دونون باتونمین ہی نفع بی شمار — پھر بھلا کیوں واسطے ہی اضطرار

ہوگیا طرفین مین برپای جنگ — اور لگی تلوار چلنی بیدرنگ
اور کمین گہ مین جو تہی اسلامیان — پشت اعدا پر ہوئی نیزہ زنان
مارین تہے وہ مونہہ اور یہہ پشت پر — ہوگئین تلوارین نیزہ خون سے تر
تہی حمایت ایزدے بر مسلمین — قتل وہان ہوتی تہی رومی بدیقین
رومیون کا کٹکے یون گرتا تہا سر — گہانس جیسے کٹتی ہیگے سبز تر
لگ گئی کشتون کی پشتہ اسقدر — اونمین سے دشوار تہا کرنا گذر
رومیون کے اسقدر مردم موئے — آگی ہر مسلم کی تہی دس دس پڑے
اور پڑی زخمی تہے اونکی جابجا — وای ویلا کے تہی ہر جانب صدا
حال مقتل کی مین کیا تشبیہہ دون — نیزہ و تلوار سے برسی تہا خون
ہوگیا وہ قتل گاہ لالہ زار + — پہولتے ہین جیسے گل وقت بہار
ہوگیا اشجار وہان پر لعل رنگ — چیر کر نکلین ہین گویا سینہ سنگ
کنکرین وہان ہوگئی یاقوت سان — سیل خون کی ہوگئے وہان پر روان
گاہ دم الاخوین سا سب ہوگیا — کیونکہ تہا اوسپر ترشح خون کا +
وہان گئے ماری ہزارون رومیان — اور ہزارون تڑپتی تہی زخمی وہان
پنج لکہہ مین جسقدر سردار تہی — یکقلم وہان سب کی سب ماری گئے
مابقا لائے نہ اونکی تاب جنگ — چارسو کو بہاگے زندہ بی درنگ
ایک کثرت سی گروہ نابکار + — بر لب دریا گئے تا ہووے پار

یون کہا خالد نے پھر للکار کر + مستقل تم دلکو رکھنا بی خطر
تم جو دیکھو ہوگے دشمن بیحساب ڈھونڈ کے بادل ہین اوڑ جائینگے شتاب
جو خدا چاہے تو تمکو عنقریب یہہ ظفر عظمی ہو دیگے نصیب
اور غنیمت ہاتھہ آویگی کثیر تم مین سے ہر شخص ہوجاگا امیر
اور پڑہی خالدنی پھر تکبیر کو تاکہ شیطان اوس جگہہ سی دور ہو
ہوگیا ہر ایک سنکر مستقل + بیدلی سے تہا جو کوئی مضمحل
ہوگیا ہر ایک جون شیر ژیان کھینچ لین تلوارین اپنے از میان
منتظر آنیکے اونکے تھے ایدہر آخرش وہ آگئے نزدیک تر
اسطرف بہی سب کی سب تیار تہی فوج اعدا مین یہہ جملہ گہس گئی
نہ ترا دانم نہ تو دانند مرا + یوم محشر سا تہا وہ یوم الوغا
بہائی سے بہائی تہا وہان پر پیغمبر اور نا آگاہ تہا بیٹے سے پدر +
دونو لشکر ہوگئے جسدم بہم ہوگئی تہی روشنی خورشید کم
کیونکہ اوٹہی اسقدر گرد و غبار ہوگیا وہ روز روشن تیرہ تار
تہا جو سامان مرصع اشقیا ہورہا تہا اوس ہی میدان پر مہیا
ملگیا اسلامیون کو یہہ نشان اس نشان پر تاکہ ہوون تیغ ران
ایک مطلب ہی نظامی نے لکہا اس جگہہ پر ہے وہ لائق اور بجا
پای کوبی از دواب و از یلان شش زمین شد ہشت گردید آسمان

رکھی ہر یک صف پہ چندین سروران | جو کہ تھی جنگ آزما اور نوجوان
پھر لگا وہ فوج مین کرنے مشی | دیکھکر تقدیر حق اوسکو ہنسی
کر رہا ہی اپنا کیا کیا انتظام | اور نہ جانی ہے کہ آج ہونگا تمام
اور نہین رہنی کی سردار اور فوج | بس بہا لیگے قضا کی آکی موج
الغرض جب دیکھہ لشکر سب لیا | دلمین اپنے وہ نہایت خوش ہوا
کبر و نخوت سی یہہ کی اوسنی کلام | عربیون کو آج کر دینا تمام
دونگا مین انعام تمکو اسقدر | لیکے خوش ہوجاوگی تم سر بسر
لشکر یا ہان سے نکلا یک سوار | تہا وہ از جملہ یلان نامدار
آیا فوج بوعبید، کی طرف | تہا وہ بیہودہ نہایت کم ظرف
کبر و نخوت سی لگا کہنے وہان | ہی کوئی میرے مقابل آوی یہان
اسطرف سی قیس نامے یک جوان | دوڑا اوس نبرد پہ جون شیر ژیان
بس گیا اوس ہی لپٹ جا کر شتاب | جیسے لپٹی ہی کبوتر سے عقاب
تیغ سے اوسکی کیا سر کو قلم | اور گیا ہستی سی وہ سوئی عدم
یہہ ہوئے اول ظفر اسلامیان | شکر حق ہر ایک لائے بر زبان

جنگ برپا شدن در لشکر خالد بن ولید و یا ہان امیر قیصر و فتح یافتن خالد بن ولید

رومیون نی دیکھکر کی اوسکا حال | سب ہوئی حملہ کنان وہ بدسگال
دیکھکر اعدا کو بعضے مسلمین | کچہ وہ پیدل ہو گئے اہل یقین

دلدہی ہر ایک کی رکھین بشر | تاکہ دشمن سے رہین سینہ سپر

آمدن باہان در میدان جنگ و صف آرا کردن افواج را

قصۂ باہان جو باقی رہا | اس جگہہ پر لکھتا ہون سر تا بپا
یعنی جب نکلا افق سے آفتاب | آئی وہ میدان مین خانہ خراب
جمع یک جا پر ہوئی پنج لکھہ سپاہ | کرو فر کرتے تہی وہ سب رو سیاہ
اور لگا وہان بجنی ناقوس و دہل | بخت بد پر اونکے تہا سایہ رحل
اور خفتہ بخت بہی باہان اوٹھا | دیتی تہی ہر دم ندا اوسکو قضا
پہنا زرہی اور حریری سب لباس | لٹک رہی تہی اوسپہ موتی بیقیاس
رکھکی یک تاج مرصع کو بسر + | ہو گیا اسوار شکین اسپ پر
تہا مرصع اوسکا زین اور لجام | اوسپہ تہا یاقوت و زر کا التزام
اور مرصع اوسکی تہی ہتیار سب | مثل شمع ہو تی تہی روشن وقت شب
بی بہا اوسکا تہا وہ ہگی لباس | ماہ و خور کرتے تہی اوس سے اقتباس
ہو گیا وہ فوج مین آکر کہڑا + | اور کہا باندہین صفین سردار آ
اور ہر ایک صف کو کر لیوین شمار | بس سوار ہر صف مین ہو دین بیس ہزار
جسقدر اوسنی صفین تجویز کے | ہو گئین تیار کہتی ہے سبہی
قلب گہہ مین بہی جوانان تند و تیز | آزمودہ اور نہایت خون ریز +
پہلوانان تئے یمین اور یسار | سلطنت پر جو کہ تہی جانسی نثار

جمع لشکر بو عبیدہ نے کیا — اور مخاطب ہو کے اون سب سے کہا
گو کہ لشکر ہے ہمارا یہ قلیل — پر توکل ہمکو ہے رب الجلیل
کثرت دشمن کی کچھ پرواہ نہین — ہے جناب کبریا ہر دم معین
ہے بظاہر ہر طرح ہمکو فلاح — احتیاطاً جنگ کی ہے کیا صلاح
یون کہا سب نے کہ تم سے زیادہ تر — کون واقف ہیگا اسے نیکو سیر
جس طرح چاہو کرو وہ بندوبست — ہم مطیع الحکم ہین اے نیک بخت
کچھ کمین گاہ مین کرو لشکر تعین — در ضرورت ہووے وہ آکر معین
صبح صادق کی ہو ی جس دم اذان — ہو کے تیار آئے مسجد مین جوان
پڑھ چکے سب ایکجا پر یہ نماز — کی دعا فتح با عجز و نیاز
جب دعا ون سے فراغت کر چکے — جا کے میدان جنگ مین حاضر ہوئے
اور ہوئے مصروف خالد بن ولید — کرنے کو آراستہ فوج سعید
کی صفین لشکر کی سب آراستہ — بس صلاح و حربہ سے پیراستہ
میمنہ اور میسرہ اور قلب گاہ — اور کیے ہر سہ جگہہ پشت پناہ
چار ہزار اسوار بھیجے در کمین — اور پیادون پہ کیا ہاشم تعین
اور ہر ایک صف پر وہی افسر کیے — جو جوان اور آزمودہ کار تھے
تا لڑاوین اور لڑین از رو شمنان — اور نہ ہونے دین بس یا اک جوان
اور کرین ترغیب جنگ کی دمبدم — رکھین اپنی جا اونہین ثابت قدم

تیسرے سے بھی نہ گر انجام ہوا | کیا علاج اسکا کرین گے پھر کہو
دوسرا سردار پھر بولا وہان | ایک عریضہ بھیجے جاوین دس جوان
ایک کس دہ کس کی کب لاوے تاب | ہو مقابل دس کے ایک نقشہ برآب
اور ہمارا ہے گا لشکر بیکران | کچھ نہین پرواہ اوسکی ہے یہان
بولا باہان ناپسندیدہ ہے یہ | ناشنیدہ اور نادیدہ ہے یہ
دس دلونکا ہونا اک دل ہو محال | یہ سراسر وہم ہے اور ہو خیال
ایک دل جب تک نہونگے دہ کسان | اونسے بن آوے نہ یہ کارگران
اور صلہ کی ہووے گی ہر اک کو یاس | کوئی بھٹکے گا نہین دشمن کی پاس
اک رہے گا دوسرے کا منتظر | کب نمایان کار ہو المختصر
ہین جو سوچا اسمین ہے سبکی فلاح | یہ خرد مین ہے میری احسن صلاح
جس قدر لشکر ہمارا ہے یہان | بس کرین سب ملکے بلکہ ایک آن
ضمن تم دونون کے ہو اسمین عیان | یعنے لڑنا حصہ اور دس کس کا یہان
سب نے سنکر یون کہا باہان سے | رای انسب آپکی ہم سب سی ہے
آپکے کہنے کے موجب سب عمل | دینگے ہم انجام ملکر بے خلل
جمع خاطر اپنی رکھو تم تمام | صبح کو سب ہوگا اسکا انصرام

آمدن لشکر خالد بن ولید در میدان بنا بر جنگ

رومیون کی لکھہ چکا ہون قیل وقال | بو عبیدہ کا مین اب لکھتا ہون حال

رخصت ہو کر وہانسے خالد جلد یے — اپنے لشکر مین وہ فوراً آ گئے
ابو عبیدہ سے کہا سب آکی حال — جو کہ پیش آیا تھا وہان پر قیل و قال
ابو عبیدہ نے دعائے خیر کی — تجھسے راضی ہو جو اللہ اور نبیؐ
اور اپنے جملہ لشکر سے کہا — سب ہین تیار بے روئے دریا

واپس آمدن خالد بن ولید در لشکر خود و تیار کردن مردمان بنا بجنگ

جب کہ خالد پاس سے باہان کے — بس جواب تلخ دیکر چل دیے
افسران فوج کو باہان نے تب — اپنے خیمہ مین بلائے سب کے سب
یون کہا ہر چند مین سب کچھ کیا — پر نہ بن آیا ہے لڑنے کے سوا
کار جنگ مین اونسے کی پھر گفتگو — ہو جیے کس طور اون سے جنگ جو
شیروان نامی ایک کس سردار تھا — جنگ مین وہ آزمودہ کار تھا
عرض یون باہان سے اوسنے کیا — ہے مرے نزدیک انسب اور بجا
تین حصہ فوج کے اپنے کرو — لڑنے بھیجو اونمین سے تم ایک کو
گر نمایان ہو گیا سب اونسے کار — ہو گئے اپنے مطالب سب برآر
اور جو بر تقدیر بگڑا اون سے کام — دوسرے سے کام لو اسی نیکنام
حال او سکا گر ہوا طرز دگر — بھیجو حصہ تیسرا اے بہرہ ور
کب تلک بگڑا رہے گا کام یہ — آخرش بنوے گا بس انجام یہ
یون کہا باہان نے یہ ہی ناپسند — سلطنت پر اسمین آتا ہے گزند

اور ہم انجیل کو سمجھین غلط | اور صحیح قرآن کو سمجھین فقط
دونون یہ باتین ہین ناممکن کمال | بس محال ہے بس محال ہی بس محال
لیکہ مین نے جو کہ اول مین کہا | وہ قرین مصلحت ہے اور بجا
مان لینا اوسکا تمکو چاہیے | وسوسہ دلمین نہ اپنے لائیے
ورنہ میرے ساتھ ہی لشکر گران | ہو نہین سکتا کہ ٹھہرو تم یہان
گر وہ نامنظور ہے اے نیک خو | ہم سے جاکر ہو جیے وہان جنگجو

جواب دادن خالد بن ولید ہامان را

یون کہا خالد نے دہمکاتے ہو تم | جو زبان پر بات یہ لاتے ہو تم
جنگ کرنا لشکر اسلام کا | تمنے کیا اتنا خمین کانون سنا
ہمنے توڑی گردن مغروریان | کر دیے ہین ہمنے اونکو بی نشان
وہ زمانہ آگیا ہے لیکن اب | آنکھہ سے تم دیکھہ لینا حال سب
ایک ہمارا اور دشمن ہون جو سو | ہم نہین اونکو سمجھتے مثل مو
گو تمہاری فوج ہے لاانتہا | پر ہمارے ساتھ ہے ذات خدا
گو کہ ہم تھوڑے ہین اور تم ہو کثیر | ہم ظفر پاوینگے تم پر اے امیر
ہم تو لڑتے ہین گے بر نام خدا | تاکہ روشن ہووے دین مصطفےٰ
سنکے باہان اس جواب تلخ کو | یون کہا غصہ سے ہونا ہو سو ہو
جائیے سامان جنگ کا کیجیے | اپنے کہنے کا نتیجہ لیجیے

دل سے کفر و شرک سے توبہ کرو — اور زبان سے کلمۂ طیب پڑھو
بہتر ہے اسلام کو کر لو قبول — اور سمجھو اوس سوا جہل و فضول
شرع کے موجب کرو صوم و صلوٰۃ — اور رہو اموال پہ دیتے زکوٰۃ
اور نہ کھاؤ لحم خنزیر و شراب — کیونکہ شرع مین ہی یہ سب ناصواب
کہہ گئے تھے حضرت عیسےٰ یہی — بعد میرے آوین گے احمد نبیؐ
جب وہ آئے اور دکھائی معجزات — ساحر اور مجنون بولے بدصفات
دعوت اسلام کی ہمنے قبول — جانا برحق ہین خدا کے یہ رسولؐ
اونکے کہنے کے بموجب اب تئی — کرتے ہین ہم جان و دل سے پیروی
لانا ایمان تمکو نا منظور ہو — جزیہ دینا اپنے تم سر پر دھرو
ہم نہین ٹھہرینگے یہان پر کچھ ذرا — دور ہو جاو لگا یہ سب مفدا
اور نہین مانوگے دو تو سنے اگر — ہم لڑینگے تم سے بے خوف و خطر

جواب دادن باہان خالد بن ولید را

یون دیا باہان نے اونکو جواب — دونون باتو نمین ہی نقصان بحساب
جزیہ دینا ہے ریاست مین زبون — کارخانہ سلطنت ہو واژگون
سلطنت ہووے وہ سب بے اعتبار — دوسری جا ہو نہ اوسکا اقتدار
اور اگر ہے ترک دین پر فیصلہ — یہ سراسر ہیگا بیجا تذکرہ
کب ہی ممکن ہین اپنا چھوڑ دین — اور اپنے دین سے مونہ کو موڑ لین

راہ پر اللہ کے لڑتے ہین ہم — عمر کو اپنی بسر کرتے ہین ہم
چاہتے ہم اسلام کا ہو جاوے نور — کفر اور شرک ہو دئے سب خلقت سے دور
یون کہا باہان نے اوس سے اے امیر — غریبون کا چاہتا ہون نفع کثیر
دلمین اپنے مین نے اک سجویز کی — اسمین کیا مرضی تری ہے ای اخی
بیسجون مین دینار زر کے دس ہزار — خدمت حضرت عمرؓ والا تبار
اور تمہارے اور عبیدہ کے لیے — ہو دینگے پنج پنج ہزار ای نیک پے
اور علاوہ ہین مسلمان جس قدر — ایک لکھہ دون اونکو مین دینار زر
لیکے ہم سے اس قدر تم مالکو — جاؤ پھر ملک عرب کو نیک خو
اور ہمارے ملک سے جاؤ چلے — ہے یہ بہتر بات اے فرخندہ پے
خوب ہے جو آپ کو منظور ہو — تاکہ فتنہ ملک سے سب دور ہو
اور ہمارے اور تمہارے اتحاد — ہووے ایک تحریر پر سب انعقاد
یون لکھا خالد نے اوسکو در جواب — یہ تمہاری باتین ہین سب ناصواب
یہ کرے وہ جو کہ دنیا دار ہو — امر دین مین سے نہ اوسکو کار ہو
ہم تو دنیا کو سمجھتے ہین فضول — پھر بھلا کیونکر کرین اسکو قبول
تم تو چاہتے ہو کہ فتنہ سرد ہو — دور دل سے ہر کسی کے درد ہو
اور ہمارے اور تمہارے دوستی — ہو ہمیشہ کے لیے پیوستگی
دین اور دنیا کی ہووے بہتری — اور کسی مذہب سے نہووے کمتری

قیمت اسکی جس قدر ہو لیجیے | اوسکے بدلہ مین مجھے یہ دیجیے
یون کہا خالد نے یہ کیا ہیگا مال | جسکی قیمت کا کرون تم سے سوال
نذر مین نے آپ کے اسکو کیا | بھیجدیجیے اپنے گھر یہ اے شہا
ورنہ اسکو بھیج دونگا مین ابھی | جمع خاطر اپنی رکھو اے اخی
ہی سخاوت دین مین اپنے ثواب | بلکہ ہے وہ جزو ایمان اے جناب
اور علاوہ ہین گے ہم صحرا نشین | ہمکو اس خیمہ کی کچھ پروا نہین
اسقدر کافی ہے ہمکو سائبان | دھوپ اور سرما سے ہم پاوین امان
دیر تک باہمین رہین ہوتی وہان | کچھ نہ آیا ذکر جنگ کا بر زبان
دوسرا خیمہ کھڑا کروا لیا | اور یہ باہان کے یہان بھجوا دیا
رخصت ہو کر وہان سے باہان چلدیا | اپنے خیمہ مین ہوا رونق فزا
جا کے خالد کی بہت تعریف کی | ہم نشینون سے بہت توصیف کی

رفتن خالد بخیمہ باہان امیر فوج کفار و گفتگو در آمدن در میان

خیمہ مین باہان کے پھر خالد گیا | شرط استقبال وہ لایا بجا
بیش قیمت تحفہ اشیا بے بہا | پیش خالد اوس نے منگوائے اوٹھا
پر نہ خالد نے کیے اونکو قبول | اور کہا سمجھون ہون مین انکو فضول
ہم فقیر ہین اور ہین ہم صحرا نشین | ان شیون کی ہمکو کچھ حاجت نہین
چاہیے اونکو جو دنیا دار ہو | ہمکو کچھ پروا نہین اے نیک خو

سنکے باہان اسکو خاموش ہوگیا | اور کہا جو کچھ تھا ہونا ہو چکا
وہ تعاقب مین ہوا اونکے روان | پہونچا اوس جا تھی جہان اسلامیان
اک مناسب جا وہان سے دیکھکر | وہ بھی ٹھہرا بر لب بر سوک پر
بر لب دریا تھے دونون فریق | سوچتے تھے جنگ کی رہم و طریق
مشورہ امرا سے باہان نے کیا | بو عبیدہ کو یہ اک نامہ لکھا
تم سے پہلے جو تھا لشکر پر امیر | خلق اوسکا خلق مین ہے دلپذیر
سنتے ہین وہ ہے نہایت ہوشیار | لائق دربار ہے وہ نامدار
اوسکو مجلس مین ہماری بھیجدو | صلح کی اوس سے کرین کچھ گفتگو
بو عبیدہ نے کہا خالد سے وہان | تمکو بلواتا ہے باہان اپنے یہان
اور دیا خط اوسکا خالد کو پڑہا | پھر کہا جو کچھ تھا باہان نے لکھا
اور کہا خالد کو جاؤ اوسکے پاس | اور نہ لاؤ اپنے دلمین کچھ ہراس
کرکے خالد اپنا جاہ و احتشام | ساتھ لے کر اپنے خدام و خیام
پاس باہان کے کیا خیمہ کھڑا | تھا وہ خیمہ خوبصورت بے بہا
خیمہ خالد نے لیا تھا دیکے زر | سکہ رائج پانچ ہزار اسے پر ہنر
خیمہ مین جاکر ہوئے منزل گزین | آیا ملنے کے لیے باہان وہین
کرکے خالد اوسکا استقبال وہان | عزت و تمکین سے بٹھلایا وہان
پڑ گئی خیمہ پہ باہان کی نظر | یون کہا خیمہ یہ ہے گا خوب تر

راوی کہتا ہے کہ دیگر پنج ہزار | مرسلہ آئے خلیفہ نامدار
یہ جو آئے تھے یہ ایسے جنگ جو | انکا ایک اور اشقیا کی ہو دین ہو
اگلے پچھلے جو تھے پیادہ اور سوار | ہو گئے سب جمع اڑتالیس ہزار
لشکر اسلام تھا سب اس قدر | آئے کافر پنج لکھہ لڑنے ایدھر
بو عبیدہ انصرام جنگ کا | جان وو نسے کرتے تھے اوسکو ادا
برلب دریا کے تھا میدان وہان | خیمہ زن وہان پر ہوئے اسلامیان
آب و دانہ سے کہ تا ہو وین تہ تنگ | دیکھیے اتمام ہووے کب یہ جنگ
اور اوس دریا کا تھا یرموک نام | جاری و مجرا تھا وہ در ملک شام
چوڑا اور گہرا تھا وہ بحر اسقدر | بے مدد کشتی نہ تھی اوس سے گذر

آمدن باہان با لشکر پنج لکھہ بر ابو عبیدہ بن الجراح

پھر اعادہ قصہ ہے باہان کا | لکھتا ہون جو راویون نے ہو لکھا
خلعت رخصت ہوا باہان کو | اور ہوا ساتھ اوسکے لشکر جنگ جو
حمص مین اگر ہوا خیمہ زنان | اور بلائے حمص سے وہ ہمگنان
اور کہا اونسے بڑا تمنے کیا | جو امن اسلامیون سے لے لیا
اور اطاعت اونکی کی تمنے قبول | بس کہو اسمین ہوا ہے کیا حصول
سب نے بے پروا ہی قیصر کی لکھی | اور کہا اپنا بچانا جان و جی
جب مدد قیصر نے کچھ ہمکو نہ دی | ہمنے بس لاچار اطاعت اونکی کی

آئیگا وہان سے نہین جبتک جواب | آن پہونچینگے یہان خانہ خراب
میسرہ نامی نے یہہ ایسا کہا | چھوڑنا اس جاکا ہے بیشک بجا
یہان سے واپس چلدو اب سوی دمشق | وہان نہین باقی رہے ہین اہل فسق
یہان کی نسبت سے مدینہ ہے نہ دور | آسکے گی فوج وہان جلدی ضرور
آئی یہ تدبیر ہر اک کو پسند | کیونکہ فی الجملہ وہ جاتہی بے گزند
لکھہ کے عرضی اک بنام حضرت عمرؓ | اور کیا سب درج اوسمین سر بسر
کی وہ عرضی ہاتہ سفیان کے روان | اور کہا کر زبانی سب بیان
کوچ لشکر اوس جگہہ سے کر دیا | اور مدینہ مین بہی پہونچا سب لکھا
اور سفیان نے کہا سب جاکے حال | آیا چاہتی ہے گی فوج بدسگال
عرضی کا حضرت نے لکھوایا جواب | بو عبیدہ کچہہ نہ کرنا اضطراب
جب کہ کم فئۃً قلیلہ آچکا | اوپہ غالب ہوگے تم اے باصفا
رکہنا تم امید واثق از خدا | بس ترقی ہوگی دین مصطفےٰؐ
دشمنان دین ہونگے سب ذلیل | جمع خاطر اپنی رکہنا اے خلیل
بہیجونگا مین فوج دین کچہہ تیری پاس | اپنے دلمین تم نہونا کچہہ اداس
بو عبیدہ پاس جب پہونچا جواب | خوش ہوئے پڑہکے وہ والا خطاب
بس تسلی ہوگئی اسلامیان | آگئی ہر ایک کس کے تن مین جان
پہر امیر المومنین نے سہ ہزار | بو عبیدہ پاس بہیجے یہ سوار

سب مطیع الحکم باہان کے رہین — جس طرحسے وہ کہین ویسا کرین
جو کوئی اوسکے کریگا برخلاف — سمجھے اپنا ہمکو دشمن صاف صاف
جس جگہہ پر عربیون کی فوج ہو — اونسے ہو دی جاکے یہ سب جنگ جو
اور بچھوڑین اونکا کچھ نام ونشان — ہے یہ منظور ہمکو ایسا ای کسان
چھوڑتا ہون معرکہ باہان کا یہان — پھر لکھونگا اوسکا جملہ داستان
بوعبیدہ پر ہے یہ لشکر کشان — ہے ضرور اونکا لکھون اب کچھ بیان

فرستادن قیصر روم پیچ لکھہ سیاہ بر لشکر اسلامیان تا باب باہان

بوعبیدہ حمص مین تھی خیمہ زن — اونکے تھی ہمراہ فوج اعدا فگن
بوعبیدہ کو کسی نے یون کہا — یا پیچ لاکھہ آتے ہین تمپر اشقیا
بھیج کر جاسوس کو تحقیق کے — واپس آکر اوسنے سب تصدیق کی
بوعبیدہ کو ہوا کچھہ اضطراب — فوج دشمن کی سنی جب بیحساب
جمع کرکے لشکر اسلامیان — تذکرہ اونسے کیا سارا بیان
اور صلاح ہر ایک سے کرنے لگے — کس جگہہ پر جنگ اونسے کیجیے
اور کہان ٹھہرائین مستورات اب — تا حفاظت مین رہین وہ سب کی سب
بعضے بولے حمص مین جملہ رہین — دشمنون سے اسکے میدان مین لڑین
اور امیر المومنین کو یہ لکھو — کچھ مدد جلدی سی یہان پر بھیجدو
بوعبیدہ نے کہا یون ای حبیب — ہی مدینہ دور دشمن ہین قریب

بادشاہ بولا کہا سب تونے راست — پر کروں کیا مین بجز یہہات بات
پر مجھے افسوس اتنا ہی رہا — پہلے سے تونے نہ مجھ سے یہ کہا
ورنہ کرتا مین بخوبی انتظام — دشمنان حق سے لیتا انتقام
غصہ سے درباریون سے یون کہا — درحقیقت ہے تمہاری سب خطا
کیون نہ رکھا اونکو اپنے درنگاہ — خود ہوئے اور کر دیے دیگر تباہ
کی نہ اونکے حال سے مجکو خبر — یہ زیان کار ہوگئے ہین سربسر
ملک مین سے میرے تم جاؤ نکل — ہے تمہاری رہنے سے مجکو خلل
پھر کہا اوس پیر نے اے بادشاہ — ہم مین سب خاطی و باغی پر گناہ
اب نکالوگے اگر یہانسے انہین — ہوگی بدنامی بہت عائد تمہین
اب نہین لائق انہین کرنا جدا — یہ قدیم ہین کر معاف انکی خطا
درگذر اسوقت کر اے بادشاہ — ہے گی یہ دیوار شاہی کی پناہ
بھیج کوئی معتمد پرہیزگار — جاکے دشمن سے کرے وہ کارزار
آئی یہ بھی بات قیصر کو پسند — یون کہا کہ درگذر ای ہوشمند
معتمد تھا ایک کس باہان نام — تھا بظاہر متقی اور نیک نام
اوسکی کی تحویل مین پنج لکھہ سپاہ — تین امیر اوسکے کیے پشت پناہ
فوج اک اک لاکھہ اون سرکش کو دی — تا رہے باہان کے پشت رو قوی
اور دیا سب فوج کو یہ حکم عام — تم رہو باہان کے تابع خاص و عام

دیر تک امین رہے وہ لاجواب | اور ہوا بھر اونپہ قیصر کا عتاب
اونمین اک موجود تھا وہان پیر مرد | تھا زمانہ کا چشیدہ گرم و سرد
دست بستہ ہو کے اوسنے یہ کہا | ہے سبب بس اسکا ظاہر ای شہا
گو کہ ہین وہ لوگ سب صحرا نشین | پر خدا پر ہین وہ سب تکیہ گزین
ہین نہایت صالح و پرہیزگار | بر توکل رکھتے ہین سب کاروبار
حج کرتے ہین وہ دیتے ہین زکوٰۃ | رات دن کرتے ہین وہ صوم و صلوٰۃ
عہد اور پیمان کے پکے ہین وہ | اور ہر اک بات مین سچے ہین وہ
ہین خدا ترس اور نہین کرتے ستم | اپنے حق پر رہتے ہین ثابت قدم
محترز بیہوشی اور مستی سے ہین | اپنی رہتے دائما ہستے سے ہین
اور نہین ہے اونمین نخوت اور غرور | کرتے ہین ہر وقت وہ صبر و شکور
ہے لواطت اور زنا سے اجتناب | ڈرتے رہتے ہین وہ از یوم الحساب
برخلاف و عکس اونکی ہین گے کام | وہ کیا کرتے ہین یاد حق مدام
جب کہ ہم برعکس کرتے ہین گے کار | ہم سے راضی کیسے ہو پروردگار
اونسے کیسے کیون خدا ناراض ہو | تابع حق ہین وہ ہر اک نیک خو
جو خدا سے ہو دے خائف ہر گھڑی | اوسکو حاصل ہو بلاشک برتری
برخلاف اوسکے کوئی ہر گز بشر | پہر بھلائی کا وہ کب پاوے ثمر
اس لیے غالب ہین وہ مغلوب ہم | وہ ہین منصف اور ہین ہم پر ستم

ہی مسلمانونکا لشکر بیکران — آئے ہین چٹ چٹ کی اوسمین نوجوان
سامنے اونکے کوئی آتا نہین — تاب اونکی کوئی لا سکتا نہین
لڑنے مین ہین گے نہایت سخت تر — وہ جہان جاتی ہین پاتی ہین ظفر
ملک رکھنا اپنا گر منظور ہو — وہ کرو جو وسوسہ سب دور ہو
ورنہ وہ انطاکیہ کو صبح و شام — گھیرین گے آکر کے اے عالی مقام
ابتو ہو سکتا ہی دو اونکو نکال — پھر نکلنا اونکا ہووے گا محال
سنکے قیصر اسکو حیران ہو گیا — سوچنے تدبیر وہ اوسکی لگا
اور کیے ارکان دولت سب طلب — اور کہا اونسے جو یہ ہینگے عرب
جو وہ لڑنے کو لیے آئی ہین یہان — آدمی ہین یا نہین کیجیے بیان
یون کہا سبنے کہ ہین وہ آدمی — مثل اپنے ہین نہین بیشی کمی
پھر کہا شہ نے کہو اہل نعم — شان و شوکت کسکی زیادہ کسکی کم
بولے وہ عربی ہین جنگل کے نشین — شان و شوکت اونمین کچھ مطلق نہین
یہان ریاست اور امارت اور جاہ — اور افزایش خزینہ اور سپاہ
اور سامان حرب اور کثرت دواب — اور بساط اور خیام بیحساب
یہ میسر اونکو سامان ہے کہان — ہے ہزار حصہ ہمارے بڑھکے شان
پھر کہا قیصر نے تبلا تو سبب — وہ ہون غالب اور ہم مغلوب سب
سنکے اسکو سب سر افگندہ ہوئے — لاجواب ہو کر پراگندہ ہوئے

فلسطین پر جب ہوئی حاصل ظفر — حمص والون کو ہوا پیدا خطر
آویںگے یہان پر مسلمان عنقریب — ہوتی ہے اونکو ظفر ہر جا نصیب
عرضی کی اک پاس قیصر کے روان — آیا چاہتے ہین مسلمان اب یہان
بھیجی وہان تھی فوج اوسنے تیس ہزار — پاپیادہ کچھ قلیل اکثر سوار
بو عبیدہ نے بھی اپنے سب جوان — جمع اکجا کر لیے وہ تھے جہان
ہوگیا لشکر اکٹھا ایک جا — رعب اونکا ہر جگہہ پر چھا گیا
بو عبیدہ نے لیا وہ شہر گھیر — گلہ بر پر کہ جون آتا ہے شیر
حمص والے تھے ولیکن کچھ لڑی — پر نہ تاب اسلامیان وہ لا سکے
تھین در قلعہ کی جتنی کنجان — بو عبیدہ کے حوالہ کر دیان
اور امن پا کر گئے وہانسے نکل — ہاتھ آئے یہ غنیمت بے خلل
کر دیا تقسیم لشکر پر وہین — خمس بھیجا پیش امیر المومنین
حمص پر بھی قبضۂ اسلامیان — ہوگیا از فضل رب مستعان
فتح پانا لکھا شہر حمص پر — خوش ہوئے سنکر اسے حضرت عمرؓ

رفتن مردمان کفار نزد قیصر روم و واویلا کردن

ساکنان حمص وہانسے بھاگ کر — پاس قیصر کے گئے وہ سر بسر
اور قیصر سے کہا یہ جا کے حال — ہو گئے جملہ مداین پایمال
فلسطین و حمص و دیگر شہر سب — ہو گئے قابض مسلمان اونپہ اب

بعدہ خالد نے اپنی فوج کو — یون کہا تم ساتھ میری سب رہو
حملہ کرتا ہون گا مین اس قوم پر — جو خدا چاہے تو پاؤن گا ظفر
بچار حصہ کر کے اپنی فوج کو — یون کہا چارون طرف سے تم گرو
قلب گاہ دشمن پہ خالد خود گئے — سہ طرف سے ہر سہ حصہ آ گرے
لشکر دشمن کیا دم مین تباہ — اوڑ گئے باری بہت وہان روسیاہ
اونمین سے جو جو کوئی زندہ رہا — بھاگ کر انطاکیہ کو چلدیا
کافران مارے گئے وہان جس شمار — اور ہوئے زخمی بہت وہ نابکار
اونکا ہاتھ آیا بہت مال و منال — فلسطین ہی بھاگے وہ اہل ضلال
فلسطین قبضہ مین بالکل آگیا — بو عبیدہ نے وہان ڈیرہ کیا
بھیجی عرضی پاس امیر المومنین — یعنے پاس حضرت عمرؓ مسند نشین
فتح پایا فلسطین پر زود تر — اور غنیمت ہاتھ آئے بیشتر
خمس اونمین سے روانہ کر دیا — مابقا تقسیم لشکر پر کیا
حکم یون آیا امیر المومنین — جاؤ تم شہر حمص پر مسلمین
اور جس جس جا تمہاری ہین جوان — جمع سب کو کر لو تم جا کر وہان
ایک جا پر رکھو تم لشکر یہ سب — اور رہو اوسکے نگہبان روز و شب
جملہ لشکر رکھو قائم ایک جا — اور نہ رکھنا چاہیے اونکو جدا

فتح شدن شہر حمص بر صلح و قبول کردن جزیہ

تم بطارق سے کہو جاکر یہ بات — جو کہا ابن جبل نے سب ہی راست
یا تو ایمان لاؤ یں با جزیہ وہ دین — ورنہیں تلوار سے ہم کام لین
چلدیا پھر وہاں سے قاصد بے مرام — اور بطارق سے کہا قصہ تمام
ہوگیا سنکر بطارق بیحواس — اور کہا سب ہوگئے امید یاس
اب نہیں بن پڑتا لڑنے کے سوا — کیجیے کیا ہے یہ تقدیر خدا
میں نے تو ہر چند کی پہلو تہی — پر نہ کچھ تدبیر میری بن پڑی

جنگ برپا شدن بر فلسطین و آمدن فلسطین در قبضۂ اسلامیان

جب نہ کچھ تدبیر صلح کی ہوئی — ہر دو جانب سے لڑائی جم گئی
بو عبیدہ نے جو کی وہاں پر شمار — لشکر اسلام سینتالیس ہزار
میمنہ اور میسرہ کرکے درست — قلب گاہ میں بس گئے چالاک و چست
طور انسب کی صفیں آراستہ — بس سلاح و حربہ سے پیراستہ
اور بطارق لیکے نکلا اپنے فوج — جیسے دریا کی چلی آتی ہے موج
قلب گہ پر آپڑا وہ بدگمان — بو عبیدہ اور خالد تھے جہان
کی بہت سی اوسنے کوشش اور سعی — پر نہ نکلا کام اوس سے وہاں کوئی
گو کیے وہاں اوسنے حملہ چند چند — پر نہ پہونچے اوس سے اک کس کو گزند
جب کہ دیکھا کام کچھ چلتا نہیں — اپنے لشکر کو گیا وہ بدیقین
الغرض اوسنے نہ پائی کچھ ظفر — اور نہ فوج اسلام کو پہونچا ضرر

کہہ چکا ہون جو تھا دلکا مدعا | ہم ہین تابع دین احمد مجتبےٰ
بر خلاف اوسکے نہ ہونے کا کبھو | جان جاوے اور نہین پھیرینگے رو
جب بطارق کا نہ نکلا مدعا | بس اونہین لاچار رخصت کر دیا
واپس آئی وہانسے وہ فرخندہ فال | بوعبیدہ سے کہا سب حال و قال
بوعبیدہ سنکے اوسکو خوش ہوئے | اور کہا اللہ جزا خیر دے

آمدن قاصد بطارق پیش ابوعبیدہ بن الجراح

جب بطارق اونکو رخصت کر چکے | مشورہ ندماء سے کرنے لگے
مشورہ ٹھہرا کہ ایک کس جاوے وہان | بوعبیدہ سے کرے جملہ بیان
شاید آجاوے کوئی اونکو خیال | مفسدی سے گذری وہ نیکو خصال
بس بلاکر ایک قاصد نکتہ دان | اور کیا خدمت عبیدہ کی روان
بوعبیدہ کے وہ آیا روبرو | ابتدا سے اوسنے کی سب گفتگو
اور بطارق نے جو تھا اوسنے کہا | حرفاً حرفاً سب کیا اوسنے ادا
بوعبیدہ نے دیا اوسکو جواب | جو کہا ابن جبل نے ہے صواب
ملک گیری کی ہمین پروا نہین | وہ ہمارے حال سے آگہ نہین
بادشاہت بھی ہے اک امر قبیح | جملہ دنیا ہے در دوزخ صریح
مال و زر ہے یہ نہایت بد بلا | ہمکو کافی صرف ہی نام خدا
گمرہون کو راہ پر لاتے ہین ہم | راہ حق کی اونکو دکھلاتی ہین ہم

درجواب اوسکے بطارق نے کہا — یہ نہین منظور ہمین ہرگز ذرا
کہتا ہو نمین ایک انسب تم سے بات — گر تمہین منظور ہو ای نیکذات
شہرونمین سے شہر اک بلغار ہی — اور غضب سے وہ لیا ہے ہمنے لے
اب خوشی سے ہمکو کرتا ہون عطا — بادشاہ سے دون سند اسکی دلا
اور ہمارے شہر مین جتنے تمام — تم چلے جاؤ نہ رکھو اون سے کام
گر قبول اسکو خوشی سے تم کرو — حفظ وامان مین ہمارے تم رہو
گر مہمات عجم فارس تمہین — پیش آوے لو بلا وہانسے ہمین
ہم معاون اور ممد دائم رہین — دوستی مین آپ کے قائم رہین
بس جواب ابن جبل نے یون دیا — سوچکر فرمائیے کہتے ہو کیا
شہر بلغار اور دیگر شہر ہائے — اونپہ قبضہ بس ہمارا ہو چکا
جو کہ قبضہ مین ہمارے آچکے — آپ کیسے اوسکے مالک بن گئے
تم سمجھ لو اپنے دلمین خوب سا — کچھ خلاف اسمین نہین ہے مطلقا
جس جگہہ پر اب ہمارا دخل ہے — قبضہ اسلام وہان بے فصل ہے
جس قدر ہے ملک سب یہ شام کا — عنقریب ہو قبضہ یان اسلام کا
روم پر بھی قبضہ ہوا سلامیان — اور نہ یاوی مشرکان کا کچھ نشان
بادشاہت ہمکو کچھ کرنی نہین — دین پہونچاتے ہین ختم المرسلین
ملک گیری سے نہین ہے ہمکو کام — ہے غرض اللہ نبی کا ہو بالا نام

چاکرون نے اوسکے ہرچند یہ کہا | دو گھوڑے کی ہمین کیجیے عطا
جب درخیمہ پہونچے نامدار | دیکھا ہے فرش مکلف آبدار
یعنے تہا وہ فرش مخمل اور حریر | بچھہ رہا تہا اوس پہ اک زرکا سریر
اور بطارق اوسپہ تہا مسند نشین | بولا وہ یہان آؤ کچھ خطرہ نہین
پاس میرے آکے بیٹھو ای سفیر | ہین تمہاری باتین غایت دلپذیر
جو مین کہتا ہون اوسی سن لیجیے | اور جواب اوسکا مناسب دیجیے
بولے اوسکے درجواب ابن جبل | برخلاف ہین اپنے یہ تیرے عمل
کارخانہ ہے حریر و زر یہان | یہ حرام ہے شرع پر اہلاسیان
جو تمہین کہنا ہو تم فرماؤ اب | اور جواب اوسکا تمہین ہین دونگا سب
یون بطارق نے کہا یہ کیسے ہو | ہم رہین بیٹھے تم استادہ رہو
فرش در ابن جبل نے کچھ اولٹ | سامنے اوسکے زمین پر بیٹھے جھٹ
دیکھا جب اونکا بطارق نے یہ حال | رعب اونکا جاگیا اوسپر کمال
ہوکے لاچار اوسنے اونسے یہ کہا | لیکے لشکر آئے کیا ہے مدعا
یون کہا ابن جبل نے ای اخی | شائع کرنے آئے ہم دین نبی
دعوت اسلام ہے کرنی ہمین | آئے ہین سمجھانے کو یہان ہم تمہین
یا تو تم اسلام لاؤ ہمکنان | یا کہ جزیہ دو کہ دیتے ہین کسان
گر تمہین دونون سے اب انکار ہے | کافی ہمکو نیزہ و تلوار ہے

اور پڑہا دربار یون ذی خطیہ جب — سنکے روئے ڈر گئے وہان سبکے سب
جانا اون سب ذی کہ آیا ہے وبال — زندگانی ہے گی اب خواب و خیال
بار دوم پھر بطارق نے لکھا — پر غضب مین نے تمہارا خط پڑہا
ہے یہ ظاہر تم ہو مغلوب الغضب — حلم سے ہی آپکے مجکو عجب
بھیجدو کوئی سفیر نیک خو — تاکہ اوس سے کرلین ہم کچہ گفتگو
لیکن ہووے ایلچی منصف مزاج — اور تعصب ہو نہ اوسمین امتزاج
وہ ہمارا اور تمہارا مدعا — وجہ احسن سے کرے اوسکو ادا
بو عبیدہ نے مناسب جانکر — یون لکہا بہتر ہے اور ہے محوب تر

رفتن معاذ ابن جبل حسب الطلب پیش بطارق

اک معاذ ابن جبل اصحاب تہے — بو عبیدہ کے بڑے احباب تہے
بس کیا اس کام پر اونکو سفیر — اور کہا تم جاو وہان پیش امیر
سامنے جب اوسکے ہو تم کامیاب — دینا ہر اک بات کا اوسکے جواب
جلد لے گہوڑے پہ وہ ہوکر سوار — پہونچے لشکر اوسکے مین وہ شہسوار
جاکر دن نے یہ بطارق سے کہا — بو عبیدہ کا سفیر ہے آگیا
یون کہا اوسنے اونہین لاو یہان — عزت و تمکین سے دو اونکو مکان
رہ گیا جس وقت خیمہ متصل — اوترے اپنے گہوڑے سے وہ شیر دل
ڈورا اپنے گہوڑے کی لیکر کے ہاتہ — جلد لے دربانون کے ساتہ ساتہ

صلح کرلین گے ہماری راے پر — اب نہین رہنے گا ہرگز شور و شر
دور ہو جاوے گا جملہ مفسدا — بس امن پاوینگی سب خلق خدا
بو عبیدہ کو یہ اوسنے خط لکھا — تم جو یہان آئے نہین اچھا کیا
تمسے ایذا باقی ہے خلق خدا — خون ناحق کرتے ہو لا انتہا
خوف ہیگا کچھ خدا کا بھی تمہین — جو کہ ایذا دیتے ہو گی تم ہمین
بہتر ہے اس جا سے واپس جاؤ اب — اور لشکر اپنا تم لیجاؤ سب
ورنہ فوج ہرقل کے آویگی یہان — اور نچھوڑی گی تمہارا کچھ نشان
پڑھ کے خط کو بو عبیدہ نے کہا — ہمکو دھمکاتا ہے وہ کیا بے حیا
بو عبیدہ نے لکھا اوسکا جواب — بس نہایت زور و شور اور آب و تاب
شوکت اسلام کی ہے تجھپہ وا — ملک ہمکو کس قدر حق نے دیا
جس جگہپہ پڑھ گئے اسلامیان — ہوگیا وہ ملک خالی بے گمان
بعلبک پر تمنے سب دیکھا ہی حال — ہوگئے کفار کیسے پایمال
زندہ لشکر سے تمہارے جو رہا — فلسطین مین آنکر پکڑی ہے جا
اور تمنے بھی دغا سے بھاگ کر — جان کو اپنے بچایا کینہ ور
ہے اگر خواہش تجھی میدان کی — دیکھہ لی آ تیغ عربستان کی
بیٹھا ہے قلعہ مین کیون چھپ کے تو — آکے تو میدان مین ہو جنگ جو
جب کہ یہ نامہ گیا بطریق پاس — اوڑ گئے بس اوسکے سب ہوش و حواس

اوکھڑے پھر کفار کے پای ثبات — بہاگنے کے جز نہ سوجھے اور بات
فوج باقی جو بطارق کی رہی — فلسطین کے قلعہ مین جاکر چھپے
اور بطارق نے بچاکر اپنی جان — فلسطین مین وہ ہوا جاکر نہان
ہوگیا خالی وہ میدان وغا — وہان رہا زندہ نہ باقی اشقیا
بس غنیمت ہاتہ آئے بیشتر — مثل ہتیار و دواب و سیم و زر
شرع کے موجب وہ کی تقسیم وہان — بو عبیدہ پاس کے باقی روان
اور عرضی فتحیابی کی لکھی — حال مرجوعہ کی سب تفصیل کی
بو عبیدہ نے وہ جب عرضی پڑہی — بس نہایت تر ہوئی اونکی خوشی

رفتن بو عبیدہ در لشکر خود کہ بر فلسطین جنگ میکرد

لکھ کے خالد کو ہزارون آفرین — یون لکھا تم گھیرو جاکر فلسطین
لیکے لشکر پہونچونگا مین بہی وہان — جمع خاطر رکہنا تم اے مومنان
بو عبیدہ کرکے اک کس اپنی جا — چلدیے لیکر وہ لشکر رہنما
فلسطین پر جاکے شامل ہوگئے — اپنے لشکر مین وہ داخل ہوگئے
مومنون سے ملکی غایت خوش ہوئی — اور ہوئے درپے کشایش قلعہ کے
اور بطارق کو بہی یہ پہونچی خبر — بو عبیدہ آئے ہین باکر و فر
سنکے یہ بطریق زیادہ خوش ہوا — رحم دل ہین کردین گے وہ فیصلہ
بو عبیدہ ہین نہایت نیک خوے — وہ نہین ہونیکی ہرگز جنگ جوی

یون کہا سب نے کہ مو نہ موڑین نہ ہم | مو نہ یہ کہا کر پشت کو توڑینگے ہم

شکست یافتن بطارق کہ امیر کفار بود

بڑہ چکے جب صبح کی یہان سب نماز | کین دعائین سب نے با عجز و نیاز
چلدیے میدان کو سب مسلمین | اور لگے آنے ادہر سب مشرکین
یہ کیا خالد نے تازہ بندوبست | طور سابق کر دیا بالکل شکست
فوج کو جب وقت استادہ کیا | طرز نو پر جو کہ وہ سابق نہ تھا
یعنے ہر اک شخص کو جائے دگر | مختلف سب کر دیے ایدہر اودہر
میمنہ اور میسرہ مین تھے جو کل | بس جگہہ ہر ایک کی کر دی بدل
آگے کی پیچھے کیے پیچھے کے پیش | بعض صفون کی کمی بعضی مین بیش
الغرض سب طور بدلا سابقین | دیکھکر گھبرائے جملہ مشرکین
اور لگے آپسمین کہنے ہمدگر | آگئی انکی مدد کیا جلدتر
چھا گیا کفار پر اونکا رعاب | خوف زدا نسے ہوئی وہ بیحساب
ہو گیا آخر شروع جنگ و جدال | اور لگا کفار کا ہونے قتال
یہان تلک اک اک نے دس دس تنکان | مار تلوارین کیے دوزخ رسان
اور ادہر سے بہی ہوئی بعضے شہید | پر بہت مارے گئے کافر پلید
آخرش خالد نے حملہ کر دیا | اور گئے مارے ہزارون اشقیا
ہو گیا میدان وہ سب لالہ گون | اور لگی بہنے وہان ندی خون

اور بطارق کا بھی لشکر سر بسر — آیا میدان مین نکل باکر و فر
اور تھے جتنے رعایا ملک کے — وہ مسلح ہو کے جملہ ساتھ بھی
لشکر اسلام تھا نہایت قلیل — اور کثیرت سے تھے وہ قوم ذلیل
دیکھکر وہ لشکر اسلامیان — راہ نخوت سے یہ بولے کافران
ہین نہایت یہ قلیل اور ناتوان — کس مقالہ پر یہ آئے ہین یہان
یہ کرین کیا تھا مقدر کا لکھا — کھینچکر لائی ہے یہان انکی قضا
لشکر اسلام بھی گھبرا گیا — جب کہ دیکھی سامنے فوج اشقیا
لیکہ خالد تھا نہایت مستقل — تھے تسلی دہ یہ ہر یک مردہ دل
جنگ کرنا رکھا اوسدن التوا — شام کو ہر ایک کے دیرہ کو گیا
جمع لشکر شب کو خالد نے کیا — اور ہر دیندار کو ایسا کہا
یون کہا خالد نے اے اصحاب دین — آئے ہم لڑنے کو بر راہ یقین
جو مریگا ہم سے وہ ہوگا شہید — مارین گے ہم جسکو وہ ہوگا پلید
اور رہے زندہ تو ہم ہین غازیان — مرنے اور جینے مین ہی نفع گران
ہر دو حالت مین ہین ہم والا تبار — وسوسہ کو دلمین کیون دیوین قرار
اپنے قلت اونکی کثرت کا خیال — دلمین مت لاؤ بحکم ذوالجلال
تم قلیل ہو اور کافر بیکران — تمکو غلبہ دیگا رب المنان
سنکی بزدل ہو گئے پھر شیر دل — ہو گئے چالاک جو تھے مضمحل

جب تسلط یہان بخوبی ہوچکا — ابو عبیدہ نے کیا یہہ مشورہ
فلسطین پر چاہیے لشکر کشی — وہان اکٹھے ہو رہی ہین گے شقی
اک تہے عمر العاص اصحاب کرام — تہے شمول فوج وہ عالی مقام
ساتھ مین دیکر کے اونکے کچھ سپاہ — یون کہا اونسے کہ اے عالی پناہ
مین کیا اسپر تمہین سالار جنگ — فلسطین پر جاو چڑہ تم بے درنگ
دعوت اسلام اونکو کیجیو — اولاً آمان سبکو دیجیو
جو کوئی ایمان لاوے دو پناہ — اور جو منکر رہین کرنا تباہ
فوج لیکر یہ ہوئے وہانسے روان — یہ خبر رستہ مین پہونچی ناگہان
بعلبک مین بادشاہ روم نے — بہیجی ہے فوج گران اوس شوم نے
بہیجی عرضی ابو عبیدہ کو وہین — سدرہ دشمن ہین فوج مسلمین
بعلبک پر فوج ہے دشمن کثیر — اسمین کیا اصدار حکم ہے اے امیر
جیسا ہوئے حکم مین ویسا کرون — منتظر ہون حکم کا اے رہنمون
ابو عبیدہ نے لکہا اونکو جواب — التوار جنگ کا ہے اب صواب
جب تلک پہونچے نہ خالد بن ولید — التوار جنگ رکہنا اے سعید
بہیجونگا خالد کو مین بہر کمک — ہم صلاح ہوکر کے لڑنا بی دہڑک
جب کہ خالد وہانسے فارغ ہوچکے — لیکے لشکر بعلبک کو چلدیے
لشکر عمر العاص و خالد ایک جا — سامنے دشمن کے ایستادہ ہوا

فارغ البال ہوگیا لشکر تمام | بو عبیدہ کے ہوئے فتح بنام
اور غنیمت آگئے تھے جس قدر | مسترد کردی اونہین وہ سر بسر
شہر و قلعہ اور دیگر سب مکان | آگئے قبضہ مین سب اسلامیان
بو عبیدہ شہر مین رہنے لگے | انتظام فوج وہان کرنے لگے
اور نصائح اونکو کرتے بیشمار | اونمین سے ہوتی تھے بعضے وینداد
یہ خبر پہونچی بسمع دشمنان | آگئے قبضہ مین دمشق اسلامیان
شاہ ہرقل کو ہراک کس نے کہا | فوج اسلام آگئے پہنچے ہوکیا
ہوگئے قابض مسلمان چند جا | وہان سے قبضہ بس تمہارا اوٹھیہ گیا
ملک کے لینے ہی گر اپنی خبر | بھیجدی لشکر کو تب یہان زود تر
ورنہ ہیگا جس قدر یہ ملک شام | قبضہ مین آ لیگا اونکے صبح و شام
بادشاہ سنکر بہت گھبرا گیا | اور لگا کہنے غضب یہ کیا ہوا
ایک تھا بطریق اوسکے پہلوان | سارے لشکر مین تھا وہ چیدہ جوان
ساتھ اوسکے فوج دیگر بیس ہزار | بعلبک پہ بھیجا پہر انجام کار
وقت رخصت کو دیا یہ اذن عام | قتل کرنا کلمہ گویون کو تمام
فوج لیکر کے وہ ہمراہ چل دیا | بعلبک مین جاکے ڈیرہ کردیا
بے خبر تھے اس سے سب اسلامیان | بعلبک مین آئی فوج بیکران

رفتن لشکر اسلام بر شہر فلسطین و فتح یافتن

اور جو بر تقدیر مین آیا نہ وہان	بھیجو لشکا بہر کمک لشکر گران
کیجیو یہان کی کمک کا انتظار	اور نہ کرنا قلعہ خالی زینہار

فتح یافتن مسلمانان بر دمشق و دیگر شہر ہای متعلقہ آں

یہ رہے سب منتظر عرصہ تلک	شہ نہ آیا اور نہ کچہ بھیجی کمک
قلعہ مین جانے نہ پاتی تہی رسد	بہوکے اور پیاسے لگے مرنے وہ بد
بعد ازان آپسمین یہ ٹھہری صلاح	ملنے سی ہے بوعبیدہ کے فلاح
جس طرح یہ بن سکے صلح کرو	حفظ جان و دین مین مال اونکو دو
منتخب ہوکر گئے اونسے پانچ چار	آئے پیش بوعبیدہ دیندار
یون لگے کہنے امین دو یا امیر	اور ہماری ہر طرح ہو دستگیر
بوعبیدہ نے یہ کی اونسے کلام	بہتر ہے ایمان لاؤ تم تمام
ورنہ تم منظور سب جزیہ کرو	حفظ جان اور مال گر منظور ہو
سرخ دینار ایک لکہہ فی الحال دین	سال آیندہ کو یون دیتے رہین
مرد پر چار اور عورت پر ہون دو	لیکہ یہ دینار ہر اک سرخ ہو
یہ کرین ہر سال آخر مین ادا	اور کرین ہرگز نہ کچہ حیلہ دغا
کر لیا کفار نے اسکو قبول	دیکے یہ زر لے لیا قبض الوصول
خمس زر سے بوعبیدہ نے وہان	کر دیا نزد خلیفہ کے روان
مابقی تقسیم لشکر پہ کیا	جسطرح کرتے تہے قسمت مصطفے

قلعہ تہا مضبوط ہم مثل پہاڑ — بندا وسکو کر لیے مل کر کواڑ
جسقدر تہا لشکر اسلام کا — گھیر کر قلعہ کو جا کر پڑ رہا
ہو گیا محصور وہ قلعہ تمام — غازیان گرد اوسکے پہرتے تہے مدام
قلعہ مین جانے نہ دیتے تہے رسد — ہو گئے محصور وہان عاجز بجد
اہل قلعہ ہو گئے عاجز تمام — لکہی عرضی سب نے یون ہرقل کے نام
تا تخت ہمپر لائے ہین اسلامیان — قتل اکثر کر دیے نصرانیان
اور جو باقی رہے ہین زندہ اب — قلعہ مین محصور ہین گے سب کے سب
بہیجو کچہ امداد اے والا حشم — ورنہ خالی کر دین گے قلعہ کو ہم
اور کر لینگے اونکا مذہب اختیار — اطلاعاً لکہہ دیا اے شہریار

بیان ہرقل بادشاہ روم و شام ملقب بہ قیصر

اب بیان کرتا ہون مین ہرقل کا حال — تا تجھے معلوم ہو اے خوش خصال
تہا یہ ہرقل بادشاہ روم و شام — ملک تہے قبضہ مین اوسکے یہ تمام
شام مین انطاکیہ تہا تخت گاہ — روم مین قسطنطنیہ بارگاہ
رہتا تہا گاہے یہان گاہے وہان — سالہ مین رکہتا تہا لشکر بیکران
ملت و مذہب مین نصرانی تہا وہ — مسلمین کا دشمن جانی تہا وہ
اون دنون انطاکیہ مین تہا وہ شاہ — اوسکی گذری عرضی وہ پیش نگاہ
یون لکہایا اوسنے عرضی کا جواب — جمع خاطر رکھو پہونچون گا شتاب

چھوڑکر میدان کو بھاگی ہوشتاب — لشکر اونکا ہو لیا سب ہمرکاب
بھاگ اوٹھی جب سامنے سے اونکے یہ — بس تعاقب مین ہوئے وہ روسیہ
پہونچے جب میدان سے یہ دور تر — دفعۃً ایکجا گئے خالد ٹھہر
لشکر اسلام بھی ٹھہرا وہان — دیکھا آتے ہین عقب مین دشمنان
بس شروع میدان سے تا یہان تلک — دشمنان آتی تھے دوڑی بیدھڑک
لشکر اسلام نے پھیری عنان — دوڑی آتے تھے جدھر سے دشمنان
فرد فرد آتے تھے اور کچھ جوق جوق — غازیون کو قتل اعدا سے تھا شوق
مار تلوارون سے ٹکڑے کر دیے — تا بمیدان خون کے نالہ بہے
لیکے پہونچا اپنی حاکم سب سپاہ — جو کہ تھا اوس قوم کا پشت پناہ
باندھ کر وہ صف کو وہان لڑنے لگا — اور بہت سے کر و فر کرنے لگا
تھا ادہر صفوان نامی دیندار — تھا نہایت آزمودہ کارزار
فوج سے اپنے نکل کر وہ جوان — پہونچا سر حاکم پہ جون شیر زیان
ماری جا کر اوسکی اک گردن پہ تیغ — اوڑ گیا سر اوسکا تن سے بیدریغ
خود اور جوشن لیا اوسکا اوتار — اپنے آیا فوج مین یہ نامدار
بھاگ اوٹھی جتنے تھے وہان پر مشرکین — اور عقب اونکی ہوئے سب مسلمین
بھاگتے دم سیکڑون ماری گئے — قلعہ مین سب مشرکین جا کر چھپے
شہر کے باہر کے تھے جو مشرکان — گھس گئے قلعہ مین تھی جانکی امان

ہر طرح سے آپ اب مختار ہو — مشورہ مجھسے مگر کرتے رہو
ہو کرو تم مجھ سے لے لینا صلاح — اسمین میری اور تمہاری ہے فلاح
سنکے یہ حشاش و بشاش ہو گئے — مستعد وہ کام سابق پر رہے
مشورہ بن کرتے تھے خالد نکام — شاد و خورم رہتے تھے خالد مدام
مثل سابق یہ رہے سب کام پر — پر نہ تھا لفظ امارت نام پر

ارفتن لشکر اسلام بہ شہر دمشق بامارت ابو عبیدہ بن الجراح

مشورہ ٹھہرا کہ چڑھیے بر دمشق — جمع ہین سب کافران اندر دمشق
اتصال شہر کے میدان تھا — جاکے لشکر نے وہان ڈیرہ کیا
ساکنان شہر نصرانی تھے سب — تھے مسلمانون سے آلودہ غضب
مردمان شہر کے تھے جس قدر — نکلے لڑنے کو لیے باکر و فر
حاکم اونکا تھا نہایت پہلوان — کبر و نخوت سے تھا سر اوسکا گران
خود جوشن تھا مرصع اوسکی باس — خسروانہ تن پہ تھا اوسکے لباس
جو کہ خالد آزمودہ جنگ تھے — یاد اونکو جنگ کے صد ڈھنگ تھے
اپنے سب لشکر کو فہمایش کیا — ساتھ رہنا میرے تم اہل صفا
جب تلک اسنے لڑون لڑنا تمام — جب مین بھاگون بھاگنا سب نیکنام
بھاگ کر پھر جسجگہ پکڑون قرار — سب ٹھہر کر کیجیو وہان پر کارزار
اونکو سمجھا کر گئے لڑنے ادھر — ہر دو جانب سے چلے تیر و تبر

ابو عبیدہ نے دیا وہ خط نکال — جسمین تھا تحریر حملہ حال و مال
پھر کہے خالد بولے مخفی کیون کیا — ابو عبیدہ نے کہا آئی حیا
آپ تھے سردار ہم پر نامدار — ہم مطیع تھے آپکے سب دیندار
کیا مناسب تھا تمہین حاصل ہو غم — اور کرین اظہار اسکو سب مین ہم
یون کہا خالد نے اے والا ہمم — مجکو کچھ ہرگز نہین ہے رنج و غم
مجکو ہوتی تھی بہت شرم و حیا — جب تمہارا ہوتا تھا مین پیشوا
کیونکہ تم ہو از صحابہ اولین — پیشوا اور رہنما ہو آخرین
ہے بیان قرآن مین جنکے صفات — ہو انہین دس مین سے تم اے نیکذات
مجکو اول سے ہے تہایہ اشتباہ — ہون بدانست عمر مین پر گناہ
جب کبھی کچھ اونکا قابو چل سکا — یاد آوے گی اونہین میری خطا
اب ہوئے جو وہ امیر المومنین — غزل فرمایا تعجب کچھ نہین
یہ نہایت شکر ہے پروردگار — تم ہوئے سردار اے والا تبار
ہر طرح سے مین مطیع الحکم ہون — آپ جو فرماوین مین ویسا کرون
ابو عبیدہ نے یہ خالد سے کہا — مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
مین برائے نام ہون تم پر امیر — مجکو تم اپنا سمجھنا اک مشیر
جسقدر ہے لشکر اسلام کا — تمکو مین نے اب امیر اور سپہ کیا
جیسا پہلے کرتے تھے ویسا کرو — کام کوئی ہاتھ سے اپنے نہ دو

اس لیے معزول مین اوسکو کیا — اوسکا منصب مین نے اب تمکو دیا
لیکن اوسکو آپ رکھین اپنے پاس — ہے نہایت وہ جریح اور بے ہراس
ہے نہایت ہوشیار اور جنگجوی — موڑتا اپنا نہین دشمن سے رو
رعب اوسکا پڑتا ہی ہر مشرکان — کانپتے ہین اوس سے کافر بیدسان
ہر طرحسے اوسکو تم رکھنا عزیز — ہے وہ واقف کار اور صاحب تمیز
اور رہو تم فوج کے پشت و پناہ — نیک و بد کو رکھو تم زیر نگاہ
ہر طرحسے فوج کے رہنا محمد — اور نہ ہونے دینا اوسمین کد و ضد
اون دنون پہونچا یہ نامہ ناگہان — پہونچا لشکر بر دمشق اسلامیان
بو عبیدہ کے وہ خط تھا نام پر — مرسلہ نامہ کے تھے حضرت عمر
بو عبیدہ نے جو وہ نامہ پڑھا — دو طرح کا رنج اوسمین پیدا ہوا
اک وفات نائب خیر البشر — دویم عزل خالد اسکو سیر
شرم خالد سے لیا خط کو چھپا — مطلب خط کو کیا ہرگز نہ وا
گذرا اس اخفا مین عرصہ دراز — پیچھے خالد کے رہی پڑھتے نماز
خود بخود یہ فوج مین چرچا ہوا — ہوگئے معزول خالد باصفا
اور امارت لشکر اسلام کی — بو عبیدہ کو عنایت ہوگئی
رفتہ رفتہ پہونچی خالد کو خبر — یعنے معزولی بحالی ہمدگر
بو عبیدہ سے یہ خالد نے کہا — سچ بتاؤ کس طرح ہے ماجرا

افسر لشکر تھے خالد بن ولید — تھے نہایت اشجع و مرد سعید
عہد سے بوبکر کے وہ نامدار — شام مین مشغول تھے در کارزار
پہلے یہ عامل تھے در ملک عراق — وہان مقدر سے ہوا یون اتفاق
وہان تھا مالک بن تویرہ ایک کس — قتل خالد نے کیا تھا اوسکو بس
اوسکی زوجہ سے نکاح بھی کر لیا — اور خلیفہ کو نہ کچھ لکھا پڑہا
اس سبب فاروق تھے اوسسے خفا — پر نہ قابو اون دنون کچھ چل سکا
گو خلیفہ سے شکایت انکی کی — پر خلیفہ نے نہ کچھ تعزیر دی
رکھا اپنے عہدہ پر اونکو بحال — گو رہی اسمین بہت سی قیل و قال

معزول کردن خلیفہ خالد بن ولید و تعین کردن بجایش ابو عبیدہ

اب ہوئے جو یہ امیر المومنین — بات پچھلی دلمین تھی نقش نگین
کرنا معزول انکا انسب جانکر — اور مقرر کرنا وہان شخص دگر
بو عبیدہ تھے جو اصحاب اولین — تھے وہ تحت الحکم خالد کے تعین
نام پر ایک حکم یون اونکے لکھا — کر گئے رحلت خلیفہ مصطفےٰ
کی وصیت اونکی ہر اک نے ادا — اونکی جاگہہ پر مجھے قائم کیا
میری طاعت مین ہوئی سب مسلمین — اور کیا مجکو امیر المومنین
مین نہین خالد سی ہون دلمین صفا — پہلے اوس سے ہو چکی ہے اک خطا
کیا بعید ہے اوس سے پھر ہو وے قصور — اور مبادا شرع مین پڑ جا فتور

سب مدینہ مین ہوا شور و بکا — جیسا تھا یوم وفات مصطفےؐ
جب کہ تجہیز اور تکفین کر چکے — پیش روضہ کے جنازہ لے گئے
پڑھ چکے جب دم جنازہ پر صلوٰۃ — کھلگیا دروازۂ والاصفات
متصل قبر نبی ذوالاکرام — کر دیے مدفون وہ عالی مقام
بست و سوم تھی جمادالاخروی — یوم منگل سال تیرہ اے اخی
دو برس دو مہ نبی جیسی تھی خورد — لیگئے ہم عصر ہا سے دست برد
جب مشرف یہ ہوئے اسلام سے — اون کے نون تھے آپ اڑتیس سال کے
چار زوجہ چار تھے اونکے پسر — ایسے ہی تھے چار دختر سربسر
عمر حضرت شصت و سہ سالہ ہوئی — دو برس سہ ماہ خلافت خوب کی

مسند نشین شدن حضرت عمر بجای صدیق اکبر

جب گئے صدیق دنیا سے گذر — جانشین اونکے ہوئے حضرت عمر
کار میت سے یہ جب فارغ ہوئے — مسلمینون سے یہ فرمانے لگے
حضرت صدیق سے والا تبار — تھے خلیفہ وہ رسولؐ کردگار
راز پیغمبر سے وہ آگاہ تھے — نامزد نائب رسول اللہ تھے
مین ہوا ہون جانشین نائب کی جا — اوسقدر میرا نہین رتبہ بڑا
اب کہ مین نائب کی جاہون جانشین — چاہیے کہنا امیر المومنین
سنکے سب نے آفرین اونکو کیا — اور خطاب اونکا یہ جاری ہوگیا

کی بیان اونکی فضیلت بیشمار — یعنے ہین فاروق سب سی ہوشیار
پھر لگے کہنے وہ باہم یکدگر — ہو مبارک یہ خلافت یا عمر
بے توقف کی ہر اک نے اقتدا — پھر ہر اک کس رخصت ہو کر چلدیا

وصیت کردن حضرت صدیق اکبر دختر خود را اور حلت فرمودن جناب مغفور

عایشہ سے یون خلیفہ نے کہا — یہ وصیت ہے میری کیجو ادا
جب کہ مین اس خاکدان کو چھوڑدون — کیجو مت گریہ ولیکا خدسی فزون
اور نہ دیجیو مجکو کچھہ عمدہ کفن — دینا وہ پہرون تھا جیسا پیرہن
اور جنازہ کو نہ زینت دیجیو — جیسے غربا کرتے ہین وہ کیجیو
بعد ازان لیکر جنازہ وہ مرا — جانا پیش روضہ خیر الورا
گر کنوار ہو جاوین اوس روضہ کو وا — جان لیجو ہے اجازت مصطفےؐ
دفن کیجو مجکو پہلوئے رسولؐ — ناقد ہو سی رہے دائم حصول
اور جو در بند روضہ کا رہے — جنت البقیع مین لیجانا مجھے
نعش میری دفن کر دینا وہان — قبر کی خالی جگہہ یاد جہان
جب وصیت کر چکے عالی تبار — ہو گئے مصروف یاد کردگار
ہر گھڑی ہر وقت ہر دم ہر زبان — اونکے تھا کلمہ شہادت بر زبان
مشغل کلمہ ہر دو دم کو ساتھ تھا — لفظ اللہ آخری دم پر ہوا
ہو گئی روح اونکی جنت کو روان — اوٹھا گھر سے نالہ شور و فغان

جس قدر ہین گے مسلمان دیندار — وہ کرے طاعت عمر کی اختیار
ہے وہ مقبول جناب مصطفےٰ — راے اوسکی ہے پسندیدہ خدا
اور موذن کو بلا کر یہ کہا — سب کرین پیچھے نماز انکے ادا
ہر کسی نے بس کیا اونکو قبول — لیکہ طلحہ کچہ رہے اون سے ملول
طلحہ نے صدیق سے آکر کہا — انکو کرنا ہے خلیفہ ناروا
کیونکہ یہ ہین گے نہایت تیز تر — دینگے ایذا ئین ہمین یہ بیشتر
بس ہوئے صدیق طلحہ پر خفا — کرتا ہے اسلام و دین پر تو جفا
پھر بیان اونکی فضیلت کا کیا — یعنے ہین فاروق مقبول خدا
جس امر کا انکو ہوتا ہے خیال — ہے وہی منظور رب ذوالجلال
یون کہا بلوا کے پھر فاروق کو — یہ خلافت اب مبارک تمکو ہو
غدر یون فاروق لائی درمیان — مجھہ سے اوٹھنے کا نہین بار گران
درحقیقت آپکا ہی کام تہا — جانفشانی سے کیا تم نے ادا
یون کہا صدیق اکبر نے انہین — پاتا ہون اس کار کے لائق تمہین
پھر بلائے آپ نے سب مسلمین — اور کیا اونکو امیر المومنین
یکزبان ہوکر وہ بولے حاضرین — ہم مطیع فاروق کی ہین بالیقین
بعدہ بولے علی مرتضےٰ — یا خلیفہ مصطفےٰ صد مرحبا
جو کہ ہم سب مین سے تہا افضل ترین — وہ کیا تم نے امیر المومنین

لیکے خالد اپنا لشکر پر ظفر — پہونچا ملک شام مین باکر وفر
پیش آئے چند واقع اونکو وہان — پھر کرونگا اونکا مین قصہ بیان
وقت رحلت حضرت بوبکر کا — عنقریب آیا ہے در ملک بقا
اونکی جاگہہ جانشین ہونگے عمر — ہین گے وہ خالد سے کچہ آزردہ تر
بس خلیفہ ہوکے خالد سے خفا — بوعبیدہ کو کرینگے اونکی جا

بیمار شدن حضرت صدیق اکبر و جانشین کردن بجای خود عمر فاروق را

حضرت بوبکر سلطان الیقین — تہے رسول اللہ کے جو جانشین
جانشین جسدن سے حضرت کی ہوئے — حامی اسلام و دین دائم ہوئے
تہے عدو جس جس جگہہ اسلام کے — بہیجکر لشکر تباہ اونکو کیے
دشمنان دین کے تہی جس قدر — کردیے ہر ایک کو زیر و زبر
تہے بکار شرع کی لیل و نہار — بیخ کن تہے شرک کے وہ نامدار
ہوگئی ملک عرب مین دہوم دہام — پڑہتے تہے کلمہ نبی ہر کس دوام
ناگہان اونکو مرض لاحق ہوا — دن بدن ہونے ترقی وہ لگا
ضعف نے پکڑا رگ و پے مین قرار — طاقت جسمی ہوئی تن سے فرار
دن بدن بڑہنے لگی شدت مرض — زیست سے مایوس ہوئی اونکی غرض
جانا جب حضرت نے مین بچتا نہین — چاہیے کرنا کوئی اب جانشین
ہاتہ سے اپنے وثیقہ یہ لکہا — بعد میرے ہو عمر فرمان روا

فتح اسلام سے شاداں ہوئے | حافظوں کے قتل سے نالاں ہوئے
بہر خلیفہ نے کہا عثمان کو | جمع اک جا پر کرو قرآن کو
پر چون پر قرآن تھا جو جا بجا | حضرت عثمان نے جب اکجا کیا
تیس جزیرا وسکا پایا اختتام | اس لیے سی پارہ ہے مشہور عام

رفتن خالد مع لشکر بموجب حکم امیر المومنین ابوبکر صدیق در ملک عراق

فتح خالد کر چکے یہ جنگ سب | کفر سے خالی ہوا ملک عرب
خط خلیفہ نے لکھا خالد کے نام | واضح ہو خالد کو من بعد از سلام
تمنے جو کفار پر پائی ظفر | راضی تمسے حق ہوا در خیر البشر
جس طرح کا تمنے مجکو خوش کیا | خوش کرے تمکو جناب کبریا
لیکے لشکر جاؤ اب سوئے عراق | لاؤ ایمان پہ جو ہیں اہل نفاق
جب کہ تم وہان سے فراغت کر چکو | جا ہے وہان سے روانہ شام ہو
اور خلیفہ نے کیا یہ انتظام | کار ملک و مال کا ہوا انصرام
بھیجے ہر جا پر امید اسلام کے | جو جو پائے قابل انجام کے
اور فرمایا ہر اک کو صاف صاف | شرع کے ہونے نہ پاوی برخلاف
ایکدم کو بھی نہ ہونا خود پسند | شرع کے رہنا ہمیشہ پاے بند
حکم کے موجب ہر اک کس چلدیے | اپنی اپنی جا پہ قائم ہو گئے
یہ سنجا خالد لیکے لشکر در عراق | کر دیے زیر و زبر اہل نفاق

لشکر اسلام سے وہان اک ہزار | حافظ و قاری و صاحب اعتبار
مار کر دس دس سے زیادہ کافران | ہو گئے جنت کو یہ ایک ایک روان
اور کفارون سے مردم دس ہزار | داخل دوزخ ہوئے وہ نابکار
قاتل حمزہ کا وحشی نام تھا | ہو گیا تھا وہ مسلمان باوفا
اپنے ہم بزمون سے یون کہنے لگا | کفر مین مجھ سے ہوئی بڑھکر خطا
مسلم اعظم کیا ہے مین شہید | مارون عیوض اوسکے ایسا ہی پلید
لشکر خالد کے ہمراہ ہو لیا | فوج پر کفار کے حملہ کیا
مارا نیزہ سینۂ کذاب پر | توڑ ڈالا اوسکا سینہ اور جگر
قتل کر کے اوسکو لشکر حق کیا | اور کہا برآیا دل کا مدعا
اک روایت مین یہ دیکھا ہے لکھا | جنگ خالد سے یہ جب برپا ہوا
اک ہزار اور تین سو اسلامیان | ڈیڑھ لکھ کفار قتل آئے وہان
پر ہوئی خالد کو یہ فتح و ظفر | اور غنیمت ہاتھ آئی بیشتر
کی غنیمت سب مدینہ کو روان | اور لکھا احوال جو گذرا تھا یہان
لکھا خالد نے خلیفہ کو تمام | وقت جنگ یہان پر ہوا اک قتل عام
گو ہوئے کفار جملہ نابدید | پر ہوئے حفاظ مین اکثر شہید
نام شہدا کا لکھا تفصیل وار | کام آئے یہ بوقت کارزار
نامۂ خالد خلیفہ نے پڑھا | ابتدا گو خوش ہوئے پر غم ہوا

لیکے لشکر اونپہ خالد چڑھ گیا | قتل مالک بن تویرہ کو کیا
اور غنیمت جسقدر آئی تھی وہان | کی خلیفہ کی وہ خدمت مین روان
کرکے حضاران مجلس سے صلاح | کرلیا مالک کی زوجہ سے نکاح

جنگ شدن با مسلمہ کذاب و قتل شدن او از دست وحشی قاتل امیر حمزہ

پہلے سے جب خالد فراغت کرچکے | جانب شہر یمامہ چل دیے
لشکر اسلام وہان پہونچا شتاب | جسجگہ کذاب تہا خانہ خراب
لشکر کذاب کا وہان تہا کثیر | تہے مسلمان اونسے یہان عشر عشیر
دیکھکر گھر آئے اونکو مسلمین | تہا بکثرت اجتماع مشرکین
فوج اپنی سے یہ خالد نے کہا | خوف دلمین کچہ نہ تم لاؤ ذرا
راہ حق پر جنگ کرتے ہین گے ہم | پھر بھلا کسواسطے ہو ہمکو غم
مرنا اور جینا ہمارا ہے سعید | یا ہمین غازی دیا ہو دین شہید
کثرت دشمن سے ہم ہون بے خطر | گو کہ کم ہین لیکہ پاوین گے ظفر
مستعد سنکر ہوئے سب اہل دین | یون کہا خالد سے تم جانو یقین
جب تلک ہیگا ہمارے دم مین دم | ہم نہین ہٹنے کے ہرگز اک قدم
کیسے ہی پیش آوے صدمہ سنگین | پشت دکہلانے کے ہم ہرگز نہین
دونون لشکر بس مقابل ہوگئے | اور لگے ہتیار چلنے پے بہ پے
ابتدا ہر اسلام سے ای نیک خو | پیش آیا تہا نہ جنگ ایسا کبھو

عیش دنیاوی مین یہ زن ہے پھنسی | یہ ہے مکارہ نہین ہے گی نبی
مکر کا اسنے بچھایا ہے گا جال | کرنا چاہتی ہے گی ہمکو پائمال
سانہ مین اسکے ہی نقصان جان و مال | اور زیان دین و ایمان ہی کمال
اس سے ہو جانا علیحدہ خوب ہے | اونہی کہنا اسی معیوب ہے
یون کہا مالک نے خوب ہی یہ صلاح | سانہ مین اسکی نہین ہی کچہ فلاح
سب نے اس تجویز کو کر کے قبول | چلدیے گہر اپنے اپنے وہ جہول
جنکو تہا زن سے وفور اعتقاد | رہ گئے وہ پاس زن کی بدنہاد
پہونچی یہ شرب مین خلیفہ کو خبر | مرتدون نے ہے مچایا شور و شر
دعوی کرتے ہین رسالت نابکار | منکر اسلام ہین وہ بدشعار
لکہا خالد کو کہ اے غازی دین | کچہ ہوئے ہین مدعی شرع متین
قتل کرو انکو کہ جو ہین مدعی | دین اور دنیا مین ہی تجکو بہی
آتے ہی اس حکم کے وہ دیندار | چڑہگیا جس جا تہی وہ زن نابکار
فوج زن پر لشکر اسلامیان | حکم خالد سے ہوئی شمشیر ران
فوج زن خالد نے سب کر دی تباہ | لایا جو ایمان دی اوسکو پناہ
لشکر زن کر دیا زیر و زبر | اور ہوئی خالد کو یہ حاصل ظفر
بعضے کہتے ہین وہ زن مار گئی | بعضے کہتے ہین کہ وہ زندہ رہی
جو کہ تہے ہمراہ زن قوم تمیم | اپنے اپنے گہر گئے تہے وہ لئیم

ایک تھا شہر یمامہ در عرب — اوسجگہہ برپا ہوا شور و شغب
مسلمہ کذاب تھا اک کس وہان — فتنہ سازی مین تھا یکتائی زمان
پہلے تو اسلام کا تھا بے بند — پھر ہوا مردود و بد دین خود پسند
ساتھ اوسکے ایک مجمع ہوگیا — اوس نے بھی دعوی نبوت کا کیا
تھے مسلمانون مین جو اسفل نفاق — کر گئے ساتھ اوسکے جملہ اتفاق
یون لگا کہنے مین ہون حق کا رسول — اور وحی کا مجھپہ ہوتا ہے نزول
رسم جاری کی نئے انداز کی — باتین پر فتنہ تھی فتنہ ساز تھی
اوس طرف زن اس طرف وہ مرد بد — کرتے تھے دعوی نبوت کا اشد
اعتقاد ہر دو کس تھا مختلف — دائرہ اسلام سے تھے منحرف
یاس دونون کی تھا اک لشکر گران — ہر دو کس تھے دشمن اسلامیان
اولاً اونمین ہوا کچھ مفسدا — اتفاق اونمین پھر آخر ہوگیا
ہوگئے وہ ہر دو بد دین ہم صلاح — کرلیا آپسمین دونون نے نکاح
رہ کی وہان کذاب کچھ عرصہ قلیل — چلدیا وہ ملک اپنے کو زر بیل
بعدہ کذاب وہان سے چلدیا — لشکر اپنا اپنے ہمراہ لے گیا
اور سجاح اپنی رہی جا پر مقیم — ساتھ مین اوسکے رہے قوم تیم
جب نکاح کذاب سے یہ ہوچکا — اعتقاد فوج زن سے کم پڑا
فوج نے مالک سے جاکر یہ کہا — کہتی تھی زن آپکو ہون پارسا

خوش ہوئے از حد امیر المومنین | اور لکھی خالد کو صدہا آفرین

وقائع چہارم محاربہ شدن بازنی مسماۃ سجاح کہ دعوی نبوت کردہ بود

ہے وقائع چار و پنج کا تذکرہ | پیش آیا یہ بھی تازہ معرکہ
ایک سجاح نامی تھی زن صاحب شعور | شکل اور صورت مین تھی مانند حور
ساکنہ ملک عرب کی تھی وہ زن | اور نہایت ہوشیار اور اہل فن
ملت و مذہب مین نصرانی تھی وہ | لکھنے اور پڑہنے مین لاثانی تھی وہ
علم مین اور فضل مین تھی بیمثال | تھا فصاحت اور بلاغت مین کمال
پڑہنے مین اوسکے بلاغت تھی تمام | جانتے جمال تھے حق کے کلام
ملک مین یون اشتہار اوسنے دیا | مجھہ پہ نازل ہوتا ہے حکم خدا
حضرت جبریل لاتے ہین وحی | حق تعالی نے کیا مجکو نبی
کی نئی انداز کے صوم و صلواۃ | اور معاف اوسنے کیا صدقہ زکات
ڈالا شرع مصطفے مین اختلال | لحم خوک اوسنے کیا سب پر حلال
بند کی اوسنے جماعت اور اذان | اور جاری کی رسوم جاہلان
تھا رئیس قوم مالک بن نویرہ | وہ اوس عورت کا ہوا طاعت پذیر
اس سبب اسکا ہوا رتبہ عظیم | بس مرید زن ہوئی قوم تمیم
ساتھ اوسکے ہوگئی خلقت کثیر | کلمہ گو اوسکے ہوئے بر ناؤ پیر

جنگ شدن با مسلمہ کذاب کہ دعوی نبوت کردہ بود و قتل شدن مالک

جلد لیے لیکر وہ لشکر کو وہان — لشکر زن خیمہ زن تھا جہان
دیکھا شامل زن کے ہی قوم اسد — قوم غطفان وہوازن لاتعد
اور علاوہ اونکے قوم دیگران — آہوئے شاہ بفوج گمرہان
جمع لشکر وہان ہی بیحد وحساب — کبر ونخوت سی ہین وہ باآب وتاب
ابتدار اسلام سے تاجب تلک — اسقدر آئے نہ تھے کافر کتلک
دیکھکر گھبرا گئے اسلامیان — دی تسلی اونکو خالد نے وہان
اور مخاطب ہو کے ہر اک سے کہا — تم نہ لاؤ دلمین کچھ خطرہ ذرا
دین اور اسلام پر لڑتے ہین ہم — مرنے اور جینے سی کیا ہے ہمکو غم
گر رہے زندہ تو ہم غازت ہوئے — مر گئے درجہ شہادت کا ملے
ہر دو حالت مین ہمین جنت ملے — آتش دوزخ کی سب ہم سے ٹلے
کہنے سے خالد کے سب کہنے لگے — ہو نہ نہ موڑین گے کہ جب تک دم رہی
دونون لشکرین ہوئی جنگ عظیم — قتل صدہا ہو گئے وہان پہ لئیم
جب مسلمان ہلہ کرتے تھے اودہر — سیکڑون کفار کے کٹتے تھے سر
کچھ مسلمان بھی ہوئی وہان پر شہید — قتل لیکن وہان ہوئے صدہا پلید
ہو گئے کفار میدان سے فرار — ہو گئی پھر قتل سلمے نابکار
ہو گئے خوش اس سے جملہ مومنان — اور غنیمت ہاتھ آئی بیکران
کی غنیمت وہ مدینہ کو روان — خدمت بوبکر سلطان الزمان

ٹھہرا یہ کافر سے لڑنا چاہیے | اس بلا کو دفع کرنا چاہیے
لشکر اسلام تیار ہو گیا | اور خالد کو امیر اوسپر کیا
پہونچا لشکر لیکے خالد زود تر | جمع تھے جس جا پہ کافر بیشمر
دونون لشکر ہو گئے پھر دوبدو | اور لگے ہتھیار چلنے ہر دو سو
دونون لشکر مین چلے تیغ و تبر | اور ہوئی خالد کو بس حاصل ظفر
بس طلیحہ جان سے مارا گیا | لشکر گمراہ نے رستہ لیا
ہو گیا لشکر طلیحہ جب فرار | یان غنیمت ہاتھ آئی بے شمار
کی غنیمت سب مدینہ کو روان | اوسمین شامل تھے زنان و مردمان
حضرت بوبکر نے وہ دیکھکر | کی دعا خالد کو جا سے بیشتر
مال بیت المال مین داخل کیا | مرد اور زن کر دیے فوراً رہا
کر لیا اون سب نے ایمان کو قبول | ہو گئے دل سے مطیع شرع رسول

جنگ شدن خالد با سماۃ سلمی کہ دعوی نبوت کردہ بود

تھے ابھی اوس جا پہ خالد بن ولید | یہ سنا ہے ایک عورت نا سعید
نام سلمے بنت مالک ہے وہ زن | ہے نہایت وہ پلید اور بدبین
جمع اوسنے اک کیا لشکر گران | ہے ارادہ لڑنے کو آوے یہان
سنکے خالد نے بلائے افسران | جو سنا تھا سو کیا اوسنے بیان
و حقیقت تھے یہ خالد چیرہ دست | کر کے اپنی فوج کا سب بندوبست

زوجۂ اسود نے یہ اوسسے کہا | خر خراہٹ ہے یہ جبرئیل کا
میرا شوہر ہے تمھارا جو نبی | لایا ہے جبریل امین اسپر وحی
چپ رہو یہ وقت ہے وقت ادب | ہو رہا ہے یہ نزول حکم رب
سنکے سب چپ ہو رہے اوسکی کلام | صبح کو معلوم ہو جاگا تمام
صبح کو دیکھا جو تھا حال دگر | ہو گئے وہ اشقیا سب منتشر
مل گیا سر سے مسلمانونکے شر | عیش سب کرنے لگے وان بیخطر
بعض جا پر مینے یہ دیکھا لکھا | ہے خلافت ہی یہ پہلے معرکہ

جنگ شدن خالد بن ولید با طلیحہ کہ دعوی نبوت کردہ بود

بارہوان جب سال ہجری آگیا | پیش آیا یہ معرکہ
شام کے ملکونمین یہ اوٹھا فساد | وان طلیحہ نام تھا اک بدنہاد
تھا بنی اسد قوم ساحر اور شریر | اور تابع اوسکی تھی قوم کنیر
دائرہ اسلام سے ہو کر برون | یون لگا کہنے نبی ہون رہنمون
میرے پاس آتا ہے جبریل امین | بن کہے اوسکے مین کچھ کہتا نہین
اور وحی کا مجھپہ ہوتا ہی نزول | حق تعالی کا ہونمین بیشک رسول
اوسنے وان دعوی نبوت کا کیا | ہو گیا ساتھ اوسکے مجمع اشقیا
لشکر اوسنے اک اکٹھا کر لیا | اور سپہ سالار عتبہ کو کیا
جب سنا بوبکر نے یہ معرکہ | مسلمینون سے کیا بس مشورہ

اور غنیمت ہاتھ آئی بے شمار | کردی وہ حاضر حضور نامدار
دیکھکر اوسکو خلیفہ نے کہا | اے اوسامہ مرحبا صد مرحبا

قتل شدن اسود عنسی کہ دعوی نبوت کردہ بود

معرکہ دیم کا ہے ایسا بیان | لکھتے ہین اسطور اسکو راویان
اسود عنسی تہا اک کس بدیقین | ساکن ملک یمن تہا وہ لعین
تہا مسلمان پھر وہ مرتد ہو گیا | بعدہ دعوی نبوت کا کیا
تہا وہ بد افعال ناپاک و شریر | علم جادو مین تہا غایت بی نظیر
زوجہ اوسکی تہی مسلمان دیندار | تنگ رکہتا تہا وہ اسکو بدشعار
اوس نواح مین تہی مسلمان جسقدر | اوسکی ہاتہون سے تہے عاجز بسر
تابع تہے اوسکے شیاطین مشتہر | حال و ماضی کی اوسے دیتے خبر
ساتہ اوسکے ہوگئے اکثر کسان | جو کہ تہے روز ازل سے گمرہان
اور جو وان موجود تہی اسلامیان | دی اونہون نے بہ خبر حضرت کو یان
کی مسلمانون نے پھر باہم صلاح | قتل کرنا اس لعین کا ہی فلاح
تہا مسلمان ایک کس فیروز نام | اوسکی زوجہ سے ملا وہ نیکنام
قتل اسود اوسکی بی بی چاہتی تہی | کیونکہ تہی دونون کے باہم ناخوشی
شب کو یہ فیروز گہر مین جا چہپا | سونی دم چاتی پہ اوسکے جا چڑہا
لیکے خنجر کاٹ ڈالا اوسکا سر | پاسبان بولے کہ کیا ہی شور و شر

کرنے وہ دعوی نبوت کا لگے | معتقد اونکے ہزاروں ہو گئے
الغرض ملک عرب مین جابجا | اس طرح کا شور و شر پیدا ہوا
اہل اسلام اوس سے سب گھبرا گئے | پر خلیفہ مستقل کامل رہے
سب سے کہتے تھے خلیفہ بار بار | ہے مسلمانون کا حامی کردگار
تم نہ لاؤ دل مین کچھ خوف و خطر | دین احمدؐ کو بلاشک ہے ظفر
چند وقائع عہد مین اونکی ہوئے | حق تعالے نے وہ دفع کر دیے

پیش آمدن معرکہ اول کفار با اُسامہ و فتح شدن اُسامہ

معرکہ اول اوسامہ کا ہوا | کہہ گئے تھے جسکو حضرت مصطفےٰؐ
سب سے اول پیش آئی یہ مہم | بس ہوئے اوسکے خلیفہ منصرم
جمع لشکر پر اوسامہ کا کیا | اوسکا سب سامان مہیا کر دیا
پہنا ہے تھے جو کچھ کہ ہتیار و دواب | کر دیے موجود وہ وہانپر شتاب
پھر اوسامہ سے کہا اے نیک خو | تم عمر کو پاس میرے رہنے دو
حسب خواہش کے اجازت دیگئی | آئین لشکر سے عمر واپس ہوئے
کوچ کر کے وہانسے لشکر چلدیا | پہونچے اوس جا پر جہان تھی اشقیا
اور ہوئی جا کر وہان جنگ عظیم | جان سے مارے گئے صدہا لئیم
جو مقابل آیا سو مارا گیا | باپ کا بدلہ اوسامہ نے لیا
آخرش فتح اوسامہ کی ہوئی | بھیجی عرضی پاس حضرت کی تبھی

اب ہی اسمین راویون کا اختلاف — یہ روایت معتبر ہے اور صاف

دوسرے دن پھر جناب مرتضےٰ — پاس بوبکرؓ آئے باصدق وصفا

بے تامل ہو گئے بیعت کنان — ہاتھ پر صدیق اکبر کے وہان

بے سر و پا ہین روایت دیگران — طول کے باعث نہین لکھتا ہون بیان

پیش آمدن معرکہ صدیق اکبر ہمراہ کفار

ہو گئے صدیق اکبر جانشین — اور للے انجام کرنے کار دین

شرع کے موجب ہوئی وہ حکمران — اور مطیع اونکے ہوئی سب مومنان

یہ خبر پہونچی بہر ملک و دیار — کر گئے رحلت حبیبؐ کبریا دگار

اوٹھ گئے دنیا سے ختم المرسلینؐ — بند ہوا آنا ملک کا ہر زمین

خیر و برکت بس زمین سے اوٹھ گئی — اور شیاطینونکی آمد شد ہوئی

جو منافق تھے ہوئی شادی کنان — اوٹھ گئے دنیا سے ہین خیر الزمانؐ

دین احمدؐ مین پڑیگا اب خلل — اب مسلمانون کا اوٹھ جاگا عمل

دور رہتے جو مدینہ سے مکان — شور و شر کرنے لگی وہان مفسدان

دشمن دین سرکشی کرنے لگے — یا نو باہر حد سے وہ دھرنے لگے

جمع لشکر بعض نے اپنا کیا — اس ارادہ سے کہ کیجیے مفسدا

بند کر دی بعض نے دینا زکات — کیونکہ حضرتؐ پا چکے ہین گی وفات

جانتا تھا جو کہ علم ساحری — اونکی کی شیطان نے آکر رہبری

اور ہوتے ہین تم سبی جو بیعت کنان — معترض اونپر بھی ہونمین اب یہان
پوچھنے مین میرے کیا نقصان تھا — کس لیے یہ راز مہر بستہ رہا
ایک کس وہان پر تھا نام اوسکا بشیر — درجواب اونکے یہ بولا امین امیر
وقت واحد مین ہوئی دو پیش کار — ایک تو تجہیز شاہ نامدار
دوسرے تادیب قوم برخلاف — جو کہ تھے خواہان خلافت کی وہ صاف
ہو گئے تم ذمہ کش تجہیز کے — بارکش تادیب صدیق ہو گئے
مشورہ کرنا بہت دشوار تھا — تھے ہجوم غم مین ہر اک مبتلا
ہم یہ سمجھین تھے کہ تم سب ایک ہو — ہم نہین جانے تھے یہ تم ہوگے دو
بعدہ بوبکر نے ایسا کہا — مجکو خواہش تھی نہ اسکی مطلقا
جب کہ دیکھا شرع مین آیا زیان — سر پر اپنے لے لیا بار گران
سستی کرتا مین اگر اس کار مین — یہ خلافت جاتی تھی انصار مین
کرتا گر پہلو تہی اسمین ذرا — رد ہوتی تھی حدیث مصطفےٰ
آپکو اسمین اگر ہے ناخوشی — کرتا ہون خلع خلافت مین ابھی
مجکو ہے اسوقت منظور دلی — کیجیے عہدہ خلافت یا علی
طبع کیون کرتے ہو تم اپنی ملول — کیجیے حضرت خلافت کو قبول
امر دو مین انسے جو منظور ہو — مجھ سے بیعت لو و یا بیعت کرو
اور نہین ہے کچھ ضرور اس وقت پر — کیجیے کرنا جو ہو وقت دیگر

قبر مین سائل جب ہون منکر نکیر | میرا ہو نام محمد دستگیر
حال اپنا کرتا ہون مین اب رقم | گوش دلسے اسکو سن ای محترم
لکھ چکا ہون حال پیغمبر مین سب | اور ہوئی حاصل فراغت مجکو اب
ہے ارادہ لکھون قصہ چار یار | پر توکل حضرت پروردگار
خیر و خوبی سے اسے کر تو تمام | قصہ اصحاب نبی خیر الانام

شروع بیان قصۂ چہار یار کبار

اے امانت لکھ تو قصہ چار یار | تھے نبی جیو پر وہ چارون جان نثار
لکھنا حال چار یاران مختصر | تا پسند اوسکو کرین اہل ہنر
اوٹھ گئے دنیا سے جب سالار دین | اور ہوئے ابوبکر اونکے جانشین
تھے مدینہ مین کہ جتنے مردمان | آکے حاضر سب ہوئی پیر و جوان
ہر کسی نے اونسے بیعت آکے کی | پر نہ بیعت کرنے کو آئے علی
دیکھکر صدیق اکبر نے کہا | کیا سبب ہے جو نہ آئے مرتضےٰ
در جواب اوسکے یہ بولے حاضرین | ہین وہ در باب خلافت خشمگین +
بھیجکر اک کس کو بلوایا اونہین | بہترین جاگہہ پہ بٹھلایا اونہین
تذکرہ باب خلافت کا ہوا | یون لگے فرمانے حضرت مرتضے
کون سی ہم بات سے تھی تم سے کم | جو خلافت سے رہی محروم ہم
کیا فضیلت تم مین ہے مجہ مین نہین | کس سبب سی تم ہوئے مسند نشین

اور فرمایا خدا نے یا نبی | بخشدونگا تیری امت مین سبھی
بخشدونگا تیری امت یارسول | جمع خاطر رکھہ نہو ہرگز ملول
السلام والتحیات و درود | روح پاک اونکی پہ ہو حق سے درود

در نعت آل و اصحاب رسول اللہ ﷺ

آل و اصحاب اونکی ہین سلطان دین | رہ روان شرع ختم المرسلین ﷺ
کیا کرون تعریف اونکی مین بیان | اونکے اللہ اور نبی ﷺ ہین مدح خوان
اونکی باعث سے ہوا دین آشکار | ہر جگہہ ہر ملک مین مثل نہار
اور خصوصاً جو ہین اصحاب کبار | چار کس ہین وہ خلیفہ نامدار
اولاً بوبکر من بعد ہین عمر | ہین رسول اللہ ﷺ کے ہر دو خسر
سوم عثمان اور چہارم مرتضےٰ | ہر دو کس داماد ہین گے مصطفےٰ ﷺ
پہونچے اونکی روح پہ صلوٰۃ و سلام | حضرت حق سے ہی ہر ساعت مدام

آغاز داستان و دعا

یا خداوندا بحق اسم ذات | پس بحق مصطفےٰ والا صفات
درگذر میرے گناہون سے تو کر | گو کہ ہین افعال میرے زشت تر
مین ترا بندہ ہون عاصی اور زبون | لیکہ مین امت محمد ﷺ کی ہون
روح تن سے ہو میری جسبدم روان | کلمۂ طیب ہو آخر بر زبان
روح رسول اللہ کی ہو میری مدد | اور کرے شیطان نہ مجھسے کد و ضد

وہ ہی رازق مطلق ہر اک جان کا | سر فراخ اوسکے ہی دسترخوان کا
گزشت اوسکی طرف ہر اک کو ہے | ہر کوئی کرتا اودہر کی راہ طے
جو کوئی آیا ہے یہان ہوگا فنا | لیکن اوسکی ذات کو ہے گی بقا

در نعت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیا کرون مین نعت ختم الانبیاء | نام اونکا ہے محمد مصطفےٰ
احمد و محمود ختم المرسلین | حامی امت شفیع المذنبین
وہ بلاشک ہے رسول ذوالجلال | اونکی باعث سے ہوا دین کو کمال
اونکے باعث سے ہوئی ہر دو جہان | اونکی باعث سے ہوا کون و مکان
وہ ہین مقبول خدا ہر آن مین | آیا ہے لولاک اونکی شان مین
انبیا جتنے ہوئے ہین بر زمین | پیشوا اونکے ہین ختم المرسلین
جب گئے معراج مین خیر الانام | مسجد اقصے مین ہوئی سبکے امام
قربت حق جسقدر اونکو ہوئی | وہان تلک پھونچا نہین ہرگز کوئی
جان سی تن اور تن سی جان تھی ایکسو | باتین ہوتی تھین خدا سے دوبدو
ہین وہ مقبول خدائے پاکذات | ہر طرح سے ہین وہ مجموعہ الصفات
الغرض ہم کیا بیان اونکے کرین | بعد اللہ کے وہ برتر سب سی ہین
ہے ہزارون شکر درگاہ خدا | اونکی امت مین ہمین پیدا کیا
واسطے اونکے ہوا قران نزول | اونکی کی حق نے شفاعت کو قبول



بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد ذات پروردگار عالمیان

حمد مجید ہے برب دو جہان — مالک ملک زمین و آسمان
کن کے کہتے ہی ہوا عالم یکون — ذات اوسکی ہے گی بیچون و چگون
کیف و کم سے ہی مبرا پاک ذات — جو نظر آتا ہے سو اوسکی صفات
اول و آخر بھی ہے وہی آخر وہی — مخفی و باطن وہی ظاہر وہی
جسکو چاہے دے خلافت انبیا — جسکو چاہے کر دے فخر الاولیا
جس گدا کو چاہے کر دی بادشاہ — جسکو چاہے کر دی اکدم مین تباہ
جسکو چاہی کر دے اکدم مین امیر — جسکو چاہے کر دی اکدم مین فقیر
چاہے جسکو دے سعادت بیکران — چاہے جسکو دے شقاوت جاودان
وہ ہی قادر اوسکی قدرت ہے قدیم — راز ہر سربستہ کا وہ ہے علیم

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

واقعات صادقہ بروایات صحیحہ نظم اردو فتوح الشام و المصر و العجم و روضۃ الاحباب و روضۃ الصفا و تاریخ انبیا موسومہ



تذکرۃ الخلفا منظوم

تصنیف مرد میدان معارک سخنوری و بلند مقامی جناب حکیم امانت علی صاحب رئیس نانوتہ ضلع سہارنپور

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوئے

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سی جو علیحدہ موجود ہی اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہی معلوم ہو سکتا ہی کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب انشا اردو و منتخبات مفید درس وغیرہ کتب زبان فارسی درس مبتیان و منشات وغیرہ کی کچھہ کتابین ذیل مین درج کرتے ہین ۔

انشا اردو و منتخبات مفید درس وغیرہ

خرد افروز ۔ مصنفہ منشی قمر الدین خان

قواعد اردو ۔

انشا مادھو رام ۔ پورا ترجمہ اردو مین نظم و نثر

رقعات اردو زبان مین مکتوبات نسبت اعلی و ادنی و اوسط درجہ کی تصنیف مولوی محمد عطا علی صاحب ۔

نظم ہیرون ۔ مصنفہ منشی دیبی پرشاد ڈپٹی انسپکٹر بدایون آغاز نظم مین قواعد خط نستعلیق بعد اوسکے مفردات و قطعات

دستور الصبیان اردو ۔ ابتدائی کتاب لائق تعلیم اطفال ۔

پنجہ نگارین ۔ حصہ اول تعلیم خط نستعلیق مطبوعہ نظامی ۔

پنجہ نگارین حصہ دوم

ایضاً ۔ حصہ سوم

ایضاً ۔ حصہ چہارم

ایضاً ۔ حصہ پنجم

ناصر الصبیان ۔ معروف بتعلیم مصطفائی

سود مند الاطفال از ناصر علی صاحب ۔

ناصر الصبیان ۔ معروف بمصادر ناصری تصنیف ایضاً ۔

بہار بیخزان ۔ تصنیف مولوی غلام امام شہید رنگین عبارت ہے ۔

حلوائے بیدود ۔ یہ کتاب درسی مبتدیان مصنفہ محمود علی صاحب

کتب زبان فارسی درس مبتدیان و منشات وغیرہ

کریما محشی ۔ از تصنیفات شیخ سعدی رح

کریما معرب ۔ قلم جلی مع اعراب ایجاد منشی کالکا پرشاد مرحوم ۔

انشاء دلاویز ۔ در تلازم شطرنج از مولوی

عبد العزیز ۔

رقعات غزنوی ۔ مصنفہ ایضاً ۔

دریکتا شرح کریما ۔ مصنفہ حافظ محمد ندیم صاحب

Zuzkirtul Khulfa Muzoom

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

واقعات صادقہ بروایات صحیحہ نظم اردو فتوح الشام و المصر و العجم و روضۃ الاحباب و روضۃ الصفا و تاریخ انبیاء موسوم

تذکرۃ الخلفاء منظوم

تصنیف مرد میدان معارک سخنوری و بلند مقامی جناب حکیم امانت علی صاحب رئیس نانوتہ ضلع سہارنپور

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوئے

Tazkirat al-Khulafā.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

